

ترتیب و تدوین: محمّد طاہر رزاق

# نغماتِ ختمِ نبوت

ترتیب و تدوین

محمد طاہر رزاق

عالیٰ مجلس تحفظِ فتنہ نبوت

حضورک باغ روڈ ملتان 40978 ☎



ہر مسلمان اس کتاب کو شائع کر سکتا ہے، لیکن اگر  
مصنف کو اس سے باخبر کر دیا جائے تو یہ ان کی مہربانی ہوگی

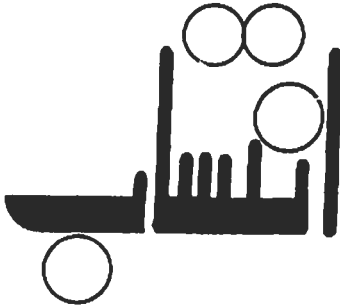


نام کتاب	_____	نعمت ختم نبوت
ترتیب و تحقیق	_____	محمد طاہر رزاق
تعداد	_____	گیارہ سو
کمپوزنگ	_____	المدد کمپوزرز، راج گڑھ، لاہور
ڈیزائننگ	_____	عنایت اللہ رشیدی
قیمت	_____	90 روپے
اشاعت اول	_____	اکتوبر 1993ء
اشاعت دوم	_____	جنوری 1997ء
اشاعت سوم	_____	مارچ 1998ء
ناشر	_____	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
	_____	حضورى باغ روڈ - ملتان
مطبع	_____	شرکت پرنٹنگ پریس، ۲۳۔ نسبت روڈ۔ لاہور

ملنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضورى باغ روڈ۔ ملتان

مکتبہ سید احمد شہید۔ اردو بازار۔ لاہور



صحابی رسول حضرت وحشی بن حرب کے نام —

جنہوں نے پیامہ کے میدان میں مسلمہ کذاب کو جہنم داخل کیا۔

# فہرست

صفحہ

3	انتساب	<input type="checkbox"/>
6	شعاع اولین (محمد طاہر رزاق)	<input type="checkbox"/>
8	حرف پیشیں (پروفیسر محمد منور)	<input type="checkbox"/>
17	آغازیہ (منظف وارثی)	<input type="checkbox"/>
20	ارمغان حمیت (نذیر احمد غازی)	<input type="checkbox"/>
23	حدیہ نعت	<input type="checkbox"/>
32	علامہ اقبالؒ	<input type="checkbox"/>
44	مولانا ظفر علی خانؒ	<input type="checkbox"/>
82	علامہ طالوتؒ	<input type="checkbox"/>
88	منظف وارثی	<input type="checkbox"/>
89	آغا شورش کاشمیریؒ	<input type="checkbox"/>
131	ساغر صدیقی	<input type="checkbox"/>
137	سیف الدین سیف	<input type="checkbox"/>
139	سید امین گیلانی	<input type="checkbox"/>
178	جاناباز مرزا	<input type="checkbox"/>
186	ازہر درانی	<input type="checkbox"/>
188	نعیم صدیقی	<input type="checkbox"/>
189	دقار انبالوی	<input type="checkbox"/>
190	منظور الحسن شاہ	<input type="checkbox"/>
194	محمد شریف ماحی	<input type="checkbox"/>
197	جائی بی اے علیگ	<input type="checkbox"/>
201	حضرت شوقی	<input type="checkbox"/>
203	حکیم آزاد شیرازی	<input type="checkbox"/>
205	علی اصغر چشتی صابری	<input type="checkbox"/>
206	شامین اقبال اثر	<input type="checkbox"/>

207	عالم شیر عالم جے پوری	<input type="checkbox"/>
208	مولانا عبدالعزیز شوقی انبالوی	<input type="checkbox"/>
209	محمد حیات غمگین	<input type="checkbox"/>
210	عارف صحرائی	<input type="checkbox"/>
212	سلطان قدیر	<input type="checkbox"/>
213	فضل احمد صدیقی	<input type="checkbox"/>
214	حنیف رضا	<input type="checkbox"/>
217	علی اصغر چشتی	<input type="checkbox"/>
219	حکیم محمد شریف خاں مختار درانی	<input type="checkbox"/>
223	ادریس احمد آزاد	<input type="checkbox"/>
225	ناشر حمازی	<input type="checkbox"/>
226	فیروز فتح آبادی	<input type="checkbox"/>
228	مقصود عالم شاہ کوٹی	<input type="checkbox"/>
229	قمر الحسنین قمر	<input type="checkbox"/>
231	محمد سلیم ساقی	<input type="checkbox"/>
232	ابراہیم اسماعیل	<input type="checkbox"/>
233	حافظ مشتاق عباسی	<input type="checkbox"/>
234	غلام نبی میر ناسک	<input type="checkbox"/>
236	محمد ارشد کمال	<input type="checkbox"/>
238	عنایت اللہ رشیدی	<input type="checkbox"/>
240	حفیظ رضا پروری	<input type="checkbox"/>
241	شریف جالندھری	<input type="checkbox"/>
243	سائیں حیات	<input type="checkbox"/>
244	محمد شریف مامی	<input type="checkbox"/>
259	امین نقوی	<input type="checkbox"/>
261	متفرقات (شاعرکار قطعات و اشعار)	<input type="checkbox"/>

## شعاع اولیں

تحریک تحفظ ختم نبوت میں جہاں ادیبوں اور خطیبوں نے عظیم معرکے سرانجام دیے ہیں، وہاں شاعروں کی خدمات بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اسلامی غیرت و حمیت سے سرشار اسلام کے ان فرزندوں نے فتنہ قادیانیت کی جو ذمت و مرمت کی ہے، وہ تاریخ تحفظ ختم نبوت کا ایک درخشاں باب ہے۔ انہوں نے اپنے قلم کو تلوار بنالیا اور لفظوں کو شعلوں کا جسم دے کر قادیانیت کے قلعے پر لوٹ پڑے اور اس قلعہ ارتداد میں دراڑیں ڈال دیں۔ ان کی ولولہ انگیز، جہاد آفریں اور باطل سوز شاعری کی گونج ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچی اور خوابیدہ مسلمانوں میں بیداری اور تڑپ پیدا کرتی گئی۔ بڑے بڑے جلسوں میں جہاں نامور خطیبوں کو مدعو کیا جاتا، وہاں ان شاعروں کو بھی دعوت دی جاتی۔ جلسے میں ان کی شمولیت کسی نامی خطیب سے کم اہمیت نہ رکھتی۔ وہ اپنے کلام اور آواز کا جادو جگاتے، لوگوں کو تڑپاتے، رلاتے، عشق رسولؐ سکھاتے اور ختم نبوت کا مجاہد بناتے۔ وہ انتھک اور باہمت لوگ ہوا کے دوش پر سوار ہندوستان کے گاؤں گاؤں اور شہر شہر پہنچے اور محسن انسانیت کے امتیوں کو قادیانیت کی زہر نکیوں سے بچانے کا سامان کیا۔ یہ ان کی شب و روز محنت کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانیت اور بانی قادیانیت ایک گالی بن چکے ہیں۔ ان کا کام، جو ہماری تاریخ کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہے، افسوس کہ وہ اکٹھا نہ کیا گیا، جس کی وجہ سے بہت سا کلام گردش لیل و نہار کی نذر ہو گیا، جو ہمارے لیے ایک سانحے سے کم حیثیت نہیں رکھتا۔ ایک دن میرے واجب الاحترام دوست جناب فیاض اختر ملک، جناب محمد متین خالد اور جناب محمد صدیق شاہ، جو اپنے دل میں اسلام کی تڑپ اور ختم نبوت کے عشق کی لازوال دولت رکھتے ہیں، مجھے حکم دیا کہ اس ایمان پرور اور جہاد آفریں کلام کو اکٹھا کیا جائے اور پہلی کوشش میں جتنا کلام مل جائے، اسے فوراً شائع کر دیا جائے کیونکہ ہمارے تحریکی لٹریچر میں اس لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ سب دوستوں

نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اس ”دولت“ کو تلاش کرنا شروع کیا۔ ہر کوئی اپنی ہمت کے مطابق اس دولت کو اکٹھی کر کے لایا اور اس ساری دولت کو میں نے اکٹھا کر کے ایک بڑے خزانے ”نعمات ختم نبوت“ جلد اول کی شکل میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ ہم نے دور ان تلاش یہ دیکھا ہے کہ ان عظیم شاعروں کا کام ہمارے دینی اور سیاسی لٹریچر میں یوں بکھرا پڑا ہے جیسے چرخ نیلوفر پر ستارے بکھرے پڑے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی ان ستاروں کو اکٹھا کر کے ایک ککشاں ”نعمات ختم نبوت“ جلد دوم کے نام سے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کریں گے۔ آپ سے خصوصی دعاؤں کی خصوصی التجا! خدا آپ کا اور ہمارا حامی و ناصر ہو!

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

محمد طاہر رزاق

بی۔ ایس سی ایم۔ اے (تاریخ)

15 اکتوبر 1993ء لاہور







دیتے، ہاتھ صاف کر جاتے ہیں، حتیٰ کہ ذاتی لائبریریوں تک بھی بڑی چابک دستی سے رسائی حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے غالی دشمن مرزا ایت بن کر اعتماد جماتے ہیں اور پھر مرزائیوں کے خلاف کچھ لکھنے کے بہانے وہ کتب لکھواتے اور غائب کر دیتے ہیں۔ میں اس باب میں ایک سے زیادہ ذاتی لائبریریوں کے باب میں گواہ ہوں۔

مرزائی حضرات کو مرکز کے متوسلین کی جانب سے ایسی کتب اڑانے کا حکم وقتاً فوقتاً ملتا رہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ ایسا حکم کیوں دیتے ہیں؟ کیا وہ خوش نہیں ہوتے کہ مرزائے قادیان کی اصل تحریریں دیکھنے اور مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے؟۔۔۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مرزا کی اصل تحریریں جوں کی توں لوگوں کو دکھانا نہیں چاہتے۔۔۔۔۔ ”مرکز“ والوں کو معلوم ہے کہ ان تحریروں میں کیا خرافات ہیں، چنانچہ وہ ان تحریروں کے نظر ثانی شدہ اور معریف نسخے عام کرتے ہیں۔ خود اپنے ہم مذہب قادیانیوں کی اکثریت کثیرہ کو حقیقی مرزا سے واقف نہیں ہونے دیتے۔

آج ہم جب کہتے ہیں کہ مرزائے قادیان نے انگریز کے ساتھ ساز باز کی تو قادیانی حضرات فوراً تردید کرتے ہیں، لیکن اگر وہ خود مرزائے قادیان کی اپنی تحریریں اس ضمن میں دیکھ لیں تو بہت سوں کے دل ہل جائیں۔۔۔۔۔ قادیانی امت کے اکثر افراد کو مرزا غلام احمد کے بارے میں ”مرکز“ کی طرف سے جو کچھ شائع شدہ ملتا ہے، وہ بہت کچھ صاف کرنے کے بعد تقسیم ہوتا ہے۔ جارج برنارڈ شا نے ایک جگہ لکھا ہے:

"A Saint is a dead rogue, revised and edited."

کم از کم مرزائے قادیان کے بارے میں تو یہی ہو رہا ہے۔ قادیانی امت کے افراد بیچارے اکثر مخلص لوگ ہیں، جو اسلام کے نام پر فریب کھائے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ تو اسی نقارے کو سن سن کے بہرے ہوتے جا رہے ہیں کہ مرزائی علماء اور مبلغین خوب خوب اسلام کی خدمت کر رہے ہیں اور حق یہ ہے کہ خود ان نام نہاد علماء اور مبلغین میں سے بھی بھاری اکثریت اسی طرح کے مرزا غلام احمد کو جانتی ہے جس طرح ”مرکز“ نے ان کی آگاہی یا علم کا اہتمام کیا، اور پھر ان میں سے غالب اکثریت رفتہ رفتہ پیٹ کی لپیٹ میں آ کے عاجز ہو کر رہ جاتی ہے، مزید

برآں یہ کہ ہر قادیانی اس طرح معاہدوں اور تمسکوں میں بندھ جاتا ہے کہ مل نہیں سکتا، ثم مزید برآں یہ کہ ہر قادیانی اپنی اور اپنی اولاد کی شادیوں کے باب میں بھی اس طرح مقید ہو کر رہ جاتا ہے کہ خواہ اندر سے زندگی کے کسی مرحلے پر اس کو حقیقت سے آگاہی ہو بھی جائے تو وہ پھڑک نہیں سکتا۔ وہ گستاخی کرے تو گھر اس کا نہیں رہتا، وہ گستاخی کرے تو اس کا بیٹا اور بھائی، بن جہاں پھنسے ہوتے ہیں، وہ بے بس نظر آنے لگتے ہیں۔۔۔ یہی نہیں جان خطرے میں پڑ جاتی ہے، ہم نے خود بعض ایسے دل جلوں کی باتیں سنی ہیں، لیکن ضعیف ایمان کے باعث جن خطرات کا نقشہ ان کے سامنے ہوتا ہے، وہ بغاوت نہیں کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے بغاوت کی وہ بہت تھوڑے ہیں۔۔۔ یا تو وہ زوردار برادری والے ہوں یا ان کو کسی مضبوط گروہ یا جمیعت کی سرپرستی میسر آجائے، ورنہ عاجز ہو کر ہٹ کر اور مار کھا کر واپس اسی بھورے میں دھنس جائیں۔۔۔ اور قادیانی امت کا ایک فرد کھلاتے ہوئے رحلت فرما جائیں۔

ملک محمد جعفر، جو جنرل اختر ملک اور جنرل ملک عبدالعلی کے بھائی بند تھے، قادیانیت سے تائب ہوئے تو انہوں نے مجبورین قادیانیت کی حالت زار کو واضح کرنے کے لیے ایک کتاب لکھی جو بڑی مدلل تھی اور درحقیقت وہ ایک خط تھا جو ان کے اپنے قادیانی عزیزوں کے نام تھا، جو قادیانیت کے جال میں کئی کئی طرح پھنس کر رہ گئے تھے۔ یہ ملک جعفر وہی ہیں، جنہوں نے انک میں وکالت شروع کی، پھر لاہور ہائی کورٹ میں پریکٹس کرتے رہے، پھر پیپلز پارٹی کی بھٹو وزارت میں وزیر بھی رہے۔ ان کی کتاب، جو بیچارے مقید قادیانی علماء اور مبلغین کی درد مندانہ ترجمانی کرتی ہے، اب لائبریریوں سے غائب ہے۔ مرزا شفیق نے ”شہر سدوم“ لکھی، پڑھ کر روٹنے کھڑے ہو گئے، پھر وہ کتاب بھی غائب اور شفیق مرزا بھی ملاقاتیوں سے کنارہ کش، ان کے عزیزوں پر اور خود ان پر اہل ریلوہ کے ہاتھوں جو گزری، وہ ہم نے اپنے کئی دوستوں کی موجودگی میں ان کی زبان سے اپنے کانوں سے سنی۔ اسی طرح ہمارے کرم فرما مرزا محمد حسین، جو مرزا محمود احمد کی بچیوں کے ٹیوٹر تھے، سالہا سال دار الخلافت قادیان میں نہیں بلکہ بیت الخلافت میں رہے، پھر جب مرزا محمود احمد کے بارے میں اپنی شاگردوں کی زبانی سنی جانے والی باتوں پر یقین آگیا تو صدمے سے ایک رات کے اندر مرنے ہو گئے۔ کہا کرتے تھے،





ایک بھارتی فنکار الوہی قوتوں کا مظہر بن گیا۔ دنیا بھر میں مرید پیدا کر لیے۔ امریکہ میں خصوصاً ایک بہت بڑا مرکز قائم کیا۔ نام رجنیش بابا تھا۔ خوب عیاشی کی، مگر کجنت کو کوئی اندرونی حلقہ بنانے کی نہ سوچھی، کوئی نور الدین اور چودھری ظفر اللہ خان اس کو بھی مل جاتا تو وہ اور اس کی تحریک صابیوں اور قادیانیوں کی طرح بڑا وقت نکال جاتی۔ یہ رجنیش بابا شاید 1991 میں مرا، اب بھی امریکہ اور بھارت میں اس کے فدائی چیلے بے شمار موجود ہیں۔ اسی طرح بمشکل ایک سال ہونے کو ہے کہ ایک شخص حضرت عیسیٰؑ کا بروزین کرا امریکہ میں اٹھا۔ نام کریش تھا۔ اس پر ایمان لانے والے اس کی خاطر جانوں پر کھیل گئے۔ اگر اس کے کاروبار کا مہتمم بھی کوئی ذہین اندرونی حلقہ ہوتا تو وہ اتنی جلدی بھسم نہ ہوتا، شعبہ باز تو یہاں وہاں موجود ہیں، دنیا بھر میں ہیں، عالم اسلام میں تو روحانی پیشوائیت کے پردے میں یہ ٹانگ یہاں وہاں عام کھیلا جا رہا ہے اور اس ٹانگ کے ذریعے زندگی کو عیاشی کا زیور پہنانے والے کچھ مرے اڑا رہے ہیں۔ شکار ہونے والے ضروری نہیں کہ ان پڑھ ہوں، اور شکار کرنے والے ضروری نہیں کہ بہت ہی پڑھے لکھے لوگ ہوں، یہ کاروبار ایک عجیب کاروبار ہے، جس میں روحانی اور فطری تقاضے گمراہ ہو کر غلط پنہری پر پڑ جاتے ہیں۔ احمق مقتدی، اور عالم و فاضل مقتدی، علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا۔

در طلبش دل تپید دیر و حرم آفرید  
ما بہ تمنائے او، او بہ تماشائے ما

معنی ہے

(خدا کی تلاش میں دل بے تاب ہوا، لہذا تسکین کی  
خاطر اس نے عبادت گاہیں اور عقیدت کدے پیدا  
کر لیے۔ ہم نے یہ سب کچھ خدا کی تمنا اور اشتیاق  
میں کیا اور خدا ہماری اس بے تابی کے باعث  
ہماری ٹانگ ٹوٹیوں کا تماشا دیکھتا رہا)

----- آخر یہ تو ایک حقیقت ہے اور ناقابل تردید حقیقت کہ آدمی کے روحانی تقاضے جسمانی بھوک کی طرح تشفی اور تسکین چاہتے ہیں۔ پھر جس طرح آدمی جسمانی تقاضے صحیح طور پر بھی پورے کرتا ہے اور غلط طور پر بھی، بالکل اسی طرح وہ اپنے روحانی تقاضے بھی ہر دو طرح پورے کر لیتا ہے۔ بت پرستی ذوق عبودیت ہی کی تسکین کی کوشش ہے۔ وہ جو ہدایت پاگئے، وہ اللہ کی عطا کردہ وحی کے مطابق چلے اور عبادت خداوندی اور ذکر الہی اور اطاعت اوامر کے باعث اطمینان کی دولت پانے میں کامیاب ہو گئے۔ بصورت دیگر، گمراہ ہو گئے۔ بت پوجنے والا کون فہم ہے؟ وہی جو اندر کی بھوک مٹانا چاہتا ہے۔ وہ عبادت بہ تقاضائے فطرت کرتا ہے، وہ مجبور ہے اس پر، لیکن بے تابی میں گمراہ ہو جاتا ہے یا اہل ہوس کے ہتھے چڑھ کر گمراہ ہو جاتا ہے اور یہ گمراہ کرنے والے اشخاص اپنے اپنے دور کے مذہبی تقدس والے نمائشی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ اندرونی بھوک مٹانے والا فرد ہر قسم کا ہو سکتا ہے، کسان بھی، مزدور بھی، بادشاہ بھی، وزیر بھی، پڑھا لکھا بھی اور ان پڑھ بھی۔ کسی غلط راستے پر پڑھے لکھے جا رہے ہوں تو محض ان کو دیکھ کر یہ فرض نہیں کر لینا چاہیے کہ فلاں راستے پر چونکہ پڑھے لکھے جا رہے ہیں، لہذا وہ صراط مستقیم ہے۔ عام لوگ بارہا خواص کی گمراہی کے باعث گمراہ ہو جاتے ہیں۔ پڑھا لکھا ہونا اور معاملہ ہے، نور ایمان کا مالک ہونا جدا مسئلہ ہے۔

پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ایک آدمی جو دنیوی علوم میں سے بعض علوم پر حاوی ہو، وہ روحانی اور دینی امور پر بھی قدرت رکھتا ہو۔ علم کی ایک کھڑکی کھلی ہو تو آدمی بحر العلوم نہیں ہو جاتا، ابونواس بغداد کا مشہور شاعر مگر راہے، اس کا ہم عصر ایک شخص نظام تھا، جو معتزلہ کے گروہ کا فرد تھا اور فلسفے کے زور پر علامہ بننا اور بہت دلیل بازی کرتا تھا۔ اس سے اشارۃً خطاب کر کے ابونواس نے کہا تھا۔

فقل لمن يدعى بالعلم فلسفتہ!

حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء

مراد ہے، اس شخص سے کہہ دو جو فلسفے کی بنا پر علم پر حاوی ہونے کا دعوے دار ہے کہ تم نے

ایک شے یاد رکھ لی، اور پالی مگر بہت سی اشیاء تمہاری نظروں سے اوجھل رہیں (یا اوجھل ہو گئیں)

ہمارے یہاں یا یوں کہئے کہ امت مسلمہ میں عموماً پڑھے لکھے لوگوں کی فیصد تعداد کیا ہے؟ اور پھر ان میں جو دین میں راسخ ہوں، وہ کتنے ہیں؟ علاوہ ازیں یہ بات پھر وہیں کی وہیں رہتی ہے کہ دینی علم یا امور شریعت سے آگاہ ہونے کے باوجود وہ کتنے لوگ ہیں جن کا ایمان پختہ ہے، جن کے بارے میں یقین ہو کہ وہ لالچ یا خوف میں مبتلا ہو کر غلط راہ قبول نہیں کر لیں گے۔ گمراہی کے اسباب گنے نہیں جاسکتے، اور جو لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں، وہ روز بروز اپنی گمراہ برادری میں پختہ اور کھبتے چلے جاتے ہیں۔ تجارت کا معاملہ، رشتوں کا معاملہ، نوکری کا معاملہ، نوکری میں ترقی کا معاملہ، بیرونی علمی وظائف کا معاملہ، ایکسپورٹ امپورٹ کا معاملہ اور پھر اپنی برادری کے بڑھنے سے اپنی قوت کے پھیلنے کے احساس کا معاملہ۔۔۔ مراد ہے کوئی ایک چکر نہیں، ذرا ایمان کمزور ہو تو دل میں بے شمار گمراہ کن واسطے ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔۔۔ خانہ خالی رادیو می گیر، ویران گھر جن بموت کا مسکن بن جاتا ہے، مضبوط ایمان سے خالی دل بھی ہوس کی مختلف بلاؤں میں گرفتار ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہمارے قادیانی عزیز قابل رحم لوگ ہیں۔ ان میں اکثر وہ ہیں جو ضعف ایمان کے باعث گرفتار ہوس ہوئے اور اب اسی ضعف ایمان کے باعث اس پھندے سے نکل نہیں سکتے، اصل رشتہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، باقی سب دروغ۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا۔

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند

بتان وہم و گماں لا الہ الا اللہ

رہے وہ افراد جو اس کاروبار مکر کو چلانے والے ہیں تو فتنہ گری ان کی دولت، عیاشی اور سیادت و قیادت کا مسئلہ ہے، وہ اپنی بادشاہی کیوں چھوڑیں، اور وہ اپنی رعیت کو کیوں بھاگنے دیں؟

فان حمیر جرمن معفق تھا۔ اس کی کتاب "History of the Assassins" حسن بن صباح، شیخ البہال کی شیشی امت کی بڑی حد تک صحیح رو داد ہے۔ اس کتاب میں فان حمیر



لکھتا ہے کہ بعض اوقات کسی بڑی مذہبی جمعیت کے خلاف کوئی نہ کوئی ایسی جماعت پیدا ہو جاتی ہے جو بڑی جمعیت کی ناقد اور مصلح بن کر سامنے آتی ہے۔ اس جماعت کے اکابر بڑے مذہبی تقدس کا اظہار کرنے والے لوگ ہوتے ہیں، مگر اندر سے وہ اس دین کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ اکابر عموماً عیاش اور باطن دین کے امور ظاہری کے شدید مخالف ہوتے ہیں۔ ان کو جب بھی موقع ملے، وہ اصل دین سے وابستہ جمعیت کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے، بلکہ اگر قوت میسر آجائے تو قتل و غارت پر بھی اتر آتے ہیں۔ قرامیوں، طاہریوں اور جانیوں نے یہی کچھ کیا، لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ آزاد خیال اور اباحیت پسند اپنی جگہ جو چاہیں کریں مگر ان کی آزاد روی دو سروں کی دشمن کیوں ہو جاتی ہے؟ حق یہ ہے کہ آزاد خیالی بڑا ہی متعصب مرض ہے۔

خداوند متعال امت مسلمہ کو ایسے فتنوں سے بچائے اور اس نے جن لوگوں کو ان گمراہوں اور خصوصاً گمراہوں کے سرداروں کو ہدایت کرنے کی توفیق سے نوازا ہے اور انہوں نے اس ہدایت کا فریضہ ادا کیا ہے، ان سب کو جنت الفردوس میں مقام عالی عطا فرمائے۔ ان برگزیدہ افراد میں یقیناً وہ لوگ بھی ہیں، جنہوں نے قلم سے ہر اس جہاد میں حصہ لیا، ان میں بالیقین وہ بھی ہیں جن کا منظوم کلام اس مجموعے یعنی ”نغمات ختم نبوت“ میں شامل ہے، خدائے رحمن و رحیم سے دعا ہے کہ وہ عزیزم محمد طاہر رزاق کے خلوص و ہمت میں اضافہ فرمائے اور ان کو حق کی پاسداری اور باطل گدازی کے جذبے سے مزید سرشار کرے۔

(پروفیسر) محمد منور

ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی، پاکستان

لاہور

یکم ستمبر 1993



## آغازیہ

قادیانیت کی ساری عمارت انکار ختم نبوت پر کھڑی ہے۔ قادیانی سب سے بڑا جھوٹ یہ بولتے ہیں کہ وہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد (جو احمد کا غلام نہیں تھا) اپنی کوئی شریعت نہیں لایا تھا۔ خاتم النبیین کا مفہوم وہ یہ گھڑتے ہیں کہ شریعت والے نبی کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا ہے، لیکن جو شریعت محمدی کا تابع ہو، وہ نبی آ سکتا ہے اور اس بات کا جواز قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو دیتے ہیں، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو پیدا نئی نبی تھے، لیکن حضور کے امتی بن کر آئیں گے، جبکہ مرزا قادیانی پیدا نئی امتی ہے، لیکن نبی کہلائے لگا۔

جن اکابرین اسلام کے اقوال غلط رنگ دے کر مرزا اپنی تائید میں پیش کرتا ہے، ان کے تو وہ پیروں کی خاک کے برابر بھی نہیں تھا، اسی لیے تو ان کی شہادت لایا، پھر بھی اس نے نہ سوچا کہ علییت اور روحانیت کے ان پہاڑوں نے نبوت کے ایک ذرے پر بھی ہاتھ نہیں ڈالا اور یہ ابن الجہل پوری نبوت پر قابض ہو گیا۔ آدم سے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جتنے انبیاء آئے، ان میں سے کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ فلاں نبی بھی میں تھا اور فلاں رسول بھی میں تھا۔ یہ اعزاز صرف مرزا کو حاصل ہوا کہ جتنے بھی نبی آئے، نعوذ باللہ، سب اسی پیکر ضلالت کا پر تو تھے، حتیٰ کہ رسول کریمؐ تک کی روحانیت کی تکمیل، معاذ اللہ، اس کی ذات میں ہوئی۔

دراصل مرزا قادیانی بہت بڑا ”وارد اتیا“ تھا۔ پہلے ولی بنا، پھر مجدد بنا اور پھر پیغمبری کا

سرکلر جاری کر دیا۔ زمین کم لگی تو عرش پر بھی صوفہ بچھا کر بیٹھ گیا۔ انسان سے خدا بن بیٹھا۔ اس کا اپنا بیان ہے کہ آدم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو، یہاں تک کہ خدا کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو۔ وہ اپنے جتنے بھی دیدار کراتا ہے، مجھے تو سب ایک ہی پردے پر نظر آتے ہیں، جس کے پیچھے سے آواز آتی ہے کہ ابلیس کو دیکھنا ہو تو مرزا قادیانی کو دیکھو۔

نیکی دنیا میں کم ہے اور بدی زیادہ، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی بدی کی طرف بلاتا ہے تو لوگوں کی اکثریت اس کی طرف لپکتی ہے۔ مرزا قادیانی بہت بڑی بدی کا استعارہ ہے، اس لیے مجھے اس امر پر تعجب نہیں ہوتا کہ خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی مرزا کا دم بھرتے ہیں۔ ابلیس بھی تو بہت زیادہ علم رکھتا تھا لیکن مردود ٹھہرا۔

مرزا مایحولیا کا مستند مریض تھا۔ اس کی تحریر گواہ ہے کہ وہ اس مرض کی دوائیں منگاتا رہتا تھا، دورے تو عام پڑتے تھے، لیکن مخصوص ایام میں وہ بالکل فاتر العقل ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی بڑی بڑی آزمائشیں کیں، سارے جسم میں کیڑے تک ڈالے، لیکن کسی نبی کو پاگل یا کسی پاگل کو نبی نہیں بنایا۔ گویا اس کی بیماری تک اس کے جھوٹ کا اعلان تھی۔ آفریں ہے اس کے پیروکاروں پر کہ ایک پاگل کے پیچھے لگ گئے۔

میں بڑی درد مندی کے ساتھ اس کے ماننے والوں سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدا کے بندو! یہ تو سوچو کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی، جگہ جگہ توہین کرتا ہے، تکفیر و تنقیص کرتا ہے، اپنے آپ سے انہیں کمتر ثابت کرتا ہے، لیکن نمائندہ خود کو انہیں کا جاتا ہے، کتنا بڑا چور ہے۔ وہ جو جھوٹے دعووں کا اندھیرا کر کے ختم نبوت کا دروازہ توڑ رہا ہے، اس چور کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں، اس کو تو سارے کے سارے کو قتلے قتلے کر دینا چاہیے۔ یہ تو حضورؐ کے حجرے میں گھس کر سب کچھ چرا لینا چاہتا ہے، یہاں تک کہ خود آپؐ کو، آپؐ کے اہل بیت کو، آپؐ کے قرآن کو، آپؐ کے اسلام کو، آپؐ کے خدا کو، گویا پوری کائنات کو غصب کرنا چاہتا ہے۔

اگر آپ کے گھر میں کوئی ڈاکہ پڑ جائے تو آپ کیا کیا تڑپیں گے، کیا کیا جتن کریں گے

اس کی گرفتاری کے لیے، لیکن ایک ڈاکو، خدا کو، اس کے محبوب کو، اس کے رسولوں کو، اس کے دین کو اڑالے گیا ہے اور آپ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں، بلکہ اس کے جرم میں برابر کے شریک ہیں، اس سے اپنا حصہ مانگتے ہیں۔ کیا آخرت کا خاکہ بھی آپ کے ذہنوں میں نہیں رہا، کیا من حیث الجماعت اپنے ضمیروں کے مجاور بن بیٹھے۔ یاد رکھو ایک دن تم زمین کی خوراک بھی بنو گے، پھر دیکھنا زمین تمہیں کیسا چباتی ہے، پھر دیکھنا اپنے مرزا قادیانی کو، فرشتے کیسے اسے آگ کے درے لگا رہے ہوں گے، قیامت سے پہلے جہنم اس سے لپٹ رہی ہوگی۔ ڈرو اس وقت سے اور تائب ہو جاؤ، اس گناہ عظیم سے، اللہ تعالیٰ بڑا ہی رحیم ہے، معاف کر دے گا۔

مبارکباد کے مستحق ہیں طاہر رزاق، جنہوں نے ”نعمات ختم نبوت“ مرتب کی، جنہوں نے اپنے میزان عمل میں نیکیوں کا پہاڑ رکھ دیا۔ قابل قدر ہے ان کا جذبہ کہ اس سے پہلے بھی وہ ایک کتاب ”تحفظ ختم نبوت“ (نثری) تالیف کر چکے ہیں۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ عاشق تمہیں آئینہ دکھانا چاہتا ہے تاکہ تم اپنی اور اپنے مرزا کی بھیانک شکلیں دیکھ کر اپنے آپ کو پہچان سکو۔ یاد رکھو

۔ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار

اللہ تعالیٰ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب پر کوئی ایک انگلی بھی اٹھائے۔ تم کیا کیا قیامتیں ڈھا رہے ہو اور تمہیں ڈر نہیں لگتا۔ یقیناً تم اس گردہ سے ہو جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہیں۔ ”لعنت اللہ علی الکاذبین“

مظفر وارثی

یکم ستمبر 1993



## ارمغان حمیت

جس طرح محبت رسولؐ ایمان کی دلیل ہے، اسی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی ایمان کی بنیاد بلکہ ایمان ہے۔ جس طرح سورج کے مقابلے میں اندھیارے آتے ہیں، ایسے ہی طلوع اسلام سے آج تک مختلف ادوار میں نبوت کے جھوٹے دعویدار اپنی منحوس صورتوں کے ساتھ نمودار ہوتے رہے۔ ایسے عناصر کی تردید اور ان کے بطلان کے لیے عاشقانِ مصطفیٰؐ بھرپور جوش ایمان کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ ایک داستان غیرت ہے جس پر ہماری اسلامی تاریخ کو فخر ہے۔ حسن یوسف کی جلوہ آرائی سے متاثر ہو کر مصر کی عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لی تھیں مگر عقیدت کا یہ کس قدر بے مثال انداز تھا کہ فاران کی چوٹیوں سے لے کر دیبل اور دہلی کی فضاؤں تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مردان اسلام نے اپنے سر کٹا دیے۔

یہ لازوال حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ نبی امن و رحمتؐ، بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیینؐ ہونے کے اقرار کے بغیر دعویٰ مسلمانی فضول ہے۔ اس عقیدہ پر اسلام کی پوری عمارت استوار ہے۔۔۔ یہ محض ایک ماننے اور تسلیم کرنے کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ مسلم معاشرہ کے انفرادی اور اجتماعی معاملات پر اس عالمگیر عقیدہ کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے اجتماعی شعور نے اس نظریے کی پاسداری کا ہمیشہ قوت ایمانی کے ساتھ خیال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی مدافعت میں اگر تلوار بھی اٹھانا پڑی تو اس سے دریغ نہیں کیا گیا۔

اس عقیدہ کی اہمیت، اس کے مضمرات اور اس کی لطافتوں کے اسرار سے نقاب کشائی کے لیے ہمارے ذخیرہ علم و ادب میں ایک وسیع لٹریچر موجود رہا ہے۔ یہ لٹریچر اب بھی مسلسل تخلیق ہو رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند وہ خطہ عشق و محبت ہے جہاں سے میر عربؒ کو ٹھنڈی ہوا جاتی

ہے۔ یہاں کی مٹی میں جوش اور جرات ہے۔ اس دھرتی پر مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت اسلامیان برصغیر کی غیرت ایمانی کو لٹکانے کے مترادف تھا۔ اس دعوت نبوت کے بعد اہل فکر و نظر نے جس طرح اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے علمی و عملی میدانوں میں جدوجہد کی، وہ ہماری حمیت و غیرت کی تاریخ کا ایک درخشاں باب اور مسلمانوں کے عشق خود آگاہ کی ایمان افروز جدوجہد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے لیے نثری لڑیچر کے ساتھ ساتھ شعراء کرام بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے اور اس جہاد میں اپنی بہترین تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ نبرد آزما ہوئے۔ برادر محمد طاہر رزاق صاحب نے انتہائی محنت کے ساتھ سچے جذبوں کے تحت شعراء کرام کی ان بکھری ہوئی کاوشوں کو یکجا کر کے ایک قابل تحسین کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کتاب میں شامل باطل کے خلاف مقدس مزاحمتی کلام کے شعراء کرام میں علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان، شورش کاشمیری، ساغر صدیقی، احسان دانش، احمد ندیم قاسمی، قتیل شفائی، حفیظ تائب، شہزاد احمد، سید امین گیلانی، عاصی کرنالی، انور جمال اور یزدانی جالندھری جیسے اہم ناموں نے اس کی اہمیت مزید اجاگر کر دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تالیف آنے والی نسلوں کے لیے ارمغان حمیت و محبت ثابت ہوگی اور اس کا ایک ایک شعر نبوت کے نام نہاد دعویداروں کے ایوانوں میں صدائے حق بن کر گونجنا رہے گا۔

دعا گو

نذیر احمد غازی

اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل، لاہور ہائی کورٹ



عشق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

✽ ظفر علی خاں ✽



نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی  
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا  
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ 'بلجام' کی حرمت پر  
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا



## آرزو

✽ آغاشورش کاشمیری ✽

اگر ام القریٰ میں خالق کونین نے شورش  
 بہ عمد احمد مرسل مجھے پیدا کیا ہوتا  
 حرا کی خاک میں تحلیل میرے جسم و جاں ہوتے  
 مری لوح جبین پر آپ ہی کا نقش پا ہوتا  
 قدم سرور کونین کی عظمت بھدا اللہ  
 میں خاک رگنذر ہوتا تو پھر بھی کیسا ہوتا  
 دماغ و دل چمک اٹھتے رخ پر نور کی ضو سے  
 نظر اٹھتی جہاں تک جلوۂ خیرالوریٰ ہوتا  
 بہر عنوان اس ذات گرامی پر نظر رہتی  
 کبھی ان پر کبھی ان کے غلاموں پر فدا ہوتا



رسول اللہ کے ادنیٰ غلاموں کی ثنا لکھتا  
 کلام اللہ کے الفاظ میں نغمہ سرا ہوتا  
 شہنشاہوں کے تخت و تاج میرے پاؤں میں ہوتے  
 مرا سر سید الکونین کے در پر جھکا ہوتا  
 خداوندان دولت کے گریباں پھاڑ دیتا میں  
 محمدؐ کی قسم قرآن کے پرچم گاڑ دیتا میں



## نعت

✽ محمد حنیف الاسدی ✽

کوئی ان کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں  
 کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں  
 کوئی ایسی ذات ہمہ صفت؟ کوئی ایسا نور ہمہ جہت؟  
 کوئی مصطفیٰ، کوئی مجتبیٰ؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں  
 بجز ان کے رحمت ہر زمان، کوئی اور ہو تو بتائیے!  
 نہیں، ان سے پہلے کوئی نہ تھا، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں  
 کسی ایسی ذات کا نام لو جو ائیں بھی ہو، جو اماں بھی ہو  
 ہے مرے یقین کا فیصلہ، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں  
 یہ نگار خانہ روز و شب، اسی مبتدا کی خبر ہے سب  
 مگر ایسا جلوۂ حق نما، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں!

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے گناہ گاروں کا آسرا

تو رواں رواں یہ لپکار اٹھا، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

وہ قدم اٹھے تو بیک قدم، ہمہ کائنات تھی زیر پا

یہ بلندیاں کوئی چھو سکا؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی ان کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں



## ختم الرسل

✽ یزدانی جالندھری ✽

صفحہ خلقت پہ حرف اولیں ختم الرسل  
 بن کے آئے آخرین آخرین ختم الرسل  
 وہ حراسے لے کے اترے نسخہ رشد و ہدایا  
 حامل فرقان و شرع آتشیں ختم الرسل  
 مژدۃ الیوم اکملت لکم جن سے ملا  
 آخری وہ مصدر روح الامیں ختم الرسل  
 وہ کہ ایوان رسالت کی ہیں خشت آخری  
 خاتم ختم نبوت کے نکلیں ختم الرسل  
 ایک امی اور سینہ ہے سفینہ علم کا  
 اک یتیم مہ لقادر تمیں ختم الرسل

وہ کہیں طہ، کہیں یسین، منزل کہیں

وہ کہیں خیر البشر ہیں وہ کہیں ختم الرسل

وہ امام الانبیاء وہ تاجدارِ اہلِ اتی

محفلِ معراج کے مسند نشیں ختم الرسل

ان کی رحمت ہے محیط ہر زمان و ہر مکاں

بے گماں ہیں رحمۃ للعالمین ختم الرسل

ان سے یزدانی ہے میرے قلب و جاں میں روشنی

میرا ایماں، میرا دیں، میرا یقین ختم الرسل

(۱۹ ستمبر ۱۹۸۸ء)



## ختم المرسلین

✽ سیدانوار ظہوری ✽

اس نعمت عظیم سے خالی زمانہ تھا  
 اک آخری نبی کا سوالی زمانہ تھا  
 اللہ کی رضا تھی، سبھی انبیاءؑ کے بعد  
 آئے نہ کوئی اور نبی مصطفیٰؐ کے بعد  
 جب کل صفات جمع ہوئیں ایک ذات میں  
 ختم الرسلؑ کو بھیج دیا کائنات میں  
 کردار میں فرید وہ اخلاق میں وحید  
 اب دوسرے نبی کی ضرورت نہ تھی مزید  
 نور میں جریۃ سیرت کا ہر سبق  
 ہے آخری کتاب الہی ورق! ورق!



وہی ہیں افضل و اشرف وہی ہیں ختمِ رسل  
 شرف انہیں کو ملا منصبِ امامت کا  
 ہر اک کمال ہوا ختمِ ذات والا پر  
 رسول بن کے بڑھایا شرفِ رسالت کا  
 کیا ہے خاتمِ پیغمبراں انہیں رب نے  
 انہیں پہ ختم ہوا سلسلہ رسالت کا  
 وہ شخص کاذب و مرتد ہے از روئے قرآن  
 اب ان کے بعد جو دعویٰ کرے نبوت کا  
 (سکندر لکھنوی)



## الہام و آزادی

❖ اقبال ❖

ہو بندۂ آزاد اگر صاحب الہام  
 ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے ہمیز  
 اس کے نفس گرم کی تاثیر ہے ایسی  
 ہو جاتی ہے خاک چمنستان شرر آمیز  
 شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار  
 کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغان سحر خیز  
 اس مرد خود آگاہ و خدا مست کی صحبت  
 دیتی ہے گداؤں کو شکوہ جم و پرویز  
 محکوم کے الہام سے اللہ بچائے  
 غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز





## نبوت

✽ اقبال ✽

میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہ  
 مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام  
 ہاں مگر عالم اسلام پہ رکھتا ہوں نظر  
 فاش ہے مجھ پر ضمیر فلک نیلی فام  
 عصر حاضر کی شب تار میں دیکھی میں نے  
 یہ حقیقت کہ ہے روشن صفت ماہ تمام  
 وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگ حشیش  
 جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام



## مہدی برحق

✽ اقبال ✽

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس  
 خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار  
 پیران کلیسا ہوں کہ شیخان حرم ہوں  
 نے جدت گرفتار ہے، نے جدت کردار  
 ہیں اہل سیاست کے وہی کہنہ خم و پیچ  
 شاعر اسی افلاس تخیل میں گرفتار  
 دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت  
 ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار



## امامت

✽ اقبال ✽

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے  
 حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے  
 ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق  
 جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے  
 موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست  
 زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے  
 دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے  
 فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے  
 فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی  
 جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے



## جہاد

✽ اقبال ✽

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے  
 دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر  
 لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں  
 مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر  
 تیغ و تفنگ دست مسلمان میں ہے کہاں؟  
 ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر  
 کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل  
 کہتا ہے کون اس کو مسلمان کی موت مر  
 تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کی  
 دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے  
 یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کر  
 ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے  
 مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر  
 حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات  
 اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگزر



## ہندی مسلمان

✽ اقبال ✽

غدار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن  
انگریز سمجھتا ہے مسلمان کو گداگر  
پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت  
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر  
آوازہ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے  
”مسکین و لکم ماندہ دریں کشمکش اندر“



## مہدی

✽ اقبال ✽

قوموں کی حیات ان کے تخیل پہ ہے موقوف  
 یہ ذوق سکھاتا ہے ادب مرغ چمن کو  
 مجذوب فرنگی نے بانداز فرنگی  
 مہدی کے تخیل سے کیا لرزہ وطن کو  
 اے وہ کہ تو مہدی کے تخیل سے ہے ہزار  
 نومید نہ کر آہوئے مشکلیں سے ختن کو  
 ہو زندہ کفن پوش تو میت اسے سمجھیں  
 یا چاک کریں مردک ناداں کے کفن کو



## پنجابی مسلمان

✱ اقبال ✱

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت  
 کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد  
 تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا  
 ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد  
 تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے  
 یہ شاخ نشین سے اترتا ہے بہت جلد





## ”مرزا غلام احمد قادیانی“ علامہ اقبالؒ کی نظر میں

عصر من پیغمبرے ہم آفرید  
 میرے زمانے نے ایک نبی بھی پیدا کیا  
 آنکہ در قرآن بجز خود را ندید  
 جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا  
 تن پرست و جاہ مست و کم انگاہ  
 خود پند، عزت چاہنے والا، کوتاہ نظر  
 اندرونش بے نصیب از لا الہ  
 اس کا دل لا الہ سے خالی ہے  
 در حرم زاد و کلیسا را مرید  
 مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا  
 پردۂ ناموس مارا پر درید  
 اس نے ہماری ناموس کے پردے کو چاک کرایا

دامن او گرفتن اہلی است

اس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے

سینہ او از دل روشن تھی است

اس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے

القدر! از گرمی گفتار او

اس کی چہ زبانی سے بچ

القدر! از حرف پہلو دار او

اس کی چالبازانہ باتوں سے بچ

شیخ او لرز فرنگی را مرید

اس کا پیر شیطان اور فرنگی کا غلام ہے

گرچہ گوید از مقام بایزید

اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں

گفت دین را رونق از محکومی است

وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے

زندگانی از خودی محرومی است  
 اس کی زندگی خودی سے محروم ہے  
 دولت اغیار را رحمت شمر  
 غیروں کی دولت کو وہ رحمت جانتا ہے  
 رقصا گرد کلیسا کرد و مرد  
 اس نے گر جا کے گرد رقص کیا اور مر گیا



## کشمیر کمیٹی

✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

باطل کا جنازہ تھا بڑی دھوم سے لکلا

قائم ہوئی جس دن نئی کشمیر کمیٹی

تابود ہوئے اندلسی اور دمشق

دونوں نے بساط اپنی نحوست کی لپیٹی

مرزا کی نبوت کے لیے کھودی گئی قبر

گاڑی گئی جس میں یہ خرافات کی بیٹی



## مباہلہ

✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلے کے نام سے  
 فرار کفر جس طرح ہو مسجد حرام سے  
 پکار کر یہ کہہ رہا ہے زلزلہ بہار کا  
 نہ بچ سکے گا قادیاں خدا کے انتقام سے  
 میلہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں  
 کتر کے جیب لے گئے پیبری کے نام سے  
 سنا بھی تو نے ہم نفس! کہ مایاں دمشق کی  
 ہوئی ہے جفت اندلس کے خنگ بد لگام سے  
 ہٹی ہٹی کے دوش پر سری نگر میں اٹھ گیا  
 جناب ”ثل مسیح“ کا جنازہ دھوم دھام سے  
 میں قادیاں سے کیا لڑوں کہ فرصت آج کل نہیں  
 رکوع سے سجود سے قعود سے قیام سے

۲۱ فروری ۱۹۳۳ء



## مداری کی پٹاری

✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

قسم ہے قادیان کے گل رخوں کی گل غداری کی  
 غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی  
 پرستان کو نہ شرمائے بھلا قصر خلافت کیوں  
 کہ فصل گل ہے اور آمد ہے ابر نو بہاری کی  
 بشیر الدین اور کشمیر کی ہمدردیاں چھوڑے  
 نظر منچیر سے تم پھیرتے ہو اک شکاری کی  
 جواب ”الفضل“ کا ترکی بہ ترکی دے تو دیں ہم بھی  
 اتاریں کیسے لیکن نقل اصوات حماری کی  
 مرے ہر شعر کی زد کاسہ سر پر ہی پڑتی ہے  
 نہ لائے گا کبھی محمود تاب اس ضرب کاری کی  
 یہ مانا بھول جائے قادیان میرے تحائف کو  
 مگر کیا بھول سکتا ہے وہ سوغاتیں بخاری کی



## قادیاں کی نبوت

✽ مولانا ظفر علی خان ✽

بروزی ہے نبوت قادیاں کی  
 برازی ہے خلافت قادیاں کی  
 عداوت حق سے، باطل سے محبت  
 ہے اتنی ہی حقیقت قادیاں کی  
 ہیں احمق جس قدر ہندوستان میں  
 ہے آباد ان سے جنت قادیاں کی  
 نصاریٰ کی پرستش کے سب اسرار  
 سکھاتی ہے شریعت قادیاں کی  
 دمشق اور اندلس کے بھاگ جاگے  
 بی جس وقت لعنت قادیاں کی

مسلمانوں کی آزادی ہو تابود  
 الم نشرح ہے نیت قادیاں کی  
 گھے رونے بشیر الدین محمود  
 یناکی میں نے وہ گت قادیاں کی

۱۔ تاریخی قصہ خلافت کے حوالے سے مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد لاہوری اور قادیانی فرقوں  
 کی طرف اشارہ ہے۔





## متنبی کی الماری

✽ ظفر علی خاں ✽

اے کہ ہے اپنی رواداری پہ تجھ کو فخر و ناز  
 قادیاں میں کافروں کی مومن آزاری بھی دیکھ  
 خواجہ اجیر کی درگاہ دیکھ آیا ہے تو!!  
 اب بہشتی مقبرہ کی چار دیواری بھی دیکھ،  
 ترمذی کو اور بخاری کو رٹا تو کیا ہوا؟  
 قادیاں جا اور غلام احمد کی الماری بھی دیکھ  
 تو نے اپنی فوج کی دیکھی قواعد مدتوں،  
 اب نصاریٰ کے رضاکاروں کی تیاری بھی دیکھ  
 کائنات مقصود ہے جس سے شجر اسلام کا  
 قادیاں کے لندن ہاتھوں میں وہ آری بھی دیکھ

مشی فی النوم اور اس کے فلسفے پر کر نظر  
 قادیان کے نازنیوں کی طرحداری بھی دیکھ  
 سن لے اپنے کان سے ”الفضل“ کی گالی گلوچ  
 لکھنو شرما گیا جس سے وہ بھٹیاری بھی دیکھ  
 آج آتا ہے نظر گو تجھ کو باطل سربلند  
 اپنی آنکھوں سے کل اس کی ذلت و خواری بھی دیکھ



## فتنہ آخر زماں

مولانا ظفر علی خاںؒ کی ایک سیادگار نظم

اے قادیاں، اے قادیاں تیرے بڑے لنگور کو  
 لپٹا لیا کرتا ہے جو ہر شب نئی اک حور کو  
 جس نے ہنسایا ناچ کر کشمیر اور میسور کو  
 جس کی ترش روئی ملی نیبو کو اور اچھور کو  
 لکھنؤں دمشق گورخر یا اندلس کی مادیاں  
 اے قادیاں اے قادیاں اے فتنہ آخر زماں  
 پیسہ ترا ایمان ہے، گالی تری پہچان ہے  
 جنس نفاق و کفر سے چمکی تری دکان ہے

بہتوں خدا پر باندھنا تیرے نبی کی شان ہے  
 الہام جو بھی ہے ترا آوردہ شیطان ہے  
 یہ بھی خدا کا آخری اسلام پر احسان ہے  
 نقاش کی مٹھی میں گر پوشیدہ تیری جان ہے  
 اے قادیاں اے قادیاں اے دشمن اسلامیاں  
 اے فتنہ آخر زماں



## اپنی اپنی قسمت

✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

قادیان پہلے تو پپا کا بڑا بھائی بنا  
 پھر وہ انگریزوں کے گھر کا معتبر ٹائی بنا  
 مذہبی صرافے میں نرخ اس کا کرتا ہی گیا  
 پیسے سے دھیلا ہوا اور دھیلے سے پائی بنا  
 دیکھ لو جا کر بہشتی مقبرے والوں کا حال  
 کوئی بھٹنا ہو گیا، کوئی پھلپائی بنا  
 شرک ان چپکے ہوئے گالوں کا پوڈر ہو گیا  
 کفر کی اکڑی ہوئی گردن کی نکلتائی بنا

اک نیا کذاب جب پیدا ہوا پنجاب میں  
 قادیاں اس طفل ناہموار کی دائی بنا  
 اپنا اپنا ہے مقدر اپنا اپنا ہے نصیب  
 ہو گیا کوئی مسلمان، کوئی مرزائی بنا



## منکر ختم نبوت کا حشر

✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

قادیانیت پہ کر سکتا ہے وہی انتقاد

منقل جاں میں ہے جس کی شعلہ زن جوش جہاد

جو رہا ہے عمر بھر زندانی زلف فرنگ

جس کو انگریزوں نے دی رہ رہ کے اس جذبے کی داد

جو رسول اللہ کے ناموس پر قرباں ہوا

نامرادی میں بھی جو ثابت ہوا ہامراد

جاننا ہے جو غلام احمد کی الماری کا بھید

پرزے پرزے کر دیا مرزا کا جس نے اجتہاد

جان سکتا ہے وہی مرزائیوں کی عاقبت

جس کے ہے پیش نظر حشر ثمود انجام عاد

منکر ختم نبوت کے مقدر میں ہے درج

ذلت و خواری و رسوائی الی یوم التلاذ



✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

نبی کے بعد نبوت کا ادعا ہو جسے  
 ہر ایسے بطل خرافات سے خدا کی پناہ  
 نئے صنم کدوں میں آگئے نئے نئے بت  
 نئے بتوں کی نئی گھات سے خدا کی پناہ  
 ٹیچی ٹیچی ہے ادھر اور ادھر غلام احمد  
 ہزار بار ان آفات سے خدا کی پناہ  
 خدا بچائے ہمیں ان کے ساتھ ملنے سے  
 منافقوں کی موالات سے خدا کی پناہ  
 جو بن کے بوعلی آئے حکیم نور الدین  
 تو بوعلی کی اشارات سے خدا کی پناہ  
 کسی خدا کا تو قائل ہے قادیاں بھی ضرور  
 جو مانگتا ہے فکاہات سے خدا کی پناہ  
 بنے جو باپ خدا کا اور اس کی بیوی بھی  
 ہر ایسے مسخرے کی ذات سے خدا کی پناہ



ان اہلخانہ حکایات پر نبیؐ کی سنوار  
 ان اہمقانہ روایات سے خدا کی پناہ  
 وزیر ہند کا لطف کہن معاذ اللہ  
 اور ان کی تازہ عنایات سے خدا کی پناہ  
 وہی ہے مرتبہ ایمان کا جو ہے درجہ کفر  
 اس آج کل کی مساوات سے خدا کی پناہ  
 اگر کرامت پیر حرم ہے استدراج  
 تو پیر اور اس کی کرامات سے خدا کی پناہ

۱۔ اشارات اور شفا بوعلی سینا کی تصنیف سے ہیں۔

۲۔ نکاحات روزنامہ ”زمیندار“ کے مزاحیہ کالم کا عنوان ہوتا تھا۔



✽ ظفر علی خاں ✽

اگر منہ زور ہے باطل کا گھوڑا  
تو میرے پاس بھی ہے حق کا کوڑا  
چلی پنجاب میں جب دیں کی گاڑی  
تو اٹکا قادیانیت کا روڑا  
کیا مرزا نے بدنام انبیاء کو  
محمد مصطفیٰؐ تک کو نہ چھوڑا  
دیے اسلام کو چرکے جنہوں نے  
انہیں سے اس نے اپنا رشتہ جوڑا  
نبوت لنگڑی اور اندھی خدا کی  
ملا ہے خوب ان دونوں کا جوڑا  
یہی اس کی نبوت کی ہے پہچان  
کہ مرکز بھی نہ منہ لندن سے موڑا

(رنگون - یکم ستمبر ۱۹۳۶ء)



✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

عناد اور بغض کی تصویر بن کر  
 گئے لنڈن بشیر الدین محمود  
 یہ مقصد آپ کا ہے اس سفر سے  
 کہ سرحد پر بچھا دی جائے بارود  
 دکھائے یورپ آ کر اس کو بتی  
 جہنم کی لپٹ جس میں ہو موجود  
 یہ ساری سرزمین پھر بھک سے اڑ جائے  
 اور افغانوں کی جمعیت ہو نابود  
 کوئی اس دیں کے دشمن کو بتائے  
 کہ ساری کوششیں ہیں تیری بے سود  
 بھلا برطانیہ کو کیا پڑی ہے  
 کہ دونخ میں تیری خاطر پڑے کود  
 ہے تو بھی کیا کسی کرل کی میم  
 بھگا کے لے گئے ہوں جس کو مسعود



✽ ظفر علی خاں ✽

کہاں پنجاب میں اسلام! تیری اٹھ گنی غیرت  
 بٹھایا کفر کو لا کر نئی کے ہم نشینوں میں  
 حدیث اسماء احمد غلام احمد پر چسپاں ہیں  
 پڑے خاک اس سلیقے پر، لگے آگ ان قرینوں میں  
 کھلونا قادیاں کا بن گئی وہ سطوت کبریٰ  
 ہے اب تک شور جس کا آسمانوں اور زمینوں میں



✽ ظفر علی خاں ✽

اکملت لکم پڑھ کے زبان عربی میں  
 نعلی و ہمدوزی کی نبوت کو سنا دوں  
 ہے جن کو محمدؐ کی مسادات کا دعویٰ  
 مشوہ جہنم کی وعید ان کو سنا دوں  
 کچھ فرق ہمدوز اور تناخ میں نہیں ہے  
 انکار ہو جن کو انہیں اقرار کرا دوں  
 اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت  
 میں اس کے لیے راہ میں آنکھوں کو بچھا دوں



✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

سرکار نے ضبط کیا ”زمیندار“ کا مطبع  
 میرزائیوں کے گھر میں جلے گئی کے چراغ آج  
 چمکائے گئے اندلسی اور دمشق  
 روشن ہوئے اسلام کے سینے کے داغ آج  
 کیا طرفہ تماشا ہے کہ ہوں آ کے معارج  
 کعبہ کی عتادل سے کلیسا کے کلاغ آج  
 خمیازہ کش عشق رسولؐ عربی ہوں  
 میرے دل مضطر کو میسر ہے فراغ آج  
 توحید کی دہلیز پہ ہوں ناصیہ فرسا  
 پہنچا ہے مرا عرش مطے پہ داغ آج  
 جو بوالہوسوں کو نہ ملی ہے نہ ملے گی  
 اس دولت سرمد کا ملا مجھ کو سراغ آج

ہے جس کی ہر اک بوند میں کوثر کی بلوئی  
 ساقی نے دیا مجھ کو وہ لبریز ایام آج  
 مرزائی بجاتے ہوئے بغلیں نکل آئے  
 خوش تھے کہ ہوا باغ ”زمیندار“ کا زاغ آج  
 لیکن یہ خوش تھی فقط اک عشرہ کی مہمان  
 پھر رحمت باری سے وہی زاغ ہے باغ آج



✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

اگر چندہ کی حاجت ہے تو کر دعویٰ رسالت کا  
 بغیر اس ڈھونگ کے چندہ مہیا ہو نہیں سکتا  
 سنا ہے قادیاں میں بانسری بجتی ہے گوکل کی  
 مگر ہر بانسری والا کنہیا ہو نہیں سکتا  
 یہ آساں ہے کہ بدلے جون اور بچھو بنے لیکن  
 کبھی بھی شہد کی مکھی سے تتیا ہو نہیں سکتا  
 اگر مکہ سے بھی وہ ڈمپھوں ڈمپھوں کرتا آ جائے  
 قیامت تک خر عیسیٰ گویا ہو نہیں سکتا  
 مجدد الف ثانی سے غلام احمد کو کیا نسبت  
 ٹرٹی کتنا بھی اونچا ہو ثریا ہو نہیں سکتا  
 برادر خواندگی کی شرط اگر ہے میرزا ایت  
 قیامت تک بھی ہم سے یہ تو بھیا ہو نہیں سکتا



سرشت مرد مومن کا بدلنا غیر ممکن ہے  
 چنبیلی کا یہ پودا بھٹ کٹیا ہو نہیں سکتا  
 وطن کے پوجنے والو تعلق نوع انساں کا  
 تلاطم سے محبت کا تکیا ہو نہیں سکتا  
 جسے اسلام کی عزت پہ کٹ مرنا نہ آتا ہو  
 مسلمانوں کے بیڑے کا کھویا ہو نہیں سکتا



## ارمغان قادیاں

تم کو گر منظور ہے سیر جہان قادیاں  
 اے مسلمانو! خریدو ”ارمغان قادیاں“  
 جی کو بہلاؤ گے کیونکر گر نہ لو گے یہ کتاب  
 کیونکہ مٹ جانے کو ہے نام و نشان قادیاں  
 اس بھارت کو نہ بوجھا آج تک کوئی ادیب  
 میں نے ہی آخر کو حل کی چھستان قادیاں  
 میرے ہی خاے کی رہگینی تھی جس کے فیض سے  
 ہو گئی سننے کے قابل داستان قادیاں  
 میں نے دی اس کو لگام اور ہو گیا اس پر سوار  
 ورنہ کس کو مانتی تھی مادیان قادیاں  
 کس طرح ممکن ہے، دل پر ہو کسی کو اختیار  
 جب ہوں دل کے چھیننے والے تہان قادیاں  
 مجھ سے پوچھو، کیوں فدا ہے قادیاں کشمیر پر  
 مجھ سے بڑھ کر کون ہوگا رازدان قادیاں  
 جو مجاور ہیں بہشتی مقبرے کے آج کل  
 بیچتے پھرتے ہیں گھر گھر استخوان قادیاں

صرف غائب نحو عنقا اور سلاست ناپدید  
 ان سب اجزا سے مرکب ہے زبان قادیاں  
 ”اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تاہاندھے ازار“  
 یہ کہ ”تا“ ہے شاہکار شاعران قادیاں  
 لوگ حیراں تھے کہ جب پھیکا ہے پکوان اس قدر  
 ہوگئی پھر اتنی اونچی کیوں دکان قادیاں  
 جو فروشی کے لیے گندم نمائی شرط تھی  
 تھا بڑا ہی کائیاں بازارگان قادیاں  
 کیا سلوک ان سے روا رکھتے ہیں منکر اور نکیر  
 قبر میں خود دیکھ لیں گے منکران قادیاں

- ۱۔ غالباً تیرہ سال کے بعد اگست ۱۹۳۷ء میں یہ پیش گوئی پوری ہوگئی، جب ہندوستان کی تقسیم کے وقت ریڈ کلف ایوارڈ نے تحصیل بنالہ گورداسپور اور پٹھان کوٹ کو ہندوستان میں شامل کر دیا۔ قادیاں تحصیل بنالہ میں ہے۔ (نظم)
  - ۲۔ تحریک کشمیر کے ایام میں کشمیر کمیٹی کو اس کے صدر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے محض اس لیے توڑ دیا تھا کہ اس پر قادیانی چمارہے تھے اور ان پر کشمیر میں مرزائیت کی تبلیغ کا الزام تھا۔ شعر میں اسی راز کی طرف اشارہ ہے۔ (نظم)
  - ۳۔ قادیانی تصانیف میں بیشتر زبان کی غلطیاں ہیں۔ اس شعر میں ”تا“ کے غلط استعمال کی طرف اشارہ ہے۔ (نظم)
- (لاہور۔ ۲۸ اپریل ۱۹۳۷ء)



## خنجر قادیاں

”حاجی محمد حسین سرعسر رضا کاران اسلام پٹالہ ضلع گورداسپور ایک قلعہ اور پر جوش مسلمان نوجوان تھے جنہیں ۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء کو ایک قادیانی محمد علی نے خنجر مار کر شہید کر دیا۔ موسیو مرزا بشیر الدین محمود نے قاتل کو غازی کا خطاب دیا۔ پریوی کونسل تک اس کے لیے لڑے۔ آخر قاتل کیفر کردار کو پہنچا اور پھانسی پر لٹکایا گیا۔ میرزا محمود نے اس کے جنازے کو کندھا دیا اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسے ”بہشتی مقبرہ“ میں دفنایا۔ یہ نظم اسی واقعے کی یادگار ہے۔“



شہیدوں کا خوں رنگ لایا کرے گا  
 نشان ظالموں کا مٹایا کرے گا  
 کہاں تک مسلمان کے قاتل کو شیطان  
 خدا کے غضب سے بچایا کرے گا  
 پٹالہ میں اسلام کا زور بازو  
 حریفوں کے چمکے چھڑایا کرے گا

دکھایا کرے گا جلال محمدؐ  
 علم قادیاں کا جھکایا کرے گا  
 راہ حق میں اوٹنے والے ترا غم  
 ہمیں خوں کے آنسو دلایا کرے گا

۱۔ میرزائے قادیاں نے ”مہینہ معظمہ و منورہ کے قبرستان جنت البقیع“ کے جواب میں قادیاں میں ”بہشتی مقبرہ“ بنایا تھا۔ وہاں دفن ہونے والوں سے بڑی بڑی رقوم وصول کی جاتی تھیں اور انہیں بہشتی ہونے کی سندیں دی جاتی تھیں۔ (نظیر لدھیانوی)



## حدیث قادیاں

(رواہ بخاری)

✽ مولانا ظفر علی خان ✽

حقیقت قادیاں کی پوچھ لیجئے ابن جوزی سے  
 نکوکاری کے پردے میں سیہ کاری کا حیلہ ہے  
 یہ وہ تلیس ہے ابلیس کو خود ناز ہے جس پر  
 مسلمانوں کو اس رندے نے اچھی طرح چھیلا ہے  
 پٹی ہے مغربی تہذیب کے آغوشِ عشرت میں  
 نبوت بھی ریلی ہے پیمر بھی رسیلا ہے  
 نصاریٰ کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوت کا  
 اور ابطالِ جہادِ انجراح مقصد کا وسیلا ہے  
 بیاس اور اس کی موجیں آئے دن کرتی ہیں غمازی  
 کہ پوتا قادیاں کے رب اکبر کا رگھیلا ہے



## حضرت پیائے قادیاں کے حضور میں

مسرت کی تانیں اڑائے چلا جا  
 محبت کی پیتلیں بڑھائے چلا جا  
 غنیمت سمجھ فرصت عاشقی کو  
 حسینوں سے آنکھیں لڑائے چلا جا  
 تری بات پر گر نہ ایمان لائے  
 مسلمان کو کافر بنائے چلا جا  
 سنا جاہلوں کو نبوت کی باتیں  
 پیمبرؐ کا رتبہ گھٹائے چلا جا  
 بھلائے چلا جا خدا کے غضب کو  
 شریعت کی بنیاد ڈھائے چلا جا  
 ترے مقبرے کے بہشتی بھی سن لیں  
 میرے شعر چمٹے پہ گائے چلا جا



## اطالوی حسینہ

”ہوٹل سیل لاہور کی ایک اٹالوی منتظمہ، جو ہوٹل میں موسیو بشیر الدین محمود کے ایک روزہ قیام کے بعد اچانک غائب ہو گئی اور دوسرے دن قادیاں کی ”مقدس“ سرزمین میں دیکھی گئی۔ اس واقعہ پر مولانا نے ذیل کی نظم سپرد قلم کی۔“



اے کشور اطالیہ کے باغ کی بہار  
لاہور کا دمن ہے ترے فیض ہے چمن  
پنگیر جہاں تری دل ربا ادا  
پروردگار عشق ترا چلبلا چلن  
الجھے ہوئے ہیں دل تری زلف سیاہ میں  
ہیں جس کے ایک تار سے وابستہ سو ختن  
پروردہ فسوں ہے تری آنکھ کا خمار  
آوردہ جنوں ہے تری بوئے پیرہن



پیمانہ نشاط تری ساق صندلی  
 بیعانہ سرور ترا مرمی بدن  
 رونق ہے ہوٹلوں کی ترا حسن بے حجاب  
 جس پر فدا ہے شیخ تو لٹو ہے برہمن  
 جب قادیاں پہ تیری لیلی نظر پڑی  
 سب نشہ نبوت نعلی ہوا ہرن  
 میں بھی ہوں تیری چشم پر افسوں کا معترف  
 جادو وہی ہے آج جو ہو قادیاں شکن

(لاہور-۸ مارچ ۱۹۳۴ء)



## اطالوی حسینہ مس روفو

تمہیں مشی فی النوم کی بھی خبر ہے  
 زمانے کے اے بے خبر لیل سوفو  
 ملے گا تمہیں یہ سبق قادیاں سے  
 جہاں چل کے سوتے میں آئی ہے روفو  
 دلتاں میں جانا نہیں چاہتے ہو  
 تو پہنچو شہستاں میں اے بے وقوفو  
 ہمار آ رہی ہے خزاں جا رہی ہے  
 ہنو کھل کھلا کر دمشق ٹھکوفو  
 کرشن اور خورسند کیا اس کو سمجھیں  
 تمہیں داد دو اس کی عبدالرؤفو  
 جب اوقات موجود ہے قادیاں کی  
 کہاں مر رہی ہو تقو اور زوفو!

(۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء)

کرشن سے مراد ماشے کرشن ایڈیٹر روزنامہ ”پر تاپ“ لاہور اور خورسند سے لالہ خوشحال چند ایڈیٹر ”ملاپ“  
 لاہور ہیں۔ عبدالرؤفو سے مراد مسلمان۔ (نظیر)



## پیغمبر قادیاں کا برزخی ترانہ

مکمل عمر بھر مرے القاب کی نہ ہو  
 ان پر اگر اضافہ سی آئی ڈی نہ ہو  
 بغداد کے سقوط کا قصہ ہے ناتمام  
 جب تک کہ اس میں درج مری ڈائری نہ ہو  
 ہنستا ہے میرے حال پہ ظالم ابوالوفا  
 ڈرتا ہوں میں کہیں یہ قضا کی ہنسی نہ ہو  
 مارا کسی نے شملے سے میرے جگر میں تیر  
 لاہور کا کہیں یہ محمد علی نہ ہو  
 میری بلا سے مکہ لٹے کربلا لٹے  
 چندے سے ہے غرض مجھے اس میں کمی نہ ہو  
 یہ کس کتاب میں ہے کہ خیر البشر کے بعد  
 ہرگز کسی کو دعویٰ پیغمبری نہ ہو  
 کیا مصطفیٰ کے بعد نہ آیا میلہ  
 پھر قادیاں میں کس لیے مجھ سا نبی نہ ہو  
 اس اخرجوا المہود کا قائل نہیں ہوں میں  
 برطانیہ سے جس کی سند مل چکی نہ ہو

پیش نظر اگر ہے خلافت کی کانٹ چھانٹ  
 پھر قادیاں ہی کس لیے کنشیری نہ ہو  
 جس کے ثمر مرے لیے اس درجہ تلخ ہوں  
 اسلام کی وہ شاخ خدایا ہری نہ ہو

(۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء)

۱۔ سقوط بغداد۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں جب انگریزوں نے ترکوں سے عراق چھین لیا تو قادیاں نے مسرت کا اظہار کیا تھا۔ شعر میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ (نظیر)

۲۔ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر ”اہل حدیث“۔ مرزا قادیاں نے، جن کی موت کی پیش گوئی کی تھی جو غلط نکلے اور مولانا ثناء اللہ کا انتقال مرزا کی موت سے ریلوے صدی بعد ہوا۔ شعر میں اسی پیش گوئی کی طرف اشارہ ہے۔ (نظیر)

۳۔ مولوی محمد علی ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی میرزائیوں کی لاہوری جماعت کے امیر تھے۔ ان سے قادیاں کی چپقلش رہتی تھی۔ (نظیر)

۴۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد ممالک ترک و عرب پر اتحادیوں نے قبضہ کر لیا تھا اور بعض مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کی گئی تھی۔ شعر میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ (نظیر)



## دور جاہلیت کی یاد

✽ مولانا ظفر علی خاں ✽

ہمان قادیاں اس واسطے مجھ پر بگڑتے ہیں  
 کہ دور جاہلیت میں مرا دل ان پہ مائل تھا  
 زکوٰۃ حسن دینے میں ذرا وہ بخل کرتے تھے  
 مگر میں بے لیے ٹلتا نہ تھا ایسا ہی سائل تھا  
 پیہر زادگی ان کی مرے لیے آڑے تو آتی تھی  
 مگر میں اس نبوت کا نہ قائل ہوں نہ قائل تھا  
 میں رند لم یزل ہوں اس کی کچھ پروا نہ تھی مجھ کو  
 کہ ان کے اور میرے درمیاں اسلام حائل تھا

وہ ٹھکراتے رہے اپنے سر پا سے مجھے لیکن  
 مرا ہاتھ ان کی نور افروز گردن میں جمائل تھا  
 نگاہ رشک سے دیکھا مجھے ”الفضل“ نے برسوں  
 میں ان کے ابوئے خدار کے خنجر کا گمائل تھا  
 انہیں ہے قادیاں میں آج کل دعویٰ خدائی کا  
 بتوں کی اس خدائی کا میں پہلے ہی سے قائل تھا

(۱۳ جولائی ۱۹۲۰ء)



فروری ۱۹۳۳ء کی بات ہے؛ جب قادیانیوں نے اسلامیہ کالج لاہور کے طلباء کو مرتد کرنے کی مردود کوشش کی تو اکابر ملت نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے مسجد مبارک میں تقریریں کیں؛ جس پر حکومت نے حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحبؒ، حضرت مولانا لال حسین صاحب اخترؒ، حضرت مولانا عبدالحنان صاحب اور احمد یار خان صاحب سیکرٹری مجلس احرار الاسلام کو مفید و محبوس کر دیا۔ ایک دن مولانا ظفر علی خاں سے ایک قیدی نے شکایت کی کہ جیل والے اسے اتنے دانے دیتے ہیں کہ پیسے نہیں جاتے۔ حضرت مولانا نے اپنے رفقاء کو بلالیا اور سب حضرات نے ہاری ہاری چکی نہیں کر دہ باقی دانے ختم کر دیے۔ اس دوران میں مولانا اختر نے حضرت مولانا سے ارشاد کی درخواست کی، تو ارتجالاً حضرت مولانا کی زبان پر یہ شعر آ گئے، جو تاحال کسی کتاب میں شائع نہیں ہو سکے۔ حضرت مولانا اختر کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کرام ہیں۔ (مدیر)



غلام احمد بھلا کیا جان سکتا ہے کہ دیں کیا ہے

رموز علم الاسما چہ داند ذوق ابلیسی

ادھر توحید کی باتیں ادھر تثلیث کی گھاتیں

مری فطرت مجازی ہے سرشت اس کی ہے انگلیسی

یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمدؐ کی شفاعت پر

کہ آقا تیری خاطر میں نے چکی جیل میں پیسی

مقابل قادیانی ہو نہیں سکتے ہیں اختر کے

بڑے گا ایک ہی تھپڑ تو جھڑ جائے گی بتیسی

ہوا جب علم کا چرچا دیا فتویٰ یہ مرزا نے

ہمارا علم ہے دریا کہ نام اس کا ہے سائیس

ہے امرتسر سے مغرب کی طرف مینارۂ مرزا

یہ نکتہ حل کریں مرقد سے اٹھ کر آج ادنیٰ

۱۔ ”قادیان ضلع گورداسپور، پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ جنوب مغرب میں واقع ہے۔“

(تبلیغ رسالت، جلد ۹، صفحہ ۴۰)

۲۔ مشہور جغرافیہ دان۔





## نذر شہیدان ختم نبوت

”مارچ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران جب عشق رسولؐ سے معمور سینوں کو وقت کے یزیدیوں کی گولیوں نے چھلنی کر دیا تھا۔ لاہور، فیصل آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی اور ملتان کی سرزمین خواجہ بدر حسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پر کٹ مرنے والوں کے خون سے لالہ دارین مٹی تھی۔ اس وقت ملتان کے مایہ ناز ادیب اور شاعر جناب علامہ طاہر مرہوم نے ان شہیدوں کی بارگاہ میں یہ نذرانہ سلام پیش کیا تھا۔“



سلام ان پر جنہوں نے سنت سجاد زندہ کی

سلام ان پر جنہوں نے کربلا کی یاد زندہ کی

سلام ان پر کہ جو ختم نبوت کے تھے شیدائی

سلام ان پر کہ جن کی جرات زندانہ کام آئی

سلام ان پر جنہوں نے مشعلیں حق کی جلائی ہیں

سلام ان پر جنہوں نے گولیاں سینوں پہ کھائی ہیں

سلام ان پر جو جیتے تھے فقط اسلام کی خاطر

جناب خواجہ ہر دوسرا کے نام کی خاطر

سلام ان پر کہ جو ختم رسالت کے تھے پروانے

جو عاقل باخدا تھے اور حضور خواجہ دیوانے

سلام ان پر کہ جن کی غیرت ایمان تھی زندہ

سلام ان پر قیامت تک ہے جن کا نام پائندہ



## کمترین کا بیڑا غرق

✽ طالوت ✽

مشرقی پنجاب سے آنے کے بعد  
 قادیان کا کعبہ ٹیڑھا ہو گیا  
 مرزا صاحب کا ہے الہام ٹھیک  
 کمترین کا غرق بیڑا ہو گیا  
 مرکزیت دی ”ابو لولو“ نے چھوڑ  
 عشق بھی جی کا بکھیرا ہو گیا  
 ڈارون صاحب کی بندر بانٹ سے  
 کمترین کا غرق بیڑا ہو گیا  
 ان میں حرب و ضرب کی ہمت کہاں  
 ان کو کافی اک تھپڑا ہو گیا  
 وہ چپت آ کر پڑی رخسار پر  
 کمترین کا غرق بیڑا ہو گیا



## ترانہ قادیاں

✽ علامہ طالوتؒ ✽

سارے جہاں سے اچھی ہے قادیاں ہماری  
 ہم اس کے ہیں پچھیرے وہ مادیات ہماری  
 خنجر سے تیز تر ہیں ملاحیاں ہماری  
 جن سے بھری پڑی ہیں الماریاں ہماری  
 منکر ہیں قادیاں کے فروغ البغایا  
 ہے کاسہ سر ان کا اور لافھیاں ہماری  
 دیتے ہیں موشوں کو ہم مشی فی النوم  
 کس درجہ دلربا ہے یہ چیتاں ہماری  
 تثلیث کی امانت سینوں میں ہے ہمارے  
 ہے جس کے ذکر سے تر ہر دم زباں ہماری  
 اے گلستان لندن وہ دن ہیں یاد تجھ کو  
 جب تیرا باغ یاں تھا اور ڈالیاں ہماری

اے موج بیاس تو نے دیکھی ہیں مدتوں تک  
 پروں کے ہنگمے میں اٹکیلیاں ہماری  
 ”پیغام“ کے مجدد ”الفضل“ کے پیبر  
 وہ ان کی گالیاں ہیں یہ پھتیاں ہماری  
 ”چ چل“ سے جا کے پوچھو کیا اس میں مصلحت تھی  
 مغرب کی وادیوں میں گونجی ازاں ہماری  
 اے امت محمد! اپنے نصیب کو رو!!  
 الٹا ہے ٹاٹ تیرا چمکی دکاں ہماری  
 طالوت کا ترانہ بانگ درا ہے گویا  
 ہوتی ہے جاہ پیا پھر قادیاں ہماری

(منقول روزنامہ ”زمیندار“ لاہور۔ سہ ماہی ۲۰۲۲ء)

۱۔ ”پیغام“ — ۲۔ ”الفضل“ — قادیانی اخبار۔



## فتنہ ارتداد

✽ حضرت طاہرؒ مرحوم ✽

ہیں مٹانے والے ہم سب فتنہ اشرار کو  
اے خدا تو فتح دے اسلام کے احرار کو  
دشمنان ملک و ملت سے ہماری جنگ ہے  
تمام لو بہر خدا تبلیغ کی تلوار کو  
ہے نبوت کے لیے تہذیب شرط اولیں  
ہم نبی کیوں کر کہیں پھر شاتم ابرار کو  
قادیانی پائے آزادی میں تھے خار مغیل  
نوک سوزن سے نکالو بھائیو اس خار کو  
جب پلوں کی ہو ٹانگ وائے سر پر سوار  
کیوں نہ ہوں الہام اک بدست کو میخوار کو  
خط پنجاب میں بھیجا ہے اک افیونی نبی  
رب لندن سے شکایت ہے یہی اختیار کو



## توہین رسالت

✽ مظفروارثی ✽

اظہار میں باطن کی حقیقت نہیں ہوتی  
 مرزائی کا دل ہوتا ہے صورت نہیں ہوتی  
 پڑھتے ہیں محمدؐ کا زہاں سے کلمہ بھی  
 شرح کلمہ، ختم نبوت نہیں ہوتی  
 آمین کی رو سے وہ مسلمان نہیں ہیں  
 تاویل کی محتاج شریعت نہیں ہوتی  
 مرعوب کسی دعوے سے ہوتا نہیں قانون  
 انصاف کی آواز میں لکنت نہیں ہوتی  
 چپ رہتا مظفرؑ تو گنہگار ٹھہرتا  
 سچ کہنے سے توہین عدالت نہیں ہوتی



## دربار رسالت

✽ آغاشورش کاشمیری ✽

ایک ایوان فلک بوس کے دربانوں میں  
 میں بھی ہوں ختم نبوت کے نگہبانوں میں  
 اس کی رحمت کے خزانوں میں نہیں کوئی کمی  
 اس کے میخوار بھی ساقی ہیں خمستانوں میں  
 مالداروں میں نہیں اس سے ارادت باقی  
 اس کا چچا ہے غریبوں کے سیہ خانوں میں  
 میں ہوں سرکارِ دو عالم کے غلاموں کا غلام  
 میری گردن کہیں جھکتی ہے جہانباںوں میں؟  
 شاتم سید کونین کا خون جائز ہے  
 آج تک بھی یہی جذبہ ہے مسلمانوں میں



دوستو آؤ محمدؐ پہ پنجاور کر دیں  
 تار جتنے بھی بٹایا ہیں گریبانوں میں  
 پادشہ مجھ سے قصیدوں کی توقع نہ کریں  
 میں ہوں دربار رسالتؐ کے ثنا خوانوں میں



## بشارت

✽ شورش کاشمیری ✽

پہنچوں گا بارگاہ رسالت ماب میں  
 شورش ملی ہے مجھ کو بشارت یہ خواب میں  
 قید فرنگ میں وہ زمانہ گزر گیا  
 جانا تھا سر کے بل مجھے ورنہ شباب میں  
 جب بھی کسی نے سیرت اقدس کی بات کی  
 کیا کیا نہیں ملا ہے سوال و جواب میں  
 اس سر کو ان کے در پہ کٹا کر رہوں گا میں  
 یہ آرزو ہے اس دل پر اضطراب میں  
 اٹھوں گا عاشقان محمدؐ کے ہرکاب  
 لکھا گیا ہے میری شفاعت کے باب میں

تھے جس سے مستنیر صحابہؓ کے روز و شب  
 وہ لازوال نور کہاں آفتاب میں  
 کیا دور ہے کہ ختم نبوت کے راہزن  
 بیٹھے ہیں چھپ چھپا کے سیاسی نقاب میں  
 ربوہ مٹے گا قہر الہی سے بالضرور  
 تاخیر ہو رہی ہے خدا کے عذاب میں



## مدینہ کی عظمت

### قادیاں کی موت

✽ شورش کاشمیری ✽

اسی رعایتِ نسب سے نیک نام ہوں میں  
 حضور سرور کونین کا غلام ہوں میں  
 شمشہوں سے مجھے کوئی واسطہ ہی نہیں  
 بہ فیضِ خواجہ گیہاں بلند ہام ہوں میں  
 مروں گا ختمِ نبوت کی پاسبانی میں  
 جہادِ عشقِ رسالت میں تیزگام ہوں میں  
 میں اپنے پاؤں تلے قادیاں کو روندوں گا  
 بہ عشقِ دینِ نبی تیغِ بے نیام ہوں میں

نوال امت ربوہ قریب ۲ پہنچا  
 میلہ سے صحابہ کا انتقام ہوں میں  
 پکارتا ہوں بخاریؒ کی رہگزاروں سے  
 کلام شاعر مشرق کی دھوم دھام ہوں میں  
 ظفر علی کے قلم کا جلال ہے مجھ میں  
 زباں کے حسن میں تلمیذ بوالکلام ہوں میں  
 کھڑا ہوں مر علی شاہؒ کے آستانہ پر  
 انہی کے در کی بدولت تو بامقام ہوں میں  
 مرے حریف مجھے گالیاں ضرور بکیں  
 غلام میرا مم ہوں تو نیک نام ہوں میں  
 کہاں ہیں ملت بیضا کی نوجواں نسلیں  
 قلم کے زور پہ اقبال کا پیام ہوں میں  
 مری گرفت سے ربوہ پہ کچپی طاری  
 خدا کا شکر ہے مقبول خاص و عام ہوں میں



## شہیدان ختم نبوتؐ

✽ آغا شورش کاشمیری ✽

خاک لاہور کی توقیر بڑھانے والے  
 گولیاں تانے ہوئے سینوں پہ کھانے والے  
 جبر کا نام زمانہ سے مٹانے والے  
 مبر ایوبؑ کی تصویر دکھانے والے  
 گردنیں عشق پیبرؑ میں کٹانے والے  
 دجیاں لشکر باطل کی اڑانے والے  
 دغدغہ طارقؑ و بوڑھ کا دکھانے والے  
 طنطنہ دین فروشوں کا مٹانے والے  
 پرچم سیدؑ کونین اڑانے والے  
 قرن اول کی روایات دکھانے والے

آگ طاغوت پرستوں میں لگانے والے  
 ہیبت لشکر اسلام بٹھانے والے  
 معجزہ قوت بازو کا دکھانے والے  
 نقشہ حیدر کرار جمانے والے  
 سر بکف عرصہ پیکار میں آنے والے  
 جان تک ختم نبوت پہ لٹانے والے  
 قتل گاہوں میں شہیدوں کا لہو بول اٹھا  
 سر کٹاتے ہیں محمدؐ کے گھرانے والے  
 باخدا ان کے مقامات سے واقف ہی نہیں  
 خانقاہوں میں مریدوں کو نچانے والے  
 پرچم دعوت و ارشاد لیے پھرتے ہیں  
 چادریں زینبؓ و صفیہؓ کی چرانے والے  
 بچ نہیں سکتے کبھی قہر خدا سے شورش  
 خون احرار سفینوں میں لٹانے والے



## سلام

✽ آغا شورش کاشمیری ✽

وہ ایک پرچم رہے سلامت اس اک لوا کو سلام پہنچے  
 حرم کی عزت پہ کٹنے والوں کے نقش پا کو سلام پہنچے  
 عروس لالہ بہار پر ہے، بہار کو تہنیت کا ہدیہ  
 چمن چمن پر درود لازم، صبا صبا کو سلام پہنچے  
 یزیدیوں کو ستم مبارک، حسینیوں کی وفا کے قرباں  
 فقیر گوشہ نشین کا خاک کر بلا کو سلام پہنچے  
 نفس نفس برکتوں کے مخزن، قدم قدم رحمتوں کے چشمے  
 ہر ایک حلقہ بگوش سردار انبیا کو سلام پہنچے  
 زمین لاہور جن کے خوں سے بہشت کو ماند کر چکی ہے  
 تمام خونیں کفن شہیدان باصفا کو سلام پہنچے



کچھ اس ادا سے لڑے مجاہد، خدا کی رحمت کو پیار آیا  
 بلاٹ و بوڑ کے ہم نشینان باوفا کو سلام پہنچے  
 جو تیغ کی دھار چومتے ہیں، جو کوئے قاتل میں گھومتے ہیں،  
 نثار جس پر قضا کے تیور، اس اک ادا کو سلام پہنچے  
 چلے چلو دوستو! کبھی تو زمانہ کرٹ ضرور لے گا  
 نختہ پا رہروؤں کا ہر ایک بے نوا کو سلام پہنچے  
 وہ ایک کشتی جو قعر دریا میں ڈوبتی تھی، پکار اٹھی،  
 بلاکشان فریب ساحل کا ناخدا کو سلام پہنچے  
 سلگ رہے ہیں گلاب و لالہ خطیب اعظم کے زمزموں سے  
 ہمارا اس بادقار و بے باک رہنما کو سلام پہنچے  
 جہاں بظاہر ہیں استراحت میں پادشاہ ہے جہاں پناہ ہے،  
 اسی فضا میں درود گونجے، اسی فضا کو سلام پہنچے

۱۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ



## ضرورت ہے

✽ شورش کاشمیری ✽

ضرورت ہے، سیاسی نوجوانوں کی ضرورت ہے  
مجھے اس مملکت کے پاسبانوں کی ضرورت ہے

لرز جائے زمین قادیاں جن کے تہور سے

اب ایسے انقلاب آور نشانوں کی ضرورت ہے

وضاحت کر نہیں سکتا، مگر آواز دیتا ہوں

کہ اس کرب و بلا میں سخت جانوں کی ضرورت ہے

کہاں ہیں سید الکونین کی امت کے دیوانے؟

کہ ناموس نبی کے پاسبانوں کی ضرورت ہے

اٹھ آئے تھے جو تاریخ میں کشور کشا ہو کر

یہاں اسلام کو ان تیغ رانوں کی ضرورت ہے

عزیزو شاعر مشرق کا لہجہ ڈھونڈ کر لاؤ

سواد ایشیا کو خوش بیانوں کی ضرورت ہے

غلام احمد کی امت خوان استعمار تک پہنچی

اب اس کے بعد اس کو بد زبانوں کی ضرورت ہے

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی



## ربوہ

✽ شورش کاشمیری ✽

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا  
 ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا  
 سنتا ہوں قادیاں کا جنازہ نکل گیا  
 اس کا وجود پاؤں کی ٹھوکر پہ لائے جا  
 محرابیوں کی پود ہے منقاد زیر پر  
 یہ آ لگے ہیں گور کنارے دبائے جا  
 اپنے خدا سے مانگ محمدؐ سے انتساب  
 ان کے حضورؐ عشق کے دھپک جلائے جا  
 آئے گی موت واقعہؔ ایک دن ضرور  
 پھر موت کیا ہے کچھ نہیں غیرت دکھائے جا

ناموس مصطفیٰ کا تقاضا ہے ان دنوں  
 مرد و وفا کے نام پہ گردن کٹائے جا  
 اسلام سے دغا کا نتیجہ ہے خودکشی  
 اس پرفریب دور کے چھکے چھڑائے جا  
 مت ڈر کسی میلہ کذاب سے کبھی  
 ہر ایک دوں نہاد کو راہ سے ہٹائے جا  
 حکام کج نہاد کا اب خوف بچ ہے  
 خوف خدائے پاک دلوں پر بٹھائے جا  
 مرزائیوں سے قطع تعلق ہے ناگزیر  
 ان کے ہر ایک راز کا پردہ اٹھائے جا  
 شورش قلم کی خارہ شکافی کے زور پر  
 نسل نوی کو خواب گراں سے جگائے جا



## فردوس میں اقبالؒ سے ملاقات

✽ شورش کاشمیری ✽

حکیم شرق کو میں نے اترسوں خواب میں دیکھا  
 محمدؐ مصطفیٰؐ کی بارگاہِ قدس میں پایا  
 کہاں میں اور کہاں وہ عرش سے نزدیک تر گوشہ  
 ملائکہ نے مجھے اقبال کی محفل میں پہنچایا  
 کہا میں نے کہ میں ہوں آپ کے لاہور کا شہری  
 مرے افکار پر ہے آپ کے افکار کا سایا  
 قلم ہو یا زباں کہتا ہوں وہ جو آپ نے لکھا  
 مری باتیں سنیں تو شاعر مشرق نے فرمایا  
 تمہارے ہاں ابھی تک سارق ختم نبوتؐ ہیں  
 سمجھ میں کیا تمہاری دین پیغمبرؐ نہیں آیا؟

مرے افکار کو دانشوروں نے روند ڈالا ہے  
 سوانح کیا لکھے میرے ستم توڑا ستم ڈھایا  
 انہیں معلوم کیا؟ اسلام پر بیتی تو کیا بیتی؟  
 مسلمانوں کے وارث ہو گئے یاران بے مایا  
 کتابیں نام سے میرے مگر افکار یورپ کے  
 سیاسی ملاحوں نے نوجواں نسلوں کو بہکایا  
 پیمبرؐ کے دفا بازوں کو ایسی پٹخنی دے دو  
 کہ ان کی ڈار کا ہر فرد ہے شیطان کا جایا



## عزم بالجزم

✱ شورش کاشمیری ✱

کردن طاغوت و باطل کو جھکایا جائے گا  
 خواجہ کونین کا ڈنکا بجایا جائے گا  
 ہم کسی فرعون کی طاقت سے ڈر سکتے نہیں  
 تاج یگنی کا حریفوں کو نہچایا جائے گا  
 کر رہے ہیں اہل ربوہ سازشوں پہ سازشیں  
 اب انہیں اسلام کے در پر جھکایا جائے گا  
 قرن اول کی روایت کا پھریرا تھام کر  
 ارض پاکستان کو جنت بنایا جائے گا  
 ہم کسی بھی دشمن اسلام کے ساتھی نہیں  
 ہم جو کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھایا جائے گا



رنگ لائے گا یقیناً شیوہ صبر و رضا  
 جبر و استبداد کا مینار ڈھایا جائے گا  
 سید لولاکؑ پر قربان ہونے کے لیے  
 منبر و محراب کو بھی آزمایا جائے گا  
 خون دل سے میں نے لکھی ہے یہ نظم دکشا  
 یہ ترانہ دار کے تختہ پہ گایا جائے گا  
 اس وطن میں نشاۃ اسلام کی تحریک کو  
 اب بہر عنوان اے شورش اٹھایا جائے گا



## اعلان عام

قادیاں کے زلہ خواروں کو نچایا جائے گا  
 غیرت اسلام کا ڈنکا بجایا جائے گا  
 صورت حالات کے دیرانہ آباد میں  
 دبدبہ فاروق اعظم کا بٹھایا جائے گا  
 کٹ مروں گا خواجہ کونین کے ناموس پر  
 سر کوئی شے ہی نہیں، یہ بھی کٹایا جائے گا  
 جانتا ہوں اہل ربوہ کے سیاسی بیچ و خم  
 کافران دین قیام کو جھکایا جائے گا  
 گونجتا ہے نعرۂ تکبیر ہر میدان میں  
 ایشیا میں اس کی ہیبت کو بٹھایا جائے گا  
 مسند میر امم کے وارثوں کو بے خطر  
 کھینچ کر اسلام کی چوکھٹ پہ لایا جائے گا

عرصہ کونینؑ میں لختِ دل زہراؑ کا نام  
 استقامت کے حریفوں کو سنایا جائے گا  
 دار کے تختہ پہ کھنچوا دو کہ میں ڈرتا نہیں  
 جھنگ کے پہلو سے ربوہ کو اٹھایا جائے گا  
 قادیانی ارضِ پاکستان میں یا للعجب؟  
 راز کیا ہے ایک دنیا کو بتایا جائے گا  
 سرزمینِ پاک میں سرمایہ داری کا وجود  
 اب مٹانا ہی پڑا ہے تو مٹایا جائے گا  
 ناصر احمد چیز کیا ہے کلچری سنجی کا جوش  
 ارتداد اس کا زمانہ کو دکھایا جائے گا



## قادیانی بیٹی کا خط

✽ شورش کاشمیری ✽

”تعر خلافت ربوہ سے راقم کے نام ایک خط آیا ہے۔ نو۔ سندھ نے آخر میں ایک لڑکی لکھا ہے۔ خط کیا ہے، مرقع دشنام ہے۔ راقم کے نزدیک ہر لڑکی کافر ہو یا مسلمان بیٹی ہوتی ہے۔ لقمہ ذیل اس بیٹی کے جواب میں ہے۔“



ایک بیٹی کی زبان کلک اور دشنام؟ کیا  
تیرا خط ہے قادیاں کا پارۂ الہام کیا  
لامحالہ تو غلام احمد کی پیروکار ہے  
یہ بھی دیکھا ہے، ہوا اس شخص کا انجام کیا  
گالیاں اسلام کے بیٹوں کو دینا واشکاف  
ناصر احمد کا ترے نوک زباں ہے نام کیا

مہدی موعود انگریزوں کا زلہ خوار تھا  
 کیا اسے معلوم تھا مصحف ہے کیا اسلام کیا  
 عورتوں سے بکشا بجٹی شیوہ مرداں نہیں  
 لڑکیاں کیا چیز ہیں ان کی نوائے خام کیا  
 اے کنیز ناصر احمد کیا تجھے معلوم ہے  
 رنگ لائے گی کسی دن گردش ایام کیا  
 بے حجابانہ قلم لے کر نکل آئی ہے تو  
 گھر کے آئین میں تجھے ملتا نہیں آرام کیا  
 ماسوائے خواجہ بطحاء کوئی آقا نہیں  
 کوئی ظلی ہو بروزی ہو کسی سے کام کیا  
 گوہر شب تاب ہیں مرد وفا کے پھول ہیں  
 لڑکیاں ہر قوم کی صدق و صفا کے پھول ہیں



## دلیل ایمان

✽ شورش کاشمیری ✽

یہی عشقِ کامل یہی راز دیں ہے  
 محمدؐ نہیں ہیں تو کچھ بھی نہیں ہے  
 وہ خورشیدِ تاباں وہ مہرِ مہیں ہے  
 ملائک کا محور، حرم کی زمیں ہے  
 وہ میرِ اممؑ ہیں ازل سے ابد تک  
 وہ امی لقبِ خاتمِ المرسلینؐ ہے  
 جہاں انؑ کے نقشِ قدم پڑ چکے ہیں  
 وہ ارضِ مقدس بہشتِ بریں ہے  
 رسالتؑ کے فیضان سے اس نگر کا  
 ہر اک ذرہٗ خاک درِ ثمنیں ہے

مجھے بخشوائیں گے معشر میں آقاؐ

گناہگار ہوں مجھ کو اس پہ یقین ہے

اسی آستان سے ارادت ہے مجھ کو

یہی در ہے جس پہ جبیں بھی جبیں ہے

لگائی ہے لو میں نے آلِ نبیؐ سے

مرے عشق کا ہر تصور حسین ہے

کرم کیجئے اس پہ اے میرِ بطحاؐ

کہ شورش بہت عاجز و کمتریں ہے



## برسبیل ارتجال

✽ آغا شورش کاشمیری ✽

سوچتے ہیں میرے اس مصرعے پہ اکثر ہم نشیں  
 بزدلوں کی دوستی سے فائدہ کوئی نہیں  
 جس کا سینہ ہو رسالت کی ضیا سے مستنہو  
 غیر کی چوکھٹ پہ جھک سکتی نہیں اس کی جبیں  
 زلزلے کی شکل میں آئے گا قہر ذوالجلال  
 قادیاں غرقاب ہوگا ہے یہی میرا یقین  
 سرزمین پاک میں ختم نبوت سے مذاق  
 ایک ہلچل ہے ملائک میں سر عرش بریں  
 امت ختم الرسل میں ایک رہزن کا ظہور  
 کانپتا ہے چرخ مینائی لرزتی ہے زمیں



ملتفت رہتے ہیں اس پر بندگان اختیار  
 خاک ربوہ سے رعایت؟ اے اللہ العالمیں  
 قادیاں کی سرزمین خاک مدینہ کی حریف  
 اہل ربوہ امت میرا امم کے نکتہ چیں  
 ٹاپتے پھرتے ہیں یاران سریل ان دنوں  
 ان میں لیکن ایک بھی اسلام کا محرم نہیں  
 کیا پتے کی بات کی ہے شاعر اسلام نے  
 ”بے ید بیضا ہے پیران حرم کی آستیں“  
 تین صدیوں سے اسی فن میں اتارو ہو گئے  
 کاسہ لیسے تو نہیں تھا ہم مسلمانوں کا دیں  
 ناصر احمد چیز کیا ہے؟ اک گدائے لم یزل  
 مجھ کو اے شورش ڈرا سکتا نہیں کوئی لعیں



## نسل نو سے خطاب

✽ شورش کاشمیری ✽

محمدؐ کا پرچم اڑائے چلا جا  
 رسالت کا ڈنکا بجائے چلا جا  
 اگر اپنی بخشش کی خواہش ہے شورش  
 جبیں انؑ کے در پہ جھکائے چلا جا  
 تیرے پاس اس کے سوا اور کیا ہے  
 پیام محمدؐ سنائے چلا جا  
 ترا آخرت میں وثیقہ یہی ہے  
 خدا کے لیے سر کٹائے چلا جا  
 خدا کے لیے سر کٹانے کا مطلب؟  
 نبیؐ کا پھریرا اڑائے چلا جا

فدایان شاہ دو عالم کی راہ میں  
 عقیدت کے موتی لٹائے چلا جا  
 رسالت کی چوکھٹ پہ شاہ امم کو  
 پکارے چلا جا بلائے چلا جا  
 فقط درجہ ہے قادیانی نبوت  
 یہ حرف غلط ہے مٹائے چلا جا  
 جو سیاس ہیں تیرے مد مقابل  
 نقاب ان کے رخ سے اٹھائے چلا جا



## \_\_\_\_\_ میں کسی اوقاف کا ملا نہیں

✽ شورش کاشمیری ✽

میرا سر ہرگز کبھی شورش کہیں جھلکا نہیں  
 شکر ایزد! میں کسی اوقاف کا ملا نہیں  
 ابتدا سے خواجہ کون و مکاں کا ہوں غلام  
 میں کسی حاکم کے آگے ہاتھ پھیلاتا نہیں  
 ہوں دستان کلیم ایشیا کا خوشہ چمن  
 میری تحریریں ہیں شاہد میں غلط لکھتا نہیں  
 میں نے دیکھے ہیں سیاسی رہنماؤں کے جنود  
 دوستانہ ان سے رکھتا ہوں مرید ان کا نہیں  
 دین کیا ہے؟ گنبد خضریٰ سے لیتا ہوں سبق  
 اس بلندی کے سوا میرا کوئی طغرا نہیں

کون آتا ہے یہاں اور کون جاتا ہے یہاں  
 میں نے اس تاریک پہلو پر کبھی سوچا نہیں  
 ڈوم ڈھاری داعظوں کے روپ میں منبر نشیں  
 ایک بھی اس ڈار میں اسلام کا شیدا نہیں  
 قادیاں کے مغلیٰ مرحوم دہلی کے کلال  
 ان بتوں میں کون؟ اس بازار کا پتا نہیں  
 فیصلہ دو ٹوک ہے شورش محمدؐ کی قسم  
 میرا موقف ہے شہادت اب مجھے جینا نہیں



## اعلان حق

✽ شورش کاشمیری ✽

قادیانی ملک پر قبضہ جا سکتے نہیں  
 خواجہ گیہاں کی امت کو جھکا سکتے نہیں  
 میرزائی سامراجی طاقتوں کے زور پر  
 ہم مسلمانوں کی غیرت کو مٹا سکتے نہیں  
 یادگار ابن مہلبم ہے غلام احمد کی پود  
 ہم کسی عنوان، اسے خاطر میں لا سکتے نہیں  
 ان کا مسلک ریزہ چینی خوان استعمار کی  
 قادیانی اس روش سے باز آ سکتے نہیں  
 ہارڈنگ تھا قافیہ محمود احمد تھا ردیف  
 راز ایسا ہے کہ ہم پردہ اٹھا سکتے نہیں

جو مسلمان کھائے گا شیراز ہوٹل میں طعام  
 ہم اسے قہر الہی سے بچا سکتے نہیں  
 قادیانی لونچروں کو اس چمن کے باغباں  
 ملت بیضا کی محفل میں بٹھا سکتے نہیں  
 اہل ربوہ کے خلیفہ کی دیسہ کاریاں  
 سرور کونین کے پیرو بھلا سکتے نہیں  
 مفلسان دین قیم کاسہ لیمان فرنگ  
 خواجہ کون و مکاں کو منہ دکھا سکتے نہیں



## میرزا ناصر احمد

\_\_\_\_\_ کنکوے باز

✽ شورش کاشمیری ✽

اپنے دادا کی نبوت کو تماشا کر دیا  
 ناصر احمد نے مرے صوبہ کو رسوا کر دیا  
 ملت بیضا کے فرزندوں پہ غنڈے چھوڑ کر  
 اس غلط فہمی میں تھا شاید کہ پہپا کر دیا  
 اور کیا لکھوں عزیزان گرامی منزلت؟  
 ایک ہنگامہ سیاہ کاروں نے بہا کر دیا  
 قادیانی کیا ہیں؟ اسرائیل کے لخت جگر  
 ان کے بل ہم نے نکالے اور نہتا کر دیا



امت کافر کے ایڈووکیٹ اعجاز حسین  
 صورت حالات نے طرفہ تماشا کر دیا  
 اس وطن میں دین کے باغی ٹھہر سکتے نہیں  
 ہم نے اس مقصد کو ہر مقصد پہ اوٹی کر دیا  
 اب چٹختی ہیں بہشتی مقبرے کی ہڈیاں  
 اہل ربوہ کو بہر عنوان ننگا کر دیا  
 خواجہ کونین کی غیرت کا پرچم گاڑ کر  
 دیدہ و دل کو ثار راہ بٹھا کر دیا  
 صحبت اقبال کے فیضان نے شورش مجھے  
 شہر یار یثرب و بٹھا کا شیدا کر دیا



## ایک لاکھ روپے

✽ شورش کاشمیری ✽

ہر ایک کام ققیان کج کلاہ نے کیا  
 پاس خاطر سرکار اس د آں کے لیے  
 عظیم جنگ میں برطانیہ کی بھینٹ دیے  
 وطن کے لخت جگر تیغ خوں نشاں کے لیے  
 لٹائے اپنی عقیدت کے سجدہ ہائے نیاز  
 ہر ایک دور میں برطانوی نشاں کے لیے  
 ہمیشہ خوف خدا سے کیا گریز و درار  
 بتائی عمر رواں، عیش جاوداں کے لیے  
 ہر ایک فاسق و فاجر کا احترام کیا  
 ہر طریق زر و مال کی دکان کے لیے

مگر وطن کے امیرو! سوال کرتا ہوں  
 دیا ہے مال کبھی شاہ دو جہاں کے لیے  
 تمہارے باب میں الفاظ ہیں درشت مرے  
 کہاں سے لاؤں کمال سخن بیاں کے لیے  
 مجھے ہے خواجہ گیہاں سے بے پناہ رغبت  
 انہی کا درد ہے شورش مری زباں کے لیے  
 مرے قلم سے ہے بھونچال ارض ربوہ میں  
 حکیم شرق قیامت تھے قادیاں کے لیے  
 میں ایک لاکھ روپے مانگتا ہوں اے شورش  
 ہر ایک پیرو جواں سے اس امتحاں کے لیے



میں!

✽ شورش کاشمیری ✽

غریب شہر ہوں لیکن بلند بام ہوں میں  
 حضور سرور کونین کا غلام ہوں میں  
 کسی حریف سے دنیا مرا شعار نہیں  
 پاس جادہ و منزل نجمتہ گام ہوں میں  
 مرا سلام نئی پود کے جوانوں کو  
 حکیم شرق کا ان کے لیے پیام ہوں میں  
 دل و دماغ کو بطحا نے کر دیا مضبوط  
 محاذ جنگ پہ شمشیر بے نیام ہوں میں  
 مرے رفیق مری لغزشیں معاف کریں  
 شریک حلقہ زندان تیز گام ہوں میں

میں ایک روز مدینے ضرور جاؤں گا  
 بہ فیض سید کونین خوش مقام ہوں میں  
 کسی ذلیل قلمکار سے تعلق کیا  
 خدا کا شکر ہے تلمیذ بوالکلام ہوں میں  
 تمام عمر سلاسل سے واسطہ رکھا  
 یہی سبب ہے کہ محبوب خاص و عام ہوں میں  
 شمشہوں سے تعلق نہیں مجھے شورش  
 خدا کا لطف و کرم ہے کہ نیک نام ہوں میں



## طلوع آفتاب

✽ شورش کاشمیری ✽

ہو گیا توحید کے بیٹوں کا بیڑا پار دیکھ  
 خواجہ کونین کا فیضانِ رحمت بار دیکھ  
 عشق پیغمبر کی دولت محو ہو سکتی نہیں  
 رنگ لایا جذبہ قربانی و ایثار دیکھ  
 غیرت دین براہیمی کا پرچم گڑ گیا  
 نوجواں خواب گراں سے ہو گئے بیدار دیکھ  
 ان کی نظروں میں کہاں چٹا تھا شاہوں کا جلال  
 سید الکونین کے عشاق کا دربار دیکھ  
 بکدے گرنے لگے اسلام کی یلغار سے  
 کانپ اٹھے نعرۂ تکبیر سے کفار دیکھ

جب تخیل کا احاطہ کر گئی نعتِ نیا  
 خامہ عنبر شامہ ہو گیا تلوار دیکھ  
 واقعات ماضی مرحوم کے پیش نظر  
 وقت کے اس موڑ پر حالات کی رفتار دیکھ  
 جھک نہیں سکتا رسالت کے حدی خوانوں کا سر  
 رک نہیں سکتی کبھی اسلام کی یلغار دیکھ  
 قوم کے مخلص نمائندوں نے شورش حل کیا  
 جو قضیہ تھا کبھی دشوار سے دشوار دیکھ



## عجمی اسرائیل

✽ شورش کاشمیری ✽

کرۂ ارضی کی ہر عنوان سے تذلیل ہے  
 قادیان! مابین ہند و پاک اسرائیل ہے  
 میرا یہ لکھنا کہ ربوہ کی خلافت ہے فراڈ  
 خواجہ کونین کے ارشاد کی تعمیل ہے  
 دم بریدہ ہفتگی، یک چشم گل اس کا مدیر  
 مصلح موعود کے الہام کی تکمیل ہے  
 الہیہ مرزا غلام احمد کی ام المومنین  
 ہے کہاں قر خدا؟ قر خدا میں ڈھیل ہے  
 کیا تماشا پیبر بن گیا عرضی نویس  
 گفتنی اجمال ہے ناگفتنی تفصیل ہے



کاسہ لیبی کا حصار،' منجری کا زہر ناب  
 ان سیاسی مغبھوں کے خون میں تحلیل ہے  
 قادیان والو قیامت ہوں تمہارے واسطے  
 میرے رشحات قلم میں صور اسرائیل ہے  
 اپنی تحریر میں اسلام کے عنوان سے  
 شاعر مشرق نے جو لکھا ہے،' سنگ میل ہے  
 میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے،' قادیان کے باب میں  
 پارۃ الہام ہے،' آوازۃ جبرائیل ہے



## شہداء ختم نبوت کے نام

✽ ساغر صدیقی مرحوم ✽

جو شہادت کا جام پیتے ہیں!  
 سچ ہے مرتے نہیں وہ جیتے ہیں  
 ان کو غلام سلام کرتے ہیں  
 خلد میں وہ قیام کرتے ہیں  
 ان سے تاریخ کے ورق روشن  
 عہد اسلاف کے سبق روشن  
 ان کی تعظیم آسمانوں پر  
 ان کا احسان دو جہانوں پر  
 بحر تقدیس کا صدف کہئے  
 یاد میں ان کی گل فشاں رہئے

ملک و ملت کے وہ حبیب ہوئے  
 حوض تنیم کے قریب ہوئے  
 لب یزداں پہ نام ہے ان کا  
 کملی والا امام ہے ان کا  
 وہ ستاروں میں رقص کرتے ہیں  
 ماہ پاروں میں رقص کرتے ہیں  
 عظمت کائنات ہوتے ہیں  
 پاسبان حیات ہوتے ہیں



## ملتان پوچھتا ہے

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ملتان میں حکومت کے وحشی درندوں نے گولیاں  
چلا کر چھ محافظین ختم نبوت کو شہید کر دیا تھا۔ یہ نظم ساغر صدیقی مرحوم کا ان  
شہداء کو خراج تحسین ہے۔



ملتان کے شہیدو! ملتان کے ستارو!

ملتان تم پہ نازاں

ملتان تم پہ قربان

ملتان کی حیاتم

مسرور ہو گئی ہیں ملتان کی فضا میں

پر نور ہو گئی ہیں ملتان کی فضا میں

ملتان مسکرایا

ملتان جھمکایا

ملتان جھومتا ہے!

ملتان چومتا ہے!

نقش قدم تمہارے ملتان کے دلارو!

ملتان کے شہیدو!

ملتان کی بہاریں

خاموش رہ گزاریں

تم کو بھلائیں کیسے!

دل کو منائیں کیسے!

ملتان کی نشانی!

ملتان لٹ گیا ہے، ملتان کے نظارو!

ملتان کے شہیدو، ملتان کے ستارو!

ملتان کی نظر سے

ملتان کے جگر سے

صدیوں لہو پیے گا

تازہ یہ غم رہے گا

ملتان ہنس رہا ہے، ملتان رو رہا ہے

پھولوں میں جیسے کوئی کانٹے چھو رہا ہے

ملتان کی دعائیں

ملتان کی صدائیں

کہتی ہیں یہ فسانہ

سن لے جسے زمانہ

ٹوٹے گا دست ظالم، ملتان کے سہارو

ملتان کے شہیدو، ملتان کے ستارو

ملتان کی تمنا

ملتان کا تقاضا

انصاف شہریارو

ملتان کے ستارو

بیٹے کہاں ہیں میرے، ملتان پوچھتا ہے

کیوں چھا گئے اندھیرے، ملتان پوچھتا ہے

ملتان کو بتاؤ!

ملتان کو بتاؤ!

انسانیت کے نغمے، انسان کے لبوں پر

سو سو سلام تم پر

دوزخ حرام تم پر

تم نے اٹھالیا ہے

تم نے بچالیا ہے

بطحا کا سبز پرچم، ملتان کے نگارو!

ملتان کے شہیدو، ملتان کے شعارو!



## بیاد شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء

✽ سیف الدین سیف ✽

جو آئے تھے ختم نبوت میں کام  
 کو ان شہیدوں پہ لاکھوں سلام  
 بھلایا نہیں وہ فسانہ ابھی  
 ہمیں یاد ہے وہ زمانہ ابھی  
 موذن کو مجرم بنایا گیا  
 نمازی کربے میں لایا گیا  
 نبوت کے اقرار پر گولیاں  
 مساجد کی دیوار پر گولیاں  
 محمدؐ تیرے نام پر گولیاں



صداقت کے پرچم جلائے گئے  
 شہیدوں کے لاشے چرائے گئے  
 جوانوں کے حلقوم تلوار پر  
 کئی لوگ کھینچے گئے دار پر  
 جنہیں ہیر ختم رسالت سے تھا  
 جنہیں اک تعلق بطالت سے تھا  
 ظالم وہ صیاد پھر آ گئے  
 قاتل وہ جلاذ پھر آ گئے



## بجاگفت

✽ سید امینؒ یلانی ✽

ختم رسل کے بعد پیبرؑ غلط غلط  
 نازل ہو اب کتاب کسی پرؑ غلط غلط  
 ہے باعث نجات فقط مصطفیٰؐ کی ذات  
 ہو اور کوئی شافع محشرؑ غلط غلط  
 نشہ یہ معرفت کا کہیں سے نہ مل سکا  
 تجھ سا ہو کوئی ساقی کوثرؑ غلط غلط  
 ہاں ہاں ہزار بار پیا ہوں قیامتیں  
 اٹھے گا تیرے در سے مرا سرؑ غلط غلط  
 میں اور عدوئے دیں کی سنوں پھر بھی چپ رہوں  
 گردن بھی ہوؑ اگر تہہ خنجرؑ غلط غلط  
 ہاں ہر قدم پر خوف خدا بجا بجا  
 غیر از خدا کسی کا کوئی ڈرؑ غلط غلط



## قادیانی فتنہ

قادیانی فتنہ اٹھا ہے مسلمانو! اٹھو  
 حرمت دین محمد کے نگہبانو! اٹھو  
 مٹ رہا ہے دین وحدت اور ہم دیکھا کریں  
 آگیا ہے ”روسایہ“ تخت نبوت کے قریب  
 چھارے ہیں ظلمتیں شمع رسالت کے قریب  
 فتنہ دجال کی قربت کا پیغام آگیا  
 فتنہ یہ اٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کے لیے  
 یہ بلا آئی ہے تم سب کو جگانے کے لیے  
 تم ہو ناموس محمدؐ کے نگہبان یاد ہے  
 خواب سے بے دار ہو روح الامیں کا واسطہ  
 پستیوں کو چھوڑ دو دین میں کا واسطہ  
 خواب سے بے دار ہو اللہ دیوالو! اٹھو  
 شعلہ سامانی دکھاؤ، شعلہ سامان! اٹھو  
 آؤ پھر پہلا سا جوش زندگی پیدا کریں  
 کفر صرف آرا ہوا ہے نور وحدت کے قریب  
 خیمہ زن ہیں بگلیاں بارانِ رحمت کے قریب  
 لو خبر اسلام کی، نرنے میں اسلام آگیا  
 مشعل نور محمدؐ کو بجھانے کے لیے  
 غیرت دینی تمہاری آزمانے کے لیے  
 تم مسلمان ہو، مسلمان ہو، مسلمان یاد ہے  
 محمدؐ ہو، رحمتہ للعالمین کا واسطہ!  
 رفتوں کو ڈھونڈ لو، عرش بریں کا واسطہ

فتنے جتنے اٹھ رہے ہیں، سب فنا ہو جائیں گے

تم جو چو کو کے حوادث خود فنا ہو جائیں گے



ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

جسم میں جب تک جاں رہے یہ تیرا ایمان رہے

سدا رہے یہ تجھ کو یاد ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت ہے ایمان ختم نبوت دین کی جان

یہ اسلام کی ہے بنیاد ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

اس سے کرے گا جو انکار وہ اسلام کا ہے غدار

دین ہوا اس کا برباد ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

بات یہ ہے بالکل ظاہر کہیں گے ہم اس کو کافر

جو بھی کرے منسوخ جہاد ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

یہی ہے مومن کی پہچان کرتا ہے حق کا اعلان

سہ لیتا ہے ہر افتاد ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

حق منوا کر چھوڑیں گے باطل کا منہ توڑیں گے

عزم ہمارا ہے فولاد ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد



✽ سید امین گیلانی ✽

پر محمدؐ کی جہاں توہین ہو کٹ جائیں گے

وہ قدمِ دوزخ میں جائیں گے اگر ہٹ جائیں گے

تم بھی اس جانِ دو عالم سے وفاداری کرو

اس کے دشمن سے کھلا اظہارِ بیزاری کرو

ان کی عزت کے محافظ ہو تو عزت آپ کی

آپ کے ہم، آپ کا سکھ، حکومت آپ کی

آپ اگر ان کے نہیں پھر کرسیاں خالی کریں

ملک کی، ملت کی، مذہب کی نہ پامالی کریں



## ✽ سید امین گیلانی ✽

اف یوں ہو، توہین محمدؐ اور پھر ملک ہمارا ہو

کیوں نہ جگر ہو کلڑے کلڑے اور دل پارہ پارہ ہو

صبر کی حد ہوتی ہے کوئی کب تک آخر صبر کریں

اس بے شرمی کے جینے سے بہتر ہے ہم ڈوب مریں

قید ہو اب یا دار کا تختہ جو گزرے گی جھیلیں گے

نام پہ تیرے جان دو عالم جان کی بازی کھیلیں گے

تو ہے ہم کو جان سے بڑھ کمال اور ملک سے پیارا ہے

تیری محبت کامل ایماں، یہ ایمان ہمارا ہے

ہاں اب ہم سے صبر نہ ہو گا لاکھ کہیں غدار ہیں ہم

یا مانیں، یا جان ہے حاضر جینے سے بیزار ہیں ہم



✱ سید امین گیلانی ✱

اٹھو ختم نبوت کا علم کھولو مسلمانو!

یہ موقع کھو دیا تم نے تو پچھتاؤ گے نادانو

ابھی کل گولیاں کھا کھا کے کتنے نوجواں تڑپے

تڑپتا دیکھ کر جن کو زمین و آسماں تڑپے

تم ان کی آرزو سمجھو تم ان کا مدعی جانو

اٹھو ختم نبوت کا علم کھولو مسلمانو

دلائے جو یقین ختم نبوت کی حفاظت کا

جو یہ کہہ دے کہ دے گا ساتھ وہ حق و صداقت کا

جو یہ وعدہ نہ دے اس شخص کو تم بے وفا سمجھو

اسے غدار ملت، دشمن دیں، بے حیا سمجھو

تمہارے در پہ لاکھوں بار آئے تم نہ پہچانو

اٹھو ختم نبوت کا علم کھولو مسلمانو



رسول اللہ کی ختم نبوت کی قسم مجھ کو  
 ترین کے شہیدوں کی شہادت کی قسم مجھ کو

نجات دین و دنیا ہے اسی میں تم یقین جانو  
 اٹھو ختم نبوت کا علم کھولو مسلمانو  
 یہ موقع کھو دیا تم نے تو پچھتاؤ گے نادانو

اٹھو سب مل کے ناموس رسالت کے ٹکبانو  
 اٹھو ختم نبوت کا علم کھولو مسلمانو  
 یہ موقع کھو دیا تم نے تو پچھتاؤ گے نادانو



## ✽ سید امین گیلانی ✽

(تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں رضا کاروں کا جوش و جذبہ دیکھ کر)



یہ سرمست و بے خود جری اور جیالے  
یہ خوددار ماؤں کی گودوں کے پالے  
ترے نام پر سر کٹا دینے والے  
یہ ختم نبوت کا پرچم سنبھالے

بڑھے جا رہے ہیں بڑھے جا رہے ہیں

نہیں ان کو پرواہ کچھ بیش و کم کی  
انہیں روک سکتی ہے جھڑکی نہ دھمکی  
انہیں فکر ہے گولیوں کی نہ بم کی  
کفن سر پہ جانیں خدا کے حوالے

بڑھے جا رہے ہیں بڑھے جا رہے ہیں

چمکتا ہے چہروں پہ کیا نور ایماں  
 جہل ہو اگر دیکھ لے ماہ تاباں  
 لبوں پر درود اور پہلو میں قرآن  
 کمر میں ہیں تیغیں نہ کاندھوں پہ بھالے

بڑے جا رہے ہیں بڑے جا رہے ہیں

نہ کانپے قدم ہی نہ جی ڈمگائے  
 برسنے لگیں گولیاں مسکرائے  
 ترا نام لے کر لہو میں نہائے  
 ترے پیار میں یوں مرے مرنے والے

کہ تو لطف کی اک نظر ان پہ ڈالے

بڑے جا رہے ہیں بڑے جا رہے ہیں



✱ سید امین گیلانی ✱

(ارباب حکومت سے)



مرا پیغام پہنچا دے یہ ارباب حکومت کو  
 دبا سکتے نہیں تم جبر سے اہل صداقت کو  
 جو حق والے ہیں کہنے سے ہرگز رک نہیں سکتے  
 کٹا سکتے ہیں سر باطل کے آگے جھک نہیں سکتے  
 'سنو' ہاں ہاں 'سنو' ہم یہ علی الاعلان کہتے ہیں  
 غلام احمد کو کافر اور بے ایمان کہتے ہیں  
 کرے ختم نبوت کا کوئی انکار کافر ہے  
 بھرے اجلاس میں کہتا ہوں میں 'سو بار کافر ہے  
 اگر جمہوریت ہے بات پھر جمہور کی مانو  
 تم ان مرزائیوں کو خارج از اسلام گردانو

بگوش ہوش سن لو فیصلہ ہے ہر جبالے کا  
 قیامت تک نہ ہم چھوڑیں گے دامن کملیٰ والے کا  
 مسلمان ہو کے تم حق کی حمایت کیوں نہیں کرتے  
 محمدؐ کی شریعت کی حفاظت کیوں نہیں کرتے  
 غلامان محمدؐ پر اگر یوں ظلم ڈھاؤ گے  
 قیامت میں رسولؐ اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے  
 تمہارے جبر سے ہم کیوں کریں ایمان کا سودا  
 خدائے پاک سے ہم نے کیا ہے جان کا سودا  
 تمہیں جو ناز ہو تم کو ستم ڈھانا بھی آتا ہے  
 ہمیں راہ وفا میں ہنس کے مرجانا بھی آتا ہے  
 اگر تیغ جفا ہم پر یونہی تم آزماؤ گے  
 ہمارے خون کے سیلاب میں خود ڈوب جاؤ گے



✽ سید امین گیلانی ✽

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے  
 اس جان دو عالم پہ فدا جان کریں گے  
 یوں روح کی تسکین کا سامان کریں گے  
 ایمان کے لیے جان کو قربان کریں گے  
 وہ وقت بھی آ جائے گا ارباب حکومت  
 غدار و وفادار میں پہچان کریں گے  
 انگریز کی ہر چال کا محمود ہے مہو  
 انگریز کے مہرے کو پریشان کریں گے  
 ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے  
 ہم جب بھی مرے موت پہ احسان کریں گے  
 کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار  
 روکے گا ہمیں کون یہ اعلان کریں گے  
 واللہ وہ دن آئے گا خود اس کے پجاری  
 ”ریوے“ کے صنم خانے کو ویران کریں گے



✽ سید امین گیلانی ✽

(جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان سے)



اے جناب صدر پاکستان اے عالی وقار  
 آپ سے کچھ عرض کرنا ہے .عجز و اکسار  
 آپ ہیں اسلام کے اور آپ کا اسلام ہے  
 حفظ ناموس نبوت آپ ہی کا کام ہے  
 آج بھی مرزا کو کہتے ہیں جو مہدی اور مسیح  
 کیا مٹا سکتے نہیں ہیں آپ یہ رسم قبیح  
 قادیان والے کے جتنے بھی حواری تھے جناب  
 ان کو دیتے ہیں رضی اللہ کا اب تک خطاب  
 آسمان ان پر گرے یا ان کو کھا جائے زمین  
 زوجہ مرزا کو کہتے ہیں یہ ام المومنین

وہ یہ لکھتا ہے کہ میری جیب میں ہیں سو حسین  
 کیا یہ پڑھ من کر کسی مومن کو آسکتا ہے چین  
 کیا یہ سب بے غیرتی برداشت ہم کرتے رہیں  
 زہر کے یہ جام ہم پیتے رہیں، مرتے رہیں  
 ان کے ہونٹوں کے لیے کیا کوئی بھی تالا نہیں  
 کیا یہاں اسلام کا کوئی بھی رکھوالا نہیں؟  
 اس نبی کا واسطہ، کیجئے کچھ ان کا احتساب  
 جس نبی کی گرد پا سے آپ ہیں عزت ماب  
 چھین لیں ان سے کلیدی کرسیاں ساری حضور  
 غیر کے جاسوس لے ڈوبیں گے اک دن بے قصور  
 آنچ آنے دیں نہ کوئی ملک پر اسلام پر  
 ہم ہیں کٹ مرنے کو حاضر، مصطفیٰ کے نام پر





## ✽ سید امین گیلانی ✽

(مرزا طاہر کے بھاگ جانے پر ختم نبوت کانفرنس ریلوے میں پڑھی)



بھاگ گیا انگلینڈ بھگوا بھاگ گیا  
 چیلے چھوڑ کے گرو اکیلا بھاگ گیا  
 ساتھ اپنے لے جاتا، سارے مرزائی  
 کتنا بزدل نکلا، تنہا بھاگ گیا  
 اٹھو بستی والو، ان کے سر کچلو  
 چھوڑے کے سارے سانپ سپیرا بھاگ گیا  
 شیر کی پیٹھ پہ چوہا ناچتا پھرتا تھا  
 شیر نے لی انگڑائی چوہا بھاگ گیا  
 سچے دل سے توبہ کر لیں مرزائی  
 سوچتے کیا ہیں بھاگنے والا بھاگ گیا  
 سچ اور جھوٹ میں فرق یہی ہے گیلانی  
 سچے ہیں میدان میں، جھوٹا بھاگ گیا



## ✱ سید امین گیلانی ✱

ظلم جو چاہیں ڈھائیں مرزا کافر ہے  
 سب منظور سزائیں مرزا کافر ہے  
 ہم تو کہیں گے کافر اس کو یہ بے شک  
 ہتھکڑیاں پہنائیں مرزا کافر ہے

بند بند بھی کاٹے کوئی نانہار

آپ یہ کہتے جائیں مرزا کافر ہے

ختم نبوت پر ہو جائیں گے قرمان

سولی پر لٹکائیں مرزا کافر ہے

اس کاذب نے دعویٰ کیا نبوت کا

ہر اک کو سمجھائیں مرزا کافر ہے

کوئی نہ یہ سمجھے میں تھا کہتا ہوں

سب مل کر دہرائیں مرزا کافر ہے

ایم۔ این۔ اے ہیں جتنے ان کو بلوا کر

ان سے یہ لکھوائیں مرزا کافر ہے

بھٹو ہو کہ کوثر یا عبدالقیوم

اللہ سے شرمائیں مرزا کافر ہے

بھٹو جی مانو بھی یہ کیا کرتے ہو

آئیں ہائیں شائیں مرزا کافر ہے

وہ بھی ہے کافر اس کو نہ سمجھے جو کافر

کیوں حق بات چھپائیں مرزا کافر ہے

راضی رکھو کملیٰ والے آقا کو

ہائے وہ روٹھ نہ جائیں مرزا کافر ہے

قریہ قریہ، بستی بستی، مگر مگر

گیت یہ میرا گائیں مرزا کافر ہے

جشن منائیں گے ہم اس دن گیلانی

بھٹو جو فرمائیں مرزا کافر ہے



## ✽ سیدائین گیلانی ✽

واہ رے اے چنڈال، ترے کیا کہنے ہیں

تو ہے بڑا دجال، ترے کیا کہنے ہیں

ختم نبوت پر تو نے ڈاکہ ڈالا

کھا کے پرایا مال، ترے کیا کہنے ہیں

کوئی فرشتہ تیرا پیپی پیپی ہے

کوئی ہے مٹھن لال، ترے کیا کہنے ہیں

الٹے بوٹ پہن کر تو چلتا ہوگا

کیسی باگی جال، ترے کیا کہنے ہیں

کاج ادھر کے بٹن پھنسائے ہیں نچلے

واہ بھئی مست جمال، ترے کیا کہنے ہیں

حلیہ دیکھو، آنکھیں ٹیڑھی، سرفٹ بال

پچکے پچکے گال، ترے کیا کہنے ہیں

جب کوئی تصویر دکھاتا ہے تیری

ڈر جاتے ہیں ہال، ترے کیا کہنے ہیں

پیدا ہو نہیں سکتا رہتی دنیا تک

اب کوئی تجھ سا لال، ترے کیا کہنے ہیں

بیوی کہتی ہوگی جب تو پی آئے

جانی سرت سنبھال، ترے کیا کہنے ہیں

نظم انوکھے ڈھب کی لکھ کر گیلانی

تو نے کیا کمال، ترے کیا کہنے ہیں



## ✽ سیدائین گیلانی ✽

مرکز ملت، ختم نبوت	نکتہ وحدت، ختم نبوت
جس کی حفاظت، فرض ہے سب کا	وہ ہے امانت، ختم نبوت
چھن گئی جس سے وہ ہوا مفلس	ایسی ہے دولت، ختم نبوت
دین سلامت ہے، جو اب تک	اس کی ہے علت، ختم نبوت
جس کے لیے صدیق لڑے تھے	وہ ہے صداقت، ختم نبوت
منکر کاش اس بات کو سمجھیں	حق کی ہے رحمت، ختم نبوت

میرا میں ایمان یہی ہے

وحدت امت، ختم نبوت



## ✽ سید امین گیلانی ✽

نبی آئے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے  
 وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیام آئے  
 جھکانے آئے بندوں کی جبین اللہ کے در پر  
 سکھانے آدمی کو آدمی کا احترام آئے  
 وہ آئے جب تو عظمت بڑھ گئی دنیا میں انساں کی  
 وہ آئے جب تو انساں کو فرشتوں کے سلام آئے  
 پر پرواز بخشے اس نے ایسے آدمیت کو  
 ملائکہ رہ گئے پیچھے کچھ ایسے بھی مقام آئے  
 خدا شاہد یہ ان کے فیضِ محبت کا نتیجہ تھا  
 شمشہ گر پڑے قدموں میں جب ان کے غلام آئے  
 وہ آئے جب تو دنیا اس طرح سے جگمگا اٹھی  
 کہ خورشید درخشاں جس طرح بالائے بام آئے

وہ ہیں بے شک بشر لیکن تشہد میں اذانوں میں

جہاں دیکھو خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

کیا جب بھی کسی کذاب نے دعویٰ نبوت کا

تو جھٹ میدان میں ختم نبوت کے غلام آئے

بروز حشر میں جب نفسا نفسی کا سماں ہوگا

وہاں وہ کام آئیں گے جہاں کوئی نہ کام آئے





## ✽ سید امین گیلانی ✽

میں تو کبھی نہ مانوں گا 'لا حول ولا  
 کانا بھی پیغمبر تھا' لا حول ولا  
 بھانو سے شب کو ٹانگیں دواتا تھا  
 آگے کیا ہوتا ہوگا؟ لا حول ولا

خود ہی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے

میں ہوں مٹی کا کیرا' لا حول ولا

مٹی کا ڈھیلا منہ میں رکھ لیتا تھا

گز کی ڈلی سے استنجا' لا حول ولا

خود کہا ہے حمل رہا نو ماہ مجھے

مجھ کو ہوا' پھر میں پیدا' لا حول ولا

خود ہی پاگل بی بی مریم بنتا ہے

خود ہی مریم کا بیٹا' لا حول ولا

کبھی کہا میں ہالیک ہوں چوہڑوں کا  
 کبھی کہا میں ہوں موسیٰ لاحول ولا  
 دن کو سو سو بار کیا کرتا تھا موت  
 آدمی تھا یا پرنا، لاحول ولا

سمجھ کے پگڑی، اک دن پیوی کی شلوار  
 سر پہ باندھ کے آ بیٹھا لاحول ولا

خود لکھتا ہے چودھویں شب کا چاند ہوں میں  
 یہ دعویٰ اور یہ بوتھا لاحول ولا  
 گھر سے نکلا پن کے الٹی گرگابی  
 دیکھ ذرا اس کا خزا لاحول ولا

اس کے ماننے والوں سے کوئی پوچھے  
 آدمی تھا یا پاجامہ، لاحول ولا

جب بھی کہیں نام آیا اس کا گیلانی  
 منہ سے مرے فوراً نکلا لاحول ولا



✱ سید امین گیلانی ✱

مردوں کا یارو بایکاٹ کرو  
 لُٹہ بات کو سمجھو، بایکاٹ کرو  
 ماؤں، بہنو! بچو بایکاٹ کرو  
 بوڑھو اور جوانو، بایکاٹ کرو  
 ان سے سودا مت لو بایکاٹ کرو  
 ان کو سودا مت دو بایکاٹ کرو  
 دس ہی دن میں یہ روئے کو بھاگیں گے  
 بات ہماری مانو بایکاٹ کرو  
 بایکاٹ سے یہ خود ہی کٹ جائیں گے  
 کیا کر لے گا بھٹو بایکاٹ کرو  
 بایکاٹ کا نعرو گونجے کلی کلی  
 گھر گھر میں چڑھا ہو بایکاٹ کرو

ہم سے کما کر یہ اپنی تبلیغ کریں  
 ظلم نہیں یہ لوگو ہائیکاٹ کرو  
 توڑ چکے جو ناطہ کملیٰ والے سے  
 ان سے ناطہ توڑو ہائیکاٹ کرو  
 یہ تو ہیں باغی سرکارِ دو عالم کے  
 اے اللہ کے بندو ہائیکاٹ کرو  
 دل میں اگر کچھ بھی اسلام کی غیرت ہے  
 گیلانی کی مانو ہائیکاٹ کرو



✽ سید امین گیلانی ✽

ہمیں کچھ نہ کچھ کام کرنا پڑے گا  
 جو خواہش ہے جینے کی مرنا پڑے گا  
 چڑھاؤ نہ یوں دار پر اہل حق کو  
 تمہیں مسندوں سے اترنا پڑے گا  
 نہ بھٹکیں گے ہم راہ حق سے اگرچہ  
 ہمیں جان دے کر گزرنا پڑے گا  
 اگر جرم ہے دین حق کی حفاظت  
 تو یہ جرم سو بار کرنا پڑے گا  
 جو نکلے ہیں گھر سے نہیں ان کو پرواہ  
 کہاں موت کے گھاٹ اترنا پڑے گا  
 غلام احمد اور اس کی امت ہے کافر  
 حکومت کو اعلان کرنا پڑے گا



## ✽ سید امین گیلانی ✽

ہمیں معلوم ہے تم کو ستم ڈھانا بھی آتا ہے

یقین کر اے ستم گر ہم کو مرجانا بھی آتا ہے

اگر ناحق تمہیں طوفان ہپا کرنے کا چسکہ ہو

تو حق والوں کو طوفانوں سے ٹکرانا بھی آتا ہے

شریعت کی حفاظت کے لیے ان بے نواؤں کو

کفن پہنے ہوئے میدان میں آنا بھی آتا ہے

میں یوں تڑپوں گا ظالم دیکھ کر تو بھی تڑپ اٹھے

تڑپنا بھی مجھے آتا ہے تڑپانا بھی آتا ہے

رسول اللہ کی عزت کی خاطر اہل ایمان کو

گریباں چاک کر کے گولیاں کھانا بھی آتا ہے

امین بخشی ہے یہ تاثیر میرے نطق کو حق نے

مجھے پیر و جوان کا خون کھولنا بھی آتا ہے



✽ سید امین گیلانی ✽

ختم نبوت کے دیوانے ہیں ہم لوگ  
 شمع رسالت کے پروانے ہیں ہم لوگ  
 حق کے لیے میدان میں ہم ڈٹ جاتے ہیں  
 آپ کے جانے اور پہچانے ہیں ہم لوگ  
 نیا نہ کوئی مذہب ہم چلنے دیں گے  
 دین پرانا اور پرانے ہیں ہم لوگ  
 اہل زمانہ ہم لوگوں کی قدر کرو  
 حسن حقیقی کے دیوانے ہیں ہم لوگ  
 لعل حسین ہو، اشعر ہو یا گیلانی  
 اور ہیں کچھ دن پھر افسانے ہیں ہم لوگ

۱۔ مولانا لعل حسین اختر — ۲۔ مولانا عبدالرحیم اشعر



## ✽ سید امین گیلانی ✽

جو سچی بات ہے وہ برملا کرتے رہیں گے ہم  
 سزا دیتے رہے ہو تم، یہ خطا کرتے رہیں گے ہم  
 ہمیشہ حق سے باطل کو جدا کرتے رہیں گے ہم  
 یہ حق ہے اہل حق کا حق ادا کرتے رہیں گے ہم  
 نبوت تخت ان کا خاتمت تاج ہے ان کا  
 یونہی تعریف شاہ دوسرا کرتے رہیں گے ہم  
 رسول اللہ ہم کو جان سے پیارے ہیں نادانو  
 رسول اللہ پر جانیں فدا کرتے رہیں گے ہم  
 بجز اسلام ہر آئین نامنظور ہے ہم کو  
 زہاں ہے منہ میں جب تک یہ صدا کرتے رہیں گے ہم  
 جنیں اسلام کی خاطر مریں اسلام کی خاطر  
 امین اللہ سے یہ التجا کرتے رہیں گے ہم





✽ سید امین گیلانی ✽

تو مجھ کو آزما ظالم، میں تجھ کو آزماؤں گا  
 تو خنجر تیز کر، میں حریت کے گیت گاؤں گا  
 تو جتنا جبر کر سکتا ہے کر لے باوجود اس کے  
 میں طوفاں بن کے اٹھوں گا، میں آندھی بن کے چھاؤں گا  
 پرستش کے لیے جتنے بھی بت تم نے تراشے ہیں  
 میں اک اک کر کے توڑوں گا، میں اک اک کر کے ڈھاؤں گا  
 رسول پاک، ختم الرسلین ہیں جو نہ مانے گا  
 وہ بے ایمان ہے، میں اہل ایمان کو بتاؤں گا  
 اگر چڑتے ہیں کافر نعرۂ ختم نبوت سے  
 میں یہ نعرہ لگاتا ہوں، میں یہ نعرہ لگاؤں گا  
 خوشا، قاتل تو مجھ کو قتل کر نام محمد پر  
 رسول اللہ کے آگے سرخرو ہو کر تو جاؤں گا



## ✽ سید امین گیلانی ✽

اک یوں بھی عبادت ہوتی ہے ہم یوں بھی عبادت کرتے ہیں  
 ناموس رسول اکرم کی جاں دے کے حفاظت کرتے ہیں  
 اپنا نہ کوئی سمجھے ان کو دشمن ہیں یہ دین اور ملت کے  
 یہ ختم نبوت کے منکر، توہین نبوت کرتے ہیں  
 جینے کا ہمیں کچھ شوق نہیں، مرنے کی ہمیں کچھ فکر نہیں  
 وہ مر کے بھی زندہ رہتے ہیں جو حق کی حمایت کرتے ہیں  
 حق پر تو کڑی نگرانی ہو باطل پہ کوئی بھی قید نہیں  
 افسوس مسلمان ہو کر کیا ارباب حکومت کرتے ہیں  
 ہم میں جو وطن کا مجرم ہو، سراسر اس کا جدا تن سے کر دو  
 اللہ خبر لو ان کی جو ”رلوے“ میں خلافت کرتے ہیں  
 ہم برسر میدان کہتے ہیں، سچ جھوٹ میں حاکم فرق کریں  
 ہم وہ تو نہیں ہیں، چھپ چھپ کر جو ان کی شکایت کرتے ہیں



✽ سید امین گیلانی ✽

فرما گئے یہ ختم نبوت کے تاجدار

تا حشر میرے بعد نبوت نہ آئے گی

قرآن وہ کتاب ہدایت ہے جس کے بعد

بے شک کوئی کتاب ہدایت نہ آئے گی

میں ہوں وہ جس پہ دین کی تکمیل ہو گئی

اب کوئی دین، کوئی شریعت نہ آئے گی

اصحاب ہیں جو میرے ستاروں کی مثل ہیں

اب ان سے بڑھ کے کوئی جماعت نہ آئے گی

امت مری ہے آخری امت جہان میں

کوئی نیا نبی، نئی امت نہ آئے گی

کذاب قادیان نے مکر کر دیا کمال

شاید اسے یقین تھا قیامت نہ آئے گی

کاش اب بھی اس کے امتی توبہ کریں امین

کب تک انہیں حیا، انہیں غیرت نہ آئے گی



## زرد چہرہ ہو گیا ملت کے ہر غدار کا

✽ سید امین گیلانی ✽

آؤ لرائیں فضاؤں میں علم احرار کا

وقت پھر طالب ہوا قربانی و ایثار کا

پھر یہ دیوانے کریں گے بے نقاب اس خوف سے

زرد چہرہ ہو گیا ملت کے ہر غدار کا

حق پرستوں کی نگاہوں میں ہیں پنہاں بجلیاں

راست بازوں کی زباں میں ہے اثر تلوار کا

پھر اسی دھن میں چلیں ہم بے نیاز مرگ و زیت

نعرۂ حق لب پہ ہو نظروں میں تختہ دار کا

بے سروسامان سہی، باطل سے کیوں گھبرائیں ہم

حق ہمارے ساتھ ہے، کیا ڈر ہمیں اشرار کا

وقت نازک ہے اٹھو اے جاں فروشان وطن

سرخ بدلنا ہے ہمیں حالات کی رفتار کا

سرور کونین سے ہے سر کا سودا ہو چکا

ہم نہ پوچھیں گے امین کیا بھاؤ ہے بازار کا



## اس دور میں ایسے لوگ کہاں؟

✱ سید امین گیلانی ✱

اخلاص و حمیت کا پیکر، ہمت کا دھنی، جرات کا نشان  
 اسلام کی خاطر وقف رہا، شورش کا قلم شورش کی زباں  
 یوں اس کی جوانی گزری ہے، اس ملک کی آزادی کے لیے  
 پاؤں میں پہن کر زنجیریں، دیوانہ پھرا زنداں زنداں  
 اللہ اللہ سالار جری وہ لشکر ختم نبوت کا  
 لٹکار سے اس کی رہتا تھا، ربوے کا صنم لرزاں لرزاں  
 جب حق کا علم لے کر وہ اٹھا پھر رک نہ سکا بڑھتا ہی رہا  
 باطل کے بتوں کو ڈھا ڈھا کر، دیتا تھا صنم خانوں میں ازاں  
 داؤد و بخاری و مدنی کے جذبات کا پرتو تھا اس میں  
 افسوس کہ اس کے ساتھ گیا وہ جوش عمل وہ رنگ بیاں

درد سے ہو بے تاب نہ کیوں ہو آنکھ میری پر آب نہ کیوں  
 روؤں نہ بھلا کیوں، شورش کو اس دور میں ایسے لوگ کہاں  
 عاشق وہ تری توحید کا تھا پروانہ تھا شمع نبوت کا  
 یارب میری دل سے ہے یہ دعا تو اس کو عطا کر باغ جتناں





## غدار وطن

✽ جانباز مرزا مرحوم ✽

غدار وطن غدار نبیؐ اس پاک وطن میں کیوں کر ہیں؟

میں پوچھتا ہوں یا ران وطن یہ خار چمن میں کیوں کر ہیں؟

ناموس محمدؐ عربیؐ پر ہم جان نچھادر کر دیں گے

گر وقت نے ہم سے خوں مانگا، ہم وقت کا دامن بھر دیں گے

باطل نے بھی ہم کو جانا ہے، ہم دار و رسن کے راہی ہیں

ہم موت سے لڑنا جانتے ہیں، اس بات کی قسمیں کھائی ہیں

باطل کی نبوت باطل ہے، یہ زہر ہے ابن آدم کو

یہ ٹولہ ہے ابلیسوں کا، کہہ دو سارے عالم کو

ہو قادیاں یا پھر ربوہ ہو، میخانے ہیں افرنگ کے یہ

یوں ننگ شرافت کہتے انہیں، اسلام کی راہ میں ننگ ہیں یہ

جسور تقاضا کرتی ہے، یہ کفر کی بستی ختم کرو

یہ جاسوسوں کا ڈیرہ ہے، اس ڈیرے کو بھی ختم کرو

ورنہ پھر میدان میں ہیں، سمجھو کہ کفن برداش بھی ہیں

ہم ختم نبوت کے وارث، اس راہ میں سرفروش بھی ہیں

تم سانپوں کے رکھوالے ہو، کیوں دودھ پلاتے ہو ان کو

یہ پاک وطن کے دشمن ہیں، تم دوست سمجھے ہو جن کو

ہمت تو کرو جانبا ز ذرا، یہ بیڑہ ڈوبنے والا ہے

تم دیکھتے ہو دجالوں کا، اس دنیا میں منہ کالا ہے



## غدار

✽ جانباز مرزا مرحوم ✽

اہل ربوہ جانتے ہیں ہم بڑے خود دار ہیں  
 قرن اول کے مسلمانوں کے ہم آثار ہیں  
 خواجہ کونین کی عزت پہ ہم کٹ جائیں گے  
 نام لیوا احمد مختار کے جی دار ہیں  
 صدر صاحب! اس حقیقت کو نہ ہرگز بھولتے  
 قادیانی سرزمین پاک کے غدار ہیں  
 شیخ جی کی ہم بصیرت پر تعجب کیا کریں؟  
 ”حضرت“ کوثر بھی اب تو دین سے ہزار ہیں  
 نوٹ کر لے یہ ہماری بات ”ربوے“ کا ”امیر!“  
 اس زمیں پر ہم خدا کی آخری تلوار ہیں



## اشعار یہ جانباز کے ربوہ میں سناؤ

✽ جانباز مرزا ✽

زندہ ہیں زمانے میں ثناخوان محمدؐ

تابندہ رہے گا یوں ہی گلستان محمدؐ

ہو لاکھ خزاں، لالہ و گل کھلتا رہے گا

اس گل کو شہیدوں کا لہو ملتا رہے گا

اس زور سے اٹھی ہیں انا الحق کی صدا تیں

منصور نے سولی پہ بھی دی اس کو دعائیں

شیطان کے قدموں کی زمیں ایسی ہل ہے

کہ اسے جا کے اماں اپنے خداؤں میں ملی ہے

قاتل ہو تو مقتول کے انداز بھی سمجھو!

اس موت میں جینے کے کچھ انداز بھی سمجھو

تم کفر میں جینے کی سزا پا کے رہو گے  
 باطل ہے زہر، دیکھنا تم کھا کے رہو گے  
 کذاب کی امت ہو مسلمان نہیں ہو  
 اس کفر میں ایمان کی پہچان نہیں ہو  
 اس دور میں بوجہل کی اولاد تمہی ہو  
 تم لاکھ پڑھو کلمہ مسلمان نہیں ہو  
 بہتر ہے شرافت سے سمجھ جاؤ وگرنہ  
 آتا ہے مسلمان کو باطل سے نمٹنا  
 یہ رنگ بدلنا ہے ہمیں جام و صبو کا!  
 بدلا ہمیں لینا ہے شہیدوں کے لو کا!  
 اشعار یہ جانناز کے ربوہ میں سناؤ  
 آئینہ میری نظم کا باطل کو دکھاؤ



## ارمغان قادیان

✽ جانباز مرزا ✽

آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ نظم اس وقت کہی گئی تھی۔



یہ باطل کے لیے دیکھو! عجب منموس سال آیا  
 کہ اس سن میں غلام احمد کی امت پر زوال آیا  
 کہا ایوان نے یہ قادیانی غیر مسلم ہیں  
 کہ جب کشمیر کی اسمبلی میں یہ سوال آیا  
 نبی بننے کی ٹھانی جب سے کذابوں لٹیروں نے  
 بدعہ ابلیس کا حلقہ تو فطرت کو جلال آیا  
 فرنگی نے جو بویا تھا وہ پودا کٹنے والا ہے  
 خبر سنتے ہی اولاد فرنگی کو ملال آیا

خرید کس طرح تم نے مسلمانوں کے ایمان کو  
 بتاؤ کس طرح یورپ کے دلالوں کو زوال آیا  
 حقیقت میں نبوت کا فقط دعویٰ ہی دعویٰ تھا  
 غرض چندے سے تھی ان کو، حرام آیا حلال آیا  
 بہت کذاب آئے ہیں، ابھی کچھ اور آئیں گے  
 مگر اس دور کا کذاب آیا، بے مثال آیا  
 بہشتی مقبرے کی ہڈیوں سے آگ نکلے گی  
 شہیدان نبوت کے لوگوں کو جب جلال آیا  
 انہیں پکڑو، انہیں ڈھونڈو یہ جاسوس کا ٹولہ ہے  
 حکومت خود کسے گی جب حکومت کو خیال آیا  
 پتہ اس دن چلے گا قادیانی کون ہیں؟ کیا ہیں؟  
 کہ جب بنگل کے جانہاز چھننے کا سوال آیا



✽ جالباز مرزا ✽

ہزار بار بھی اہلیں قایاں سے اٹھے  
دلوں سے نقشِ محمدؐ مٹا سکو گے نہ تم!

کبھی جو سازِ فرنگی پہ تم نے کیا تھا!  
وہ راگِ جھوٹی نبوت کا گا سکو گے نہ تم

خدا نے چاہا سلامت رہیں یہ دیوانے  
کہیں بھی اپنا تماشہ دکھا سکو گے نہ تم

مجھے قسم ہے براہیم کے گلستان کی  
کہ آگِ کفر کی پھر سے جلا سکو گے نہ تم

جسے جلایا بخاریؒ نے خون سے اپنے  
وہ شمعِ لاکھ بجھاؤ بجھا سکو گے نہ تم

جہاں فریبِ نبوت دیا تھا تم نے کبھی  
اجڑ چکی ہے وہ بستی بسا سکو گے نہ تم

ابھی تو ہانڈے جالباز میں حرارت ہے  
اب اپنے دجل کا پرچم اڑا سکو گے نہ تم





## مرثیہ قادیاں

✽ ازہرورانی مرحوم ✽

حشر تک ماتم کرے گی سرزمین قادیاں  
 کیوں لیا تو نے جنم اس پر لعین قادیاں  
 ہے وہ ننگ آدمیت زانیوں کا سرغنہ  
 جس کے ہاتھوں لٹ گئی ہر مہ جبین قادیاں  
 اے رئیس کاذباں ہو تجھ پہ لعنت بے شمار  
 تو ذلیل و جہاں ہے اے کمین قادیاں  
 تو کہ ہے مادر پدر آزاد اے ختم رزیل  
 تجھ سے ہے شیطان بھی کمتر بدترین قادیاں  
 اے مسیح و مہدی و پیغمبری کے دعوے دار  
 مثل دیکھی ہے کبھی اپنی لعین قادیاں

فتنہ دجال جس کی تو نے رکھی تھی بنا

اس کا مدفن بن رہی ہے اب زمین قادیان

جاگ اٹھے ہیں پاسبان دین ختم المرسلین

اب مٹا کر چین لیں گے جگ سے ”دین“ قادیان



## ✽ نعیم صدیقی ✽

جعلی بنا کے مہر نبوت وہ لائے تھے  
 بازار دیں میں کفر کا سکھ چلا چکے  
 جو بیچتے تھے داروئے ترک جہاد یاں  
 تادیل کی دکان وہ اپنی بیہا چکے  
 اک دوسرے کو بیہ کے مبارک کہو کہ آج  
 نوے برس کا قرض پرانا چکا چکے  
 میں محو جشن فتح محبان مصطفیٰ  
 اک مسجد ضرار کو مل جل کے ڈھا چکے

(ملت روزہ "آئین" ۱۵ ستمبر ۱۹۷۷ء)



✽ وقار انبالوی ✽

(نامور صحافی، شاعر، کالم نویس ”سرراہے“ روزنامہ نوائے وقت)

ظفر اللہ خاں قادیانی، ٹام (برطانیہ) کی دہلیز پر

”قادیان سے ترا خود کاشتہ پودا اکھڑا  
اور کھلا گیا ربوے میں بھی اس کا مکھڑا  
تو ہی کہہ دے کہ کہاں جائیں پرستار تیرے  
کوئی سنتا نہیں دنیا میں ہمارا دکھڑا“

(روزنامہ ”نوائے وقت“ ۲۳ جون ۱۹۷۳ء)



## تمہیں محمدؐ کا عشق اب بھی پکارتا ہے

✽ سید منظور الحسن شاہ ✽

سنو محمدؐ کا نام نامی زبان اپنی پہ لانے والو  
 اسی کے صدقے سے ملنے والی کتاب ہستی سجانے والو  
 اسے حرامیں رلانے والو  
 اسے محبت جتانے والو  
 مگر محمدؐ کے دشمنوں سے، محبتوں کو بڑھانے والو  
 تمہارے اندر نبیؐ کی الفت کی اک رمت بھی نہیں رہی ہے  
 تمہارے چہرے پہ اس کی یادوں کی ایک جھلک بھی نہیں رہی ہے  
 نبیؐ سے عشق و وفا نبھانے کے دعویدارو  
 ذرا محمدؐ کے پیار کا اپنے واسطے تم تمام دیکھو  
 گریباں اپنے بھی جھانک دیکھو  
 اسی نبیؐ کی محبتوں کا مقام دیکھو  
 کہ جس نے امت سے پیار کرنے پہ چمن طائف میں زخم کھائے  
 وہی محمدؐ کہ جس نے اپنے

تمام آنسو خدا کے آگے تمہاری خاطر ہی ہیں بہائے  
 شہید دندان بھی کرائے! شدید صدمات بھی اٹھائے  
 وہی محمدؐ کہ جس نے تم کو ہیں درس انسانیت سکھائے  
 وہی محمدؐ کہ جس نے تمہارے پیار خاطر ہی اپنا آبائی شہر چھوڑا  
 وہی محمدؐ کہ جس نے فائقے تو کر لیے پر نہ تم سے عہد وفا کو توڑا  
 وہی محمدؐ کہ جس کے ہونٹوں سے پتھروں کے عوض دعاؤں کے پھول برسے  
 وہی محمدؐ کہ جس کی چند مسکراہٹوں پر خدا تمہارے گناہ بخشے  
 اسی کی روح عظیم تمہاری الفتوں کو تلاش کرنے میں سرگرم ہے  
 مگر تمہاری محبتوں کے خزانے خالی پڑے ہیں لوگو!  
 تمہارے آقاؐ تمہاری غیرت کو دیکھ کر چپ کھڑے ہیں لوگو  
 نبی کے دشمن بڑے ہیں لوگو، کفر کے پہرے کڑے ہیں لوگو  
 مگر ہم اپنی محبتوں پر  
 رسولؐ سے بے وفائیوں کے لبادے اوڑھے کھڑے ہیں لوگو!  
 ہمارے آقاؐ ہماری چاہت کو دیکھ کر چپ کھڑے ہیں لوگو!  
 سنو! محمدؐ کا نام سنتے ہی آنسوؤں کو بہانے والو!  
 سنو! محمدؐ کے منہ سے نکلے حروف کو بیچ کھانے والو!  
 سنو! نبیؐ کے نقوش پاکی تلاش میں نکلے راستوں کو مٹانے والو!

سنو! محمدؐ کے دشمنوں سے محبتوں کو بڑھانے والو!

تمہیں ذرا بھی خبر نہیں ہے

کہ قادیانی تمہارے آقاؐ کی عصمتوں کو

طویل مدت سے ماند کرنے میں سرگرم ہیں

وہ کب سے تمہاری بے بسی اور بے حسی پر

خوشی کے نعرے لگا رہے ہیں

نئیؑ کے دیں کو مٹا رہے ہیں

بنائے اسلام ڈھا رہے ہیں

تمہیں تمہارے عظیم آباء سے ملنے والی

میراث عشق محمدیؐ کو مٹا رہے ہیں

سنو! محمدؐ کا دیں بچانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا

تفرقہ بازی کے بت گرانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا

نجاست قادیان مٹانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا

نئیؑ سے عہد وفا نبھانے فلک سے کوئی نہیں آئے گا

سنو محمدؐ کے بے وفاؤ

تمہیں کو اپنے نئیؑ سے وعدے نبھانے ہوں گے

تمہیں کو امت کو ایک رستے پہ لانا ہوگا

تمہیں کو ہی دشمنان امت دبانے ہوں گے

تمہیں کو فتنہ قادیان کو مٹانا ہوگا

نبیؐ سے عشق و وفا نبھانے کے دعویدارو!

تمہیں محمدؐ کا عشق اب بھی پکارتا ہے

خدا بھی بھلے ہوؤں کے رستے سنوارتا ہے

چلو خدا را!

منافقت کے قبیح لبادے اتار ڈالیں

نبیؐ کے دشمن اجاڑ ڈالیں

خدا کی رحمت پکار ڈالیں

چلو کہ فتنہ قادیان کو

جڑوں سے اس کی اکھاڑ ڈالیں

چلو کہ اپنے لہو کو عشق محمدیؐ پر ثار ڈالیں





## پیغام ختم نبوت

✽ محمد شریف مابھی ✽

محمدؐ نبیؐ پہ نبوت ختم ہے، یہ اعلان ہر دم سناتے رہیں گے  
 کرے دعویٰ اب جو نبوت کا جھوٹا، وہ کافر ہے ہم یہ بتاتے رہیں گے  
 محمدؐ نبیؐ پہ نبوت ختم ہے اگر پوچھو سچ تو ہر نعمت ختم ہے  
 مذہب ختم ہے، شریعت ختم ہے، نیا کوئی نہ ہوگا، سمجھاتے رہیں گے  
 ہمیشہ چلے گی محمدیؐ شریعت، سدا قائم رہے گی محمدیؐ نبوت  
 نبوت رسالت شریعت محمدیؐ کا قانون ہم تو چلاتے رہیں گے  
 محمدؐ کی جو ہو نبوت کا باغی، وہ ہے رب کی بھی ربوبیت کا باغی  
 خدا اور نبیؐ کے اس باغی کا ہم تو، مرتن سے ہر دم اڑاتے رہیں گے  
 خواہ کوئی بھی ہو یہاں نبوت کا باغی محمدؐ نبیؐ کی ہو سنت کا باغی  
 حدیث اور قرآن کا جو بھی منکر، مسلمان نہیں، وہ بتاتے رہیں گے  
 ہے مسلم وہی جو ہو قرآن کے تابع، حدیث محمدؐ کے فرماں کے تابع  
 مطابق صحابہؓ کے سنت کا عامل وہی ہے مسلمان سناتے رہیں گے  
 جسے نہ ہو دل میں صحابہؓ کی الفت، محمدؐ نبیؐ کی ہو سنت سے نفرت  
 صرف نام کے وہ مسلمان مابھی، ایسے لوگ دوزخ میں جاتے رہیں گے



## محمدؐ کا باغی مٹانا پڑے گا

✽ محمد شریف ماسی ✽

رب لم یزل کو مٹانے کی خاطر محمدؐ نبی کو مٹانا پڑے گا  
 محمدؐ کی ختم نبوت پہ یارو دل و جاں سے ایمان لانا پڑے گا  
 محمدؐ نبی وجہ تخلیق دنیا، وہ محبوب رب اور سردار انبیاء  
 محمدؐ ہی رحمت و جگ ہیں یارو عقیدہ اسی پہ جمانا پڑے گا  
 محمدؐ نبی پہ نبوت ختم ہے، اور مذہب اسلام بھی ہے مکمل  
 قبر اور حشر میں نجات کے لیے عمل تم کو اس پہ کمانا پڑے گا  
 چاہتے ہو مگر وہ جہاں کامیابی راضی ہو تم سے خدا مصطفیٰ بھی  
 تو قرآن ذی شان فرمان نبی کا محبت سے سینے لگانا پڑے گا  
 جو آقا کی ختم نبوت کا باغی، بگڑ چکا جس کا توازن دماغی  
 وہ اسلاموں خارج ہے مردود کافر یہ اعلان منہ سے سنانا پڑے گا  
 محمدؐ کے دیوانو، پروانو، سن لو میری بات کو یاد رکھنا ہمیشہ  
 ایمان کو تازہ کرنے کی خاطر تمہیں زندگی بھر یہاں آنا پڑے گا

ہمیں جو سبق دیا صدیق اکبر، وہی سبق دیا امیر شریعتؒ  
 ختم نبوت کے باغی کو یارو صفحہ ہستی سے ہی مٹانا پڑے گا  
 پہلا باغی لکلا میلہ کذاب ایہ اسی کا ہوا تھا پھر خانہ خراب ایہ  
 صدیق اکبر نے فرمایا یارو جہنم میں اس کو پہنچانا پڑے گا  
 خلفاء اربعہ نے کی یہ شجاعت، کی ختم نبوت کی سب نے حفاظت  
 صحابہؓ کے نقش قدم چلتے ہوئے ہمیں بھی عمل یوں کرنا پڑے گا  
 قاضی احسانؒ جالندھریؒ نے کہا تھا ہم مسلم بھی ایک جاہولیس کے  
 ختم نبوت پہ ایماں ہمارا جی ہر مولوی کو یہاں آنا پڑے گا  
 مجھے بول کر تم ابھی یہ سناؤ اور نوری فرشتوں کو وعدہ لکھاؤ  
 تم زندگی بھریوں ہی جلسہ سننے کو آتے رہو گے یہاں آنا پڑے گا  
 ماہی نے بھی یہ عزم کیا دل سے رہی زندگی تو میں آتا رہوں گا  
 خداوند قدوس توفیق بخشے تو نام اپنا خادم لکھانا پڑے گا



## مرزائی ترانہ

✽ جامیؒ بی۔ اے علیگ ✽

نہ حماقت کا مرقع ہوں نہ سودائی ہوں!  
 مختصر یہ ہے کہ بے وقت کی شہنائی ہوں  
 کام ہے تفرقہ اندازی مذہب میرا  
 ملک و ملت کے لیے باعث رسوائی ہوں  
 مسلک ختم نبوت کا نہیں میں قائل  
 پیرو خاص غلام اہلق مرزائی ہوں  
 میرا مذہب نہیں دیتا مجھے تعلیم جہاد  
 مفت میں جان گنواؤں کوئی سودائی ہوں  
 میرا قرآن بھی الگ، میری حدیثیں بھی الگ  
 نہ مسلمان نہ یہودی ہوں نہ عیسائی ہوں

کوئی مکہ سے غرض ہے نہ مدینہ سے مجھے  
 شاہد مکر و ریا مرکز ہرجائی ہوں  
 تاج شاہی سے عقیدت ہے قدیمی مجھ کو  
 بت افروغ کا دیرینہ تمنائی ہوں  
 ظفر اللہ نے اغیار پہ دی ہے مجھ کو  
 منظر شوکت اسکندر و کسرائی ہوں  
 کیا عجب ہے کہ نظر آؤں میں یزداں کا حریف  
 پیش آئینہ ابھی محو خود آرائی ہوں  
 اہل ایمان کو بلاتا ہوں جنم کی طرف  
 میں!! کہ ابلیس معظم کا بڑا بھائی ہوں



✽ جامی بی۔ اے علیگ ✽

ہر مسلمان کا یہی مسلک یہی ایمان ہے  
 مکر ختم نبوت، مکر قرآن ہے  
 درحقیقت دور حاضر کا ہر اک جھوٹا نبی  
 شکل انسانی میں جیتا جاتا شیطان ہے  
 لا نبی بعدی خود فرما گئے ختم رسل  
 جن کا ہر قول میں اللہ کا فرمان ہے  
 کاذب و زندیق کا حاصل ہوا جس کو لقب  
 مسلمہ کذاب کا بیرو وہ بے ایمان ہے  
 موت پاخانے میں پائی حشر و نفاق میں ہوا  
 عہد نو کے مہدی موعود کی کیا شان ہے

پھر کوئی بوبکر اور فاروق پیدا ہو یہاں

مردوں کی زد میں یارب ارض پاکستان ہے

رابطے ہیں ان کے بھارت اور اسرائیل سے

چشم گردوں ان کی چالیں دیکھ کے حیران ہے

پیشوا ابلیس ان کا راہبران یزید

اور امام وقت ان کا موٹے دایان ہے

جان ہو قربان ناموس رسالت کے لیے

دل میں جامی کے ہمیشہ سے یہی امان ہے

۱۔ ضرورت شعری کے لیے سید کو سلسلہ لکھا گیا ہے۔



## ختم نبوة

✽ حضرت شوقی ✽

سر میں خیال مصطفیٰ، دل میں غم نبی نہیں  
 حق کی قسم یہ زندگی، موت ہے زندگی نہیں  
 ہے یہ حقیقت عیاں، ہزل نہیں، ہنسی نہیں  
 خاتم انبیاء کے بعد اور نبی؟ کبھی نہیں!  
 طبع اسیر مصطفیٰ، تشنہ بے خودی نہیں  
 واقف حال ماسوا اب میری آگہی نہیں  
 پھر تیر خلیلؑ سے توڑ تمان آذری  
 عشق ہے آج حکمراں عقل کی دل لگی نہیں  
 آتش عشق کے شرر خاک حرم میں جا کے ڈھونڈھ  
 ارض عجم میں شور ہے شورش بوذریؑ نہیں



مگر خاتمِ رسلِ بعثتِ نو کا مدعی  
 ہے انہی عددِ مرا ایسوں سے دوستی نہیں  
 عرشِ عظیم مدح گو فرشِ زمیں درود خواں  
 ذکرِ رسولؐ سے تھی کوئی مقام بھی نہیں  
 شاہِ عرب کی اک مثال چشمِ فلک نہ پاسکی  
 کون و مکاں میں آپؐ کی کوئی نظیر ہی نہیں  
 ختمِ حضورؐ پاک پر سلسلہِ رسل ہوا  
 قابلِ التفات ہی اب کوئی مفتری نہیں  
 مجھ کو بھی اے کریم ہو طیبہ کی حاضری نصیب  
 سچ ہے تری جناب میں لطف کی کچھ کمی نہیں  
 آہنِ بخت تیرہ کو شوقِ دل فگار تو!  
 عشقِ نبیؐ سے زربنا عشقِ سی شے کوئی نہیں



## تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد

✽ حکیم آزاد شیرازی ✽

پاکستان میں ہے مرزائیت مردہ باد      جلی اور ہمدنی نبوت مردہ باد  
اب یہ کسی کو دھوکا دے سکتی ہی نہیں      ابلیسی طاغوتی قوت مردہ باد

اب تو شریعت کی ہے عدالت، زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد

ربوہ کا ہے ہشتی ”قبرستان“ کہاں؟      مرزا بشیر الدین کا ہے ارمان کہاں؟  
دجل و فریب کے رنگین جال اب ٹوٹ گئے      ضیاء حق آ پہنچی، اب شیطان کہاں؟

زندہ بادا آمین شریعت، زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد

شاہ جی کے دل کی خواہش منکور ہوئی      روز و شب کی ہر کاوش منکور ہوئی  
خیل لاہوری سے لے کر ہوری تک      قلعہ قحی سب کی کوشش منکور ہوئی

قالہ سالار شریعت، زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد

مولوی تاج محمود ہو یا کہ انصاری      آقا شورش ہو کہ مظفر علی حسنی  
مظفر علی اعظم ہو یا ابوالحسنات      مولوی محمد علی، کفایت اور قاضی

سب ہیں راہروان جنت، زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد

خون تمہارا لے آیا ہے رنگ آخر      فیصلہ کن حق و باطل کی جگہ آخر  
 بھاگ گئی لندن اولاد فرمگ آخر      دیکھ کے رہ گئی دنیا ساری دمگ آخر  
 اے شہدائے ختم نبوت! زندہ باد  
 تاج و تخت ختم نبوت! زندہ باد  
 پاکستان میں نظم خلافت' زندہ باد      عدل و مساوات اور اخوت' زندہ باد  
 فرقہ بندی چھوڑ کے ایک اور نیک بنو      فرد ہوں سب مربوط ملت' زندہ باد  
 آخری نبی کی آخری امت! زندہ باد  
 تاج و تخت ختم نبوت' زندہ باد



## مرزا غلام احمد قادیانی علیہ اللعنتہ سے

✽ علی اصغر چشتی صابری ✽

تاز سے ساتی نے جب مجھ کو اشارہ کر دیا  
 "تیری ہر ایک پیش گوئی جھوٹی ثابت ہو گئی  
 تجھ کو اپنے جال میں پھنسا یا شیطان نے  
 تو ہمیشہ اہل حق کو گالیاں دیتا رہا  
 تو نے اہل بیت کی توہین اور تحقیر کی  
 حضرت عیسیٰ پہ تو نے باندھ دی صد تہمتیں  
 تب غلام احمد کو میں نے یہ حوالہ کر دیا  
 تو نے اپنے ماننے والوں کو رسوا کر دیا  
 تو نے ناجبھی میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا  
 اپنا تو نے اپنے ہاتھوں سے کباڑا کر دیا  
 اور ان کی ذات پر حملے پہ حملہ کر دیا  
 اصل اپنا تو نے اس سے آشکارا کر دیا"

اس نے یہ پڑھ کر کما چشتی تیری ہر بات نے  
 میرے دعوے کو اٹھا کر پارہ پارہ کر دیا



## مرزا غلام احمد

### ✽ شاہین اقبال اثر ✽

فتنہ تھا قادیانی مرزا غلام احمد  
 قسم و ادب نہیں کچھ نام و نسب نہیں کچھ  
 کذاب کی علامت سچائی سے بغاوت  
 ایسی بھی سادگی کیا الٹا ہے حیرا جوتا  
 تھا شیطنیت کا مسکن انسانیت کا دشمن  
 ہر کھڑو لے میں اور جھوٹ بولے میں  
 شیطان کی شرارت کفار کی عمارت  
 بیہودوں کی گرد تھا وہ عورت نہ مرد تھا وہ  
 بیٹھے کا مرض تو یہ جبرت تھی موت حیرا  
 تو تو گزر گیا پر اب تک ہے فتنہ بن کر

آفت تھی نامکافی مرزا غلام احمد  
 منحوس خاندانی مرزا غلام احمد  
 اک جھوٹ اک کمافی مرزا غلام احمد  
 ٹیڑھی ہے شیردانی مرزا غلام احمد  
 حیوانیت کا بانی مرزا غلام احمد  
 حیرا نہیں تھا ثانی مرزا غلام احمد  
 انگریز کی نشانی مرزا غلام احمد  
 تھا جنس درمیانی مرزا غلام احمد  
 ناقص تھی زندگانی مرزا غلام احمد  
 حیرا وجود قانی مرزا غلام احمد

حیرا اثر ہے دعویٰ، دوزخ میں ہے وہ بیک

بکھا ہے پانی پانی مرزا غلام احمد



## جاگ رہے ہیں نبیؐ کے غلام

✽ شاعر عالم شیر عالم جے پوری ✽

پاک وطن میں صبح اور شام	جاگ رہے ہیں نبیؐ کے غلام
قافلے ابو جہل کے لٹ جائیں گے	ختم نبوت کے ڈاکو مٹ جائیں گے
مرزا بگڑے نے یوں لب کھولے	گوروں کے ایجنٹ لندن سے بولے
اے ربوہ والو میں مرشد تمہارا	اپنے شیطانوں کو اس نے پکارا
چھوڑ کے اپنی قوم کو ہائے بھاکا	مانا کہ جان بچا کے میں بھاکا
جہاں بھی جاؤ گے جوتے کھاؤ گے	ایسا رہبر تم کہاں پاؤ گے
کافر بنا کے اچھال دیا ہے	غلام راہوں میں حمیس ڈال دیا ہے
ربوہ کے جنگل میں رہیں گردہاری	جھوٹے نبی کے جھوٹے بیماری
ہر گام پر مسلمان انہیں ماریں گے	کل بھی ہارے تھے آج بھی ہاریں گے
ٹپاک دل کی کلی نہ کھلے گی	فتح و نصرت حمیس نہ ملے گی
لوٹ نہ سکو گے نبوت کا کشن	خدا کے شیر نہیں خدا کے ہو دشمن
رسوا زمانے میں ہوئے قادیانی	ملت اسلام سے کر کے بے ایمانی

یہ عالم ہے اب بوکھلائے ہوئے ہیں

دین کے دشمن گھبرائے ہوئے ہیں



## یہ دین قادیانی، جاودانی ہو نہیں سکتا

✽ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شوقی انبالوی ✽

زمین پر جب نکاح آسانی ہو نہیں سکتا  
وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنے لیکن بایں صورت  
میرے خالق نے بخشا ہے مجھے اسلام ساندھ ب  
نبوت جس کی وابستہ ہو پائے اہل یورپ سے  
دلائل سے غرض کیا صرف اتنا جانتا ہوں میں  
ادھر اسلام کا دعویٰ ادھر کفار سے الفت  
جہاں میں دشمن ختم رسل موجود ہیں جب تک  
کماں سے لائیں جرات مرزائی بحث کرنے کی  
جسے نظمین پوشی بھی دھوکا پیش آ جائے  
مئے انگریز تو "خود کاشتہ پودا" بھی سوکھے گا

تو پھر ہرگز پیہر قادیانی ہو نہیں سکتا  
مکان کا رہنے والا لامکانی ہو نہیں سکتا  
کوئی اس دین کا دنیا میں طانی ہو نہیں سکتا  
وہ دنیا میں کبھی حق کی نشانی ہو نہیں سکتا  
خدا والا اسیر بد زبانی ہو نہیں سکتا  
ہمیں تو اعتبار قادیانی ہو نہیں سکتا  
دل ناشاد وقف شادمانی ہو نہیں سکتا  
مقابل اہل حق کا نقش فانی ہو نہیں سکتا  
وہ ملت میں کسی جدت کا بانی ہو نہیں سکتا  
یہ قادیان قادیانی جاودانی ہو نہیں سکتا

جو دنیا میں شریک زمرہ باطل رہے شوقی

وہ عقبیٰ میں قرین کامرانی ہو نہیں سکتا



## قادیان کی جھوٹی نبوت کا طول و عرض

✽ مولانا محمد حیات غمگین ✽

کوں گا وہی جو لکھے قادیانی  
منی آرزوں سے ہو جائے گا پورا  
کرشن' جے سنگھ بہادر بھی تو ہے  
عورت بنا پھر وہ مریم کی صورت  
حیض و حمل دکھا کر نشانی  
مریم سے یوں بن گیا ابن مریم  
بنا وہ پیغمبر' پیغمبر سے بڑھ کر  
پڑی مل چل اور پڑا شور و غل ہے  
کبھی تو مہمد کبھی تو نبی ہے  
نہ الا الذی ہے نہ الا الذی ہے!  
دنیا کے دھندے ہیں سارے یہ تیرے  
عمر بھر جو دیتا رہے گا وہ چندہ  
ساری کمائی کا دیوے جو حصہ  
جنت کو ہوگا وہ سیدھا روانہ  
وہ مر کر جہنم کو جائیں گے سیدھے  
عجب زرگری ہے' عجب زرگری ہے

سنو میرے بھائیو عجب ہے کمائی  
کہ لنگر جو خالی پڑا ہے ادھر  
مٹھن اور خیراتی کی یہ گفتگو ہے  
کہیں اس نے دیکھی جو ایسی ضرورت  
بنا جو وہ مریم سنو خوش کلائی  
ہوئی درد زہ اور جہنمی پھر وہ مریم  
مہمد بنا اور مہمد سے بڑھ کر  
بنا پھر محمد' جو ختم الرسل ہے  
کسی نے کہا جو' کیا دل لگی ہے  
تو بولا یوں ہاتھ کہ غلی نبی ہے  
تکون مزاحی کے یہ ہیرے پھیرے  
کمائی بڑھانے کا ہے خوب پھندا  
بہشتی قبر کا سنو اور قصہ!  
کرے پورا چندہ قبر کا بیانہ  
جو چندہ نہ دیوے نہ قبریں خریدے  
یہ پیغمبری ہے یا سوداگری ہے





## عزم

✽ عارف صحرائی ✽

پالا پڑا ہے فتنوں سے امت کو جس قدر  
 دیں کے خلاف برپا کیا سب ہی نے غدر  
 نقصان دیں کو سب ہی نے پہنچایا ہے مگر  
 مرزائیت اساس پہ پڑتی ہے ٹوٹ کر  
 اس حد تک نہ کوئی بھی بڑھ پایا آج تک  
 فتنہ ہے قادیان کا سب سے عجیب تر  
 برطانوی نمی تری ”پرواز“ خوب ہے  
 دیں میں نقب لگائی ہے ایمان لوٹ کر  
 ختم الرسل کے نام پہ قربان میری جاں  
 مرزا کے پیرو آپ کی جانیں گے کیا قدر؟  
 الحاد کی بنیاد کو ڈھانے کا عزم ہے  
 ربوہ ہو قادیان ہو یا جو کوئی مگر



## صدارتی آرڈیننس کا نفاذ

### اور مرزا طاہر کا فرار

✽ عارف صحرائی ✽

لایا ہے رنگ جذبہ ایمان دیکھ لو  
 تابوت قادیان میں آخر گڑی وہ کیل  
 برداشت ایسے شخص کی اولاد کیسے ہو؟  
 اب صاف کھل گئی ہے غلامت کی ٹوکری  
 تلا دیا ہے دقت نے سارے جہان کو  
 مفرور ہو گیا ہے جو سن کر یہ فیصلہ  
 اسلم قریشی کیس سے طاہر کا بھاگنا  
 مرزائیت تڑپ اٹھی کیا خوب تیر تھا  
 اغماض جس سے تھوڑا بھی خطرہ خطیر تھا  
 چوکٹ پہ جو فرنگ کی مثل فقیر تھا  
 مدت سے جس کے گرد غلاف حریر تھا  
 ”اک حرف نامحمانہ“ تو حربہ حقیر تھا  
 معلوم ہو گیا کہ وہ اصلی شریر تھا  
 اس پر دلیل ہے کہ وہ مجرم ضمیر تھا

الختصر کہ مرزا کا لندن کو یہ رجوع

”بہی دہیں پہ خاک جہاں کا ضمیر تھا“



## سرایائے مرزا

✽ سلطانِ قدیر ✽

بدل لیتے ہیں آیات قرآنی	بڑے کذاب ہیں یہ قادیانی
کیا ہے نظر بد کی ترجمانی	غلام احمد کا عقد آسمانی
جو ہے دجال کی اک آنکھ کانی	کہ حال چشم مرزا بھی وہی ہے
نمی جی پر بلائے آسمانی!	مسیحا کو لگے تے دست، توبہ
عجب مرزا کی ہے یہ بد زبانی	کبھی بیوی کبھی بیٹا خدا کا
بڑی رنگین تھی مرزا کی جوانی	سدا بادہ کشی افیون خوری
یہ مجنوں پن یہ وحشی زندگانی	سمجھ کر گڑ جو ڈھیلوں کا تناول
بنا لیتا ہے اپنا دانا پانی	کہ رونا نوجواں کا چھوڑیے گا

یہ کوئی طفر کی باتیں نہیں ہیں  
قدیر عینِ حقیقت ہے بیانی



اکمل قادیانی شاعر کو مخاطب کر کے

غلام احمد قادیانی

✽ مولانا فضل احمد صاحب صدیقی ✽

غلام احمد مسیح قادیانی  
امین الملک اور جے سنگھ بہادر  
غلام احمد تھا بے شک کرم خاکی  
بشر کی جائے نفرت تھا یقیناً  
مسیحا ٹانگ وائرن کا تھا رسیا  
تھا انگریزی حکومت کا مدح خواں  
کیا اس کو ذلیل و خوار حق نے  
ہوا غرق فحالت اس کا بیڑا  
سیلمہ پھر ہوا ہے ہم میں پیدا

ہوا کذاب پیدا قادیاں میں  
رہی انسانیت جس سے زیاں میں  
نہ آدم زاد تھا وہم و گماں میں  
سراپا عار تھا وہ انس و جاں میں  
جو بکتی تھی پلومر کی دوکوں میں  
پچاس الماریاں لکھی تھی شاں میں  
کہ گندوں کی نہیں نصرت جہاں میں  
وہی خود کمتریں تھا اس جہاں میں  
لور آگے سے ہے بیٹھ کر اپنی شل میں

جو چاہے دیکھنا دجال اکمل

غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں



## جے مرزا قادیاں والے کی!

✽ حنیف رضا ✽

بقول م۔ ش (جنرل نام محمد رفیع) پاکستان کے سیاق و سباق میں مذہبی اختلاف کے باوجود قادیانی جماعت کے سربراہ کو پاکستان کی قیادت کی دعوت دینا کسی کے عقل و فہم سے ہلا نہیں ہونی چاہیے اور قادیانی جماعت کے سربراہ کی خواہش کے مطابق چونکہ ان کی حکومت قائم ہونے ہی والی ہے لہذا اس ”خیالی ریاست“ کا قومی ترانہ حاضر ہے۔ جسے چناب کی لہروں کی قدرتی موسیقی کے پس منظر میں گایا جاسکتا ہے۔ سکولوں، کالجوں میں گایا جاسکتا ہے اور سالانہ جلسہ کے اجتماع میں بھی بجایا جاسکتا ہے، جس سے مرزا قادیانی کی بدروح بھی خوش ہوگی اور اس کے درجات بھی بلند ہوں گے۔ آزمائش شرط ہے۔



نہ خنجر کی نہ بھالے کی	نہ روس ہتھوڑے والے کی
نہ پنڈت کی نہ لالے کی	نہ گورے کی نہ کالے کی
نہ رانی خاں کے سالے کی	جے مرزا قادیاں والے کی

روح اللہ کی مسند اس کو ملی  
 رب سویا ساتھ تو کھات ملی  
 تب کس مہی اس کے دل کی کلی  
 اور ”کشتی نوح“ پھر خوب چلی  
 سر ہو مہی چوٹی ہمالے کی  
 جے مرزا قادیاں والے کی

مجنوں سی ہر دم حالت تھی      تنہائی میں ہنسنا عادت تھی  
 دم نکلا جو رفع حاجت کی      کیا اس کی شان رسالت تھی  
 کیا بات لکھتے ہالے کی      جے مرزا قادیاں والے کی  
 اسلام کا دامن چھوڑ دیا      ایمان کا ساغر توڑ دیا  
 رخ شرم و حیا سے سوڑ دیا      غیرت کا خون نہوڑ دیا  
 جے ڈھیلے کھانے والے کی      جے مرزا قادیاں والے کی

باگلی وہ ادا تیکھے چتون  
 نازک گدرائے سیمیں بدن  
 انگریزائی کا منظر توبہ شکن  
 اک تارے نقابوں کی چلن  
 اور مستی کان کے ہالے کی  
 جے مرزا قادیاں والے کی

تقریر کو ”سب اچھا ہے“      تبلیغ کو ”سب اچھا ہے“  
 تحریف کو ”سب اچھا ہے“      ”تسلیم کو سب اچھا ہے“  
 پروا نہیں کملی والے کی      جے مرزا قادیاں والے کی  
 اسلام کا پرچم پھاڑ، جلا      اس دھرتی کو بھی آگ لگا  
 ربوے کی زمیں پہ جھوم کے گا      طیارے سے آواز لگا

جے انگریزوں کے پالے کی  
 جے مرزا قادیاں والے کی



## کشمیر اسمبلی زندہ باد

✽ الحاح حنیف رضا ✽

زندہ باد اے خطہ کشمیر کے دانشورو!  
 تم نے پھینکی سارق ختم نبوت پر کند  
 تم نے پورا کر دیا اقبالؔ کا دیرینہ خواب  
 رنگ لائی ہے بخاریؔ کی مسلسل قید و بند  
 تم سدا زندہ رہو گے دہر میں ہا صد وقار  
 روز محشر بھی خدا کے روبرو ہو ارجمند  
 سن ترین کے شہیدوں کا لہو رنگین ہے  
 کب تلک چھیتی پھرے گی قادیاں کی گوسفند  
 آج روح بوکڑ شاداں و فرحاں ہو گئی  
 خائب و خاسر ہوئے میلہ کے بھائی بند  
 عظمت ختم رسلؐ پائندہ و تابندہ باد  
 ہو گیا پھر لا نبی بعدی کا پرچم بلند



## مرزا غلام احمد قادیانی

✽ علی اصغر چشتی ✽

آ تجھ کو بتاؤں کہ بہت خوار ہے مرزا

ابلیس کے پھندے میں گرفتار ہے مرزا

فرعون کو جس نفس نے دریا میں ڈبویا

اس نفس خبیثہ کا پرستار ہے مرزا

شیطان کی غلامی میں ملی جس کو نبوت

رسوائے زمانہ، وہ سیاہ کار ہے مرزا

گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا پڑا جس کو

پھر بھی رہا ناکام، وہ مکار ہے مرزا

اپنوں کو اور بیگانوں کو دھوکہ دیا جس نے

خود بھی رہا دھوکے میں وہ عیار ہے مرزا



تھی جس کے رگ و ریشہ میں انگریز پرستی

انگریز کا پالا ہوا غدار ہے مرزا

جس دل پر لگی مہر، بصیرت گئی جس کی

اور سلب بصارت ہوئی وہ عار ہے مرزا

دن جس نے گزارے مرض کفر میں سارے

اور لٹس سے ہوا مس نہ وہ بیمار ہے مرزا

ساقی نے دیے جام جو چشتی کو مسلسل

پی پی کے کہا اس نے کہ مردار ہے مرزا



## مرزا قادیانی

✽ حکیم محمد شریف خاں مختار درانی ✽

وہ کاذب ہے کاذب ہے جھوٹا نبی ہے

وہ جھوٹا ہے مہدی وہ شیطان جلی ہے

کبھی ہے بروزی کبھی ہے وہ غلی

حقیقت میں انگریز کا ہے مصلی

مسلمہ ملیحہ کا ہے وہ برادر

وہ دریائے کذب و ریا کا شاور

وہ بیگم محمدی پہ مرتا رہا ہے

سدا اس کی فرقت میں جلتا رہا ہے

فقط ٹپٹی ٹپٹی ہے پیغام اس کا

جنم کے ماتھے پہ ہے نام اس کا

نہ مکی نہ مدنی وہ ہے قادیانی

کہیں اس کو ابلیس و دجال ثانی!

منافق ہے کافر ہے دجال ہے وہ

کہ جھوٹی نبوت کی فٹ ہال ہے وہ

وہ شیطان مجسم ہے مکار بھی ہے

سنو منتظر کہ وہ بدکار بھی ہے

۱۔ مسل بنجالی میں خاکروب کو کہتے ہیں۔ دوسرے معنی اس کے انگریز کے در پر سر کو جھکانے والا ہوں گے۔



نبوت کے داعی کو بعد محمد تقاضائے ایماں ہے کذاب کہئے

✱ مختصر درانی ✱

نبوت کے داعی کو بعد محمد 'تقاضائے ایماں ہے' کذاب کہئے  
 جو مانے گا مرزا کی جھوٹی نبوت، جنم میں پھر اس کو غرقاب کہئے  
 محمدؐ کا ثانی نہیں ہے جہاں میں، یہ ممکن کہاں ہے، یہ ممکن نہیں ہے  
 ذرا ڈھونڈ دیکھو زمان و مکاں میں، محمدؐ کے ثانی کو نایاب کہئے  
 وہ جھوٹی نبوت کا شاہکار بن کر، وہ حسن مجازی پہ مرتا رہا ہے،  
 وہ بیگم محمدی کی خاطر جہاں میں، رہا مضطرب مثل سیماب کہئے  
 وہ جھوٹا نبی ہے وہ جھوٹا مجدد، وہ جھوٹا ہے مہدی وہ جھوٹا مسیحا،  
 کلام خدا کا میں سچ کہہ رہا ہوں کہ نا آشنائے آداب کہئے  
 کہاں ٹیچی ٹیچی، کہاں شان قرآن، کہاں مرزا کاذب، کہاں نور یزداں  
 ہے بہتر یہی اس لعین کو، دجال کہئے یا کذاب کہئے

فرنگی کی دعوت پہ لبیک کہہ کر' نبی بن گیا ہے نہ سوچا نہ سمجھا  
 غلام شہ عیش و عشرت' مریض مرض ہائے اعصاب کہئے  
 محمدؐ ہمارا دو عالم کا پیارا' اجالا زمانے کا ہے مختصر وہ  
 مگر قادیانی نبی کو جہاں میں' یم خود پرستی کا گرداب کہئے



## وطن کے نوجوانوں، محافظوں اور پاسبانوں کے نام ایک طالب علم کا پیغام

✽ اوریس احمد آزاد ✽

اے وطن کے بازوئے شمشیر زن کچھ ہوش کر  
 قادیانی دشمنوں کو اب ذرا خاموش کر  
 ٹمٹماتے ہیں ابھی تک، میری راہوں کے چراغ  
 بن کے قاسم ظلم کو مٹی میں تو روپوش کر  
 بھیڑیے غرا رہے ہیں، تیرے گھر کے سامنے  
 ”شورش“ غیرت کے ناطے، اٹھ نگاہ جوش کر  
 کر خودی کی چشم سے، یک چشم کی مٹی پلید  
 گھونپ کے سینے میں خنجر اس کو محو دوش کر

رزم گاہ قادیاں کے دیں فروشوں کی صفیں  
چیر کے شمشیر سے، جام شہادت نوش کر

ایک ٹھوکر مار کر ربوے کے ٹیلے توڑ دے

ایک ہی تھپڑ سے پورا قادیاں بے ہوش کر

منتظر آزاد کیوں ہے خنجر و شمشیر کا

تو صدائے حق کو پھر اب آشنائے گوش کر



## عظمت ختم نبوت

✽ ناشر حجازی ✽

تیرے ہی واسطے حق نے کیے ہیں بحر و بر پیدا  
ستارے اور قمر پیدا، گلستاں اور شجر پیدا

فدا ہے جان میری عظمت ختم نبوت پر

کچل دوں گا خلاف اس کے کہیں ہو فتنہ گر پیدا

کیا انگریز نے تھا دامن ملت کو صد پارہ

خدا کے فضل سے اب ہو رہے ہیں بخیہ گر پیدا

”شہیدان وفا“ کا خون ضائع ہو نہیں سکتا

کہ ملت کے صدف میں ہو رہے ہیں پھر گر پیدا





## عین ایماں ہے

✽ فیروز فتح آبادی ✽

نہیٰ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے  
 سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے  
 ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں  
 نہیٰ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے  
 جو فتنہ ملت بیضا کی بنیادوں سے کھرائے  
 میرے نزدیک اس کا سر کھلنا عین ایماں ہے  
 جلا پروانہ شمع پر یہ راز زندگی کہہ کر  
 کسی کے عشق میں جلنا پگھلنا عین ایماں ہے  
 شہیدانِ وفا تقدیر سے بھی جنگ کرتے ہیں  
 وہ کہتے ہیں رہ الفت میں مرنا عین ایماں ہے

چلا ہوں سوئے مقتل پھر لگانے جان کی بازی،

قضا سے مسکراتے کھیل جانا عین ایماں ہے

یزیدی ہوں، پلیدی ہوں صدائے حق نہیں دیتی

کہ رسم کربلائی زندہ کرنا عین ایماں ہے



## استاد بدایں

✽ مقصود عالم شاہ کوئی ✽

ملعون زماں کہئے، کذاب جہاں کہئے  
 مرزے کو خباثت کا، منحوس نشاں کہئے  
 لاریب نہیں ملتا، مطعون کوئی ایسا  
 انسان کے جاے میں، عفریت نہاں کہئے  
 فیضان فرنگی ہے، بکواس حرامی کی  
 تلید سگاں کہئے، استاد بدایں کہئے  
 مردود کی آنکھیں تک آپس میں نہیں ملتیں  
 ایسے میں مسیحیت ملتی ہے کہاں کہئے!  
 ملحد کے تعاقب میں بیباک صداؤں کو  
 مقصود سخن کہئے، سرمایہ جاں کہئے



ڈھینچوں ڈھینچوں

”ہفتگی لاہور“

کے نام

\* قمرالحسین قمر \*

ڈھینچوں ڈھینچوں ہفتگی لاہور پتا تاش کا

نور ایماں سے ہے خالی سینہ اس فاش کا

گالی بکتا ہے ہمیشہ مجلس احرار کو

یہ فرنگی زادہ بھی ہے پالتو یکتاش — کا

اس کے مہدی کو ملی برطانیہ سے شہ مدام

یہ نہال آرزو ہے ملکہ عیاش — کا

زیروی کو ہم نے دیکھا یکی دروازہ کے بیچ

ٹانگیں اوپر سر تھا نیچا اس غبی نباش کا

بلونت سنگھ اور ماؤنٹ بیٹن کا دغیفہ خوار ہے  
 قطرہ مرزا مرکب زیروی ادبش — کا  
 باز آجا زیروی یک چشم گل — اور — یاد رکھ  
 پھوڑ دیں گے سر ترا لاہور کے بد معاش کا  
 میرزا و زیروی صرصر سموم کفر ہیں  
 گالی بکنے پر مہیا رزق ہے قلاش کا

۱۔ مرزائیوں کا ہفت روزہ ”لاہور“

۲۔ ایڈیٹر ”لاہور“ ثاقب زیروی قادیانی



## مرزا قادیانی کی اصلیت

✽ محمد سلیم ساقی ✽

میں تجھ کو بتاتا ہوں کہ مرزا کی اصل کیا ہے  
 کرسمس کی اوقات اول، شاہیں کا گمان آخر  
 بنتا ہے مہدی و مسیح و نبی، خدا، ابن خدا  
 سردار البشر اول، شرمگاہ انسان آخر  
 کرتا ہے وحی و اعجاز و الہامات کا دعویٰ  
 تکذیبِ خدشہ اول، تحریفِ قرآن آخر  
 کردار میں گفتار میں شیطان کی بہان  
 بخدا! کذاب عصر اول، زندیق زمان آخر  
 مراق، ہسٹیریا، ہیضہ، نسیان، یہ جملہ امراض  
 نبیوں کی توہین اول، پاگل کی پہچان آخر



## ✽ ابراہیم اسماعیل ✽

کبھی اسلام ”کفر قادیانیت“ نہیں ہوتا  
 کبھی لفظ ضیاء ہم معنی ظلمت نہیں ہوتا  
 کہاں وعظ نبوت اور کہاں بکواس مرزا کی  
 مقال مرسلات ہریان پر وحشت نہیں ہوتا  
 بچو اس سے مسلمانو! وہ داعی جنم کا  
 کبھی جھوٹا پیبر داعی جنت نہیں ہوتا  
 نہیں ہے، قادیانیت کبھی اسلام کے معنی  
 کبھی مفہوم مسلم قادیانیت نہیں ہوتا



✽ حافظ مشتاق عباسی ✽

ابلیس کی ہو تم جاں اے لعین قادیاں  
 وہ ہے تجھ پہ قربان اے لعین قادیاں  
 تو نے راہ حق سے کتنوں کو دیا ہے بھٹکا  
 تجھ پہ کفر و شرک نازاں، اے لعین قادیاں  
 تیری مسلوں پر کیے انگریز نے دستخط تمام  
 واہ کیا ہے تیری شان اے لعین قادیاں  
 لکھ دیا لوح و قلم نے تیرے حق میں  
 ہوگا تو ذلیل جاوداں اے لعین قادیاں





## بیاد شہدائے ختم نبوت

✽ غلام نبی میرناسک ✽

لگائی جب سے مغنی نے ساز پر معزاب  
 پھلتے اشک ہیں آنکھوں میں جان ہے بیتاب  
 غلام شب میں بھٹکتے ہیں تارے آہوں کے  
 ابھرتا دیکھئے کب ہے افق سے وہ ستاب  
 تمام رات جنوں میں لٹائے آنکھوں نے  
 دل و جگر کے خزانوں کے گوہر ثایاب  
 یہ کشت زار محبت ہے لالہ زار نہیں  
 کیا ہے خون سے عشاق نے اسے سیراب  
 عبث ڈراتا ہے نمود اپنی آتش سے  
 کہ پیش عشق محمدؐ ہیں سرد یہ الہاب

یہ ہفتکین جو ازل سے ملا شہیدوں کو  
 شفق میں، لعل بدخشاں ہیں، گل میں، ے نایاب  
 تھی ہیں بادۂ حب نئی سے سب کے سیو  
 نہ سر اٹھاتے کبھی ورنہ دشمن و کذاب  
 وہ آگ لالہ و گل کی رگوں نے کب پائی  
 تپش سے جس کی ہیں ناسک کے جان و دل بیتاب



۱۹۷۴ء میں دہلی تحریک ختم نبوت چلی، جس کے نتیجہ میں مقبرہ ۱۹۷۴ء میں  
 قادیانیوں کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے غیر مسلم قرار دیا۔ دونوں تحریکوں کے  
 اخراج کے حوالہ سے ایک نظم ملاحظہ فرمائیں۔



یہ جیت ان کی ہے جو خون میں نہائے تھے

✽ محمد ارشد کمال ✽

تمام اہل وطن، السلام، جیت گئے  
 جنہوں نے پائی حیاتِ دوام، جیت گئے  
 جناب ختمِ رسل کے غلام، جیت گئے  
 خواص ہار گئے ہیں، عوام، جیت گئے

یہ جیت ان کی ہے، جو خون میں نہائے تھے  
 جو جراتوں کے نشاں، عظمتوں کے سائے تھے  
 صداقتوں کے افق پر جو جھمگائے تھے  
 جنہوں نے ختم رسل کے علم اٹھائے تھے

ہوئی ہے جہد وفا کامیاب، زندہ باد  
 فریب و مکر ہوا بے نقاب، زندہ باد  
 ابھر رہا ہے نیا آفتاب، زندہ باد  
 یہ انقلاب ہے یہ انقلاب، زندہ باد  
 تمام قوم زمانے میں سر بلند ہوئی  
 خدا کا شکر کہ سچائی فتح مند ہوئی



یہاں ورد، درود پاک کرنا عین ایماں ہے

✽ عنایت اللہ رشیدی ✽

ادب گاہ رسالت ہے یہ، ڈرنا عین ایماں ہے  
 یہاں ورد درود پاک کرنا عین ایماں ہے  
 وہ ختم المرسلین ہیں، باعث اتمام نعمت ہیں  
 نبوت ختم ہے ان پر، سمجھنا عین ایماں ہے  
 کئی کذاب آئیں گے، کئی دجال آئیں گے  
 گریباں دجل کا صد چاک کرنا عین ایماں ہے  
 کسی جھوٹے نبی کی بات سننا کفر ہے پیارے!  
 نبی کے دشمنوں سے جنگ کرنا عین ایماں ہے  
 زبانیں کھینچ لیں گے ہم، وہ چرے نوچ ڈالیں گے  
 ”گرہ کٹ“ قوم کو یارو پکڑنا عین ایماں ہے

گریں سو بجلیاں ہم پر، قدم آگے بڑھائیں گے  
 زمانے سے نہیں، اللہ سے ڈرنا عین ایماں ہے  
 عدو سے ڈرنے والے ہم نہیں، ہوں گے کوئی بزدل  
 ہر اک کذاب سے ہر بار بھڑنا عین ایماں ہے  
 کہاں پھرتا ہے تو بھولا ہوا ہے راہ سوداگی!  
 سبق بھولے ہوئے پھر یاد کرنا عین ایماں ہے  
 عنایت میں کہاں طاقت لکھے تعریف عربی کی  
 دلوں کو یاد سے آقاؐ کی بھڑنا عین ایماں ہے



## کاروان ختم نبوت

✽ حفیظ رضا پسروری ✽

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لیے  
 وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے  
 توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں  
 اک فقط نام محمدؐ سے محبت کی ہے  
 ہم نے بدلا ہے زمانے میں محبت کا مزاج  
 ہم نے ہر دل کو نئی راہ و نوا بخشی ہے  
 مرحلے بند و سلاسل کے کٹی مٹے کر کے  
 چہرہ دار و رسن کو بھی ضیاء بخشی ہے



## جنرل اعظم خان — تو بھی سن!

✽ شریف جالندھری ✽

مندرجہ ذیل نظم ساہتہ ارباب اقتدار کے عہد ذیوں حال میں شائع ہوئی تھی۔ اس دور میں اسلام کی سرپلندی و عظمت کی تحریکوں کا جو دھڑ کیا گیا اور بحالیِ جمہوریت کے نام نہاد علمبرداروں نے اپنے عہد اقتدار میں ملک گیر جمہوری تحریک کو بزدل اقتدار جس طرح ہال کیا، یہ نظم اس کی صبح عکاسی ہے۔



یاد تو ہوگا تم کو بھی وہ مرحلہ	جب یہاں سخت جانوں کو کچلا گیا
پاسداری کے ہر تلخ عنوان کا	نام لے کر جوانوں کو کچلا گیا
چینی ہی رہی دین کی برتری	عشق کے سب فسانوں کو کچلا گیا
عشق کی داستان جن کا ایمان تھی	ان بہادر جوانوں کو کچلا گیا

وقت ان حادثوں کو سمیٹے ہوئے  
دور ماضی کے گوشوں میں گم ہو گیا



یک بیک حکمران قوموں کا جنوں  
 کچھ فقیروں، گداؤں کی آواز سے  
 ملک میں ہر طرف ہلانے لگا!  
 حکمرانوں کا دل خوف کھانے لگا!  
 اک صدا سارے عالم پہ چھانے لگی  
 بام و در چچ اٹھے کہ اے خالو  
 دین کی آمد کو بچائیں گے ہم  
 عشق کی داستان پھر مرتب ہوئی  
 قوم کا قافلہ آج تیار ہے  
 دینداروں کا سر پھر سر دار ہے

داستان حرم خون سے رنگین ہوئی

وقت کا قافلہ مسکرانے لگا

دوستو! ساتھیو! آؤ سوچیں کہ کیا  
 اسم شبیر خاموش تصویر ہے  
 خون ناحق یونہی رائیگاں جائے گا  
 خون ناحق کچھ رنگ لائے گا  
 قادیانی نبوت کے افکار سے  
 اس کی گفتار اس کے کردار سے

دین کی آمد کل بھی خطرے میں تھی!

دین کی آمد اب بھی خطرے میں ہے!



## ✽ سائیں حیات ✽

مرزا صاحب نوں نبی بنا دتا ایس انگریز مداری نے چل کر کے  
 مدد واسطے ٹال چا کھڑا کیتا نور دین غلیفے نوں پرل کر کے  
 اسیں تاں کہندے ہاں مرزائی بیٹیاں نوں چنگے ہون تاں اڑ جان پھل کر کے  
 ہن تاں لواں گے دم حیات سائیں ایس جھوٹے نبی نوں کھل کر کے



مرزا غلام احمد قادیانی

کانا بھڑ بھونجانی

✽ محمد شریف سہابی ✽

آکھن حمہ میں ذات ربانی نوں اس واحد پاک لاٹانی نوں  
 ہر اک دے حال دے جانی نوں جو مالک کل سفندر دا  
 زمین 'آسمان' سمندر دا  
 اتے واقف ہر دے پھندر دا  
 پھر پڑھاں درد رسول اتے اس اللہ دے مقبول اتے  
 اس نبی دے ہر اصول اتے میں واراں اصول قلندر دا  
 تے زمین 'آسمان' سمندر دا  
 بنناں مینا بت ہر مندر دا  
 اد ہادی والی امت دا جو منع زرا صداقت دا  
 تاج پن کے ختم نبوت دا آیا شافعی گدا و سکندر دا  
 بن رحمت کل سفندر دا  
 بت مہن لئی ہر مندر دا  
 ایہ آخری چوہدویں چند آیا باطل دے توڑن پھندر آیا  
 کر نبوت دا بوبا بند آیا کم شپ کے باہر اندر دا  
 مار جدا کس کے چندر دا  
 مکا قصہ سارے دھندر دا

ادھے بعد نبی کوئی آؤناں نہیں  
 اللہ نے نبی ہاؤناں نہیں  
 ایہ قرآن قانون بدلاؤناں نہیں  
 اٹل فیصلہ ایہ بھگوند دا  
 جو مالک کل سمندر دا  
 ایہ زمین 'آسمان' سمندر دا  
 بن جو دعویٰ کرے جھوٹا ایہ  
 جو نئی جی مرے جھوٹا ایہ  
 جو حامی بھرے جھوٹا ایہ  
 ہے ساتھی اوسے ہتسدر دا  
 او پتر جنگلی بندر دا  
 یا ہندو کافر ہندو دا  
 ساڑے اللہ نے فرما دتا  
 قرآن حدیث سنا دتا  
 کر واضح نبی سمجھا دتا  
 ایہ مسئلہ پورے سکندر دا  
 جو کل توڑے نبوت جندر دا  
 او پتر کتے بندر دا  
 میری امت چوں تیبہ بندے جی  
 دعویٰ کرن گے جھوٹ اوکناں جی  
 او کفر دے پکے رہندے جی  
 کھیڈ کرن گے عین قلندر دا  
 کوئی بنے گا پت رام چندر دا  
 کوئی قادیاں دا کوئی جالندھر دا  
 انہوں وچوں میلہ کذاب الہیا  
 کرن اپنا خانہ خراب الہیا  
 غلام احمد دجہ پنجاب الہیا  
 جو ٹوڑی انگریز ہتسدر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کبجر پرلے نمبر دا  
 ایہ جمیاں مرزا قادیاں دا  
 بھن سہرا سر بھادیاں دا  
 ایہ مرکز بنفص عتادیاں دا  
 منہ کھولیا بکتر بندر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کبجر پرلے نمبر دا

اپنے اٹھدیاں بند جماد کیتا      او رب رسول ناشاد کیتا  
 خود اپنا آپ بھاد کیتا      خوش کیتا دل ہند دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کجگر پرلے نمبر دا  
 جد مرزے جماد حرام کیتا      انگریز نے اچا نام کیتا  
 واں لواں تیار اسلام کیتا      داء چل گیا جدوں چکندر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کجگر پرلے نمبر دا  
 انگریز خبیث مداری نے      اسلام دے دشمن بھاری نے  
 اتے ظلم ستم دی کشاری نے      اک چن لیا گندڑ گندڑ دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کجگر پرلے نمبر دا  
 بچ چنی چت انگریزاں دی      موج مانی گھوڑے میزاں دی  
 کرسی تے بھنگاں میزاں دی      رہا ہر دم نئی سمبر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کجگر پرلے نمبر دا  
 ایہ کمری پت مکاری دا      اک ناری ایہ سو ناری دا  
 ایہ ٹوڈی انگریز مداری دا      ایہ ملک فرگی مندر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کجگر پرلے نمبر دا  
 جو دیری مسلماناں دا      سب مومن ہا ایماناں دا  
 آزادی دا ارماناں دا      ایہ قصن پنگدا اوسے کجگر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کجگر پرلے نمبر دا

ایہ انگریز دے خٹے چم دا سی      اہی لٹاں اندر کھدا سی  
 نہ ہم دا سی نہ تم دا سی      سی ٹو انگریز ہتھو دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کتھر پرلے نمبر دا  
 انگریز دیاں لٹاں گھٹ گھٹ کے      لوکاں توں پیسے لٹ لٹ کے  
 سب قادیان دے وچہ سٹ سٹ کے      آباد کر لیا کھوا نجر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کتھر پرلے نمبر دا  
 اہا کوئی وی کم نہیں چنگا سی      باطل دے رنگ وچہ رنگا سی  
 پا بیٹا ہر تھاں پنگا سی      ایہ ٹوڑی انگریز فرگر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کتھر پرلے نمبر دا  
 میں کہتا واں مرزائیاں نوں      بے شراں نو بے حیائیاں نوں  
 نہ مارو بس دڈیائیاں نوں      پڑھ دیکھو کلام ہتھو دا  
 لندا ایہو کلام پکنبہر دا  
 ایہ کتھر پرلے نمبر دا  
 کتے بن دا بت کبندے دا      بندے دے نفٹے گندے دا  
 دیکھو حال ایہ گورکھ دھندے دا      سب ڈھانچہ پھندے پھندے دا  
 کلام دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کتھر پرلے نمبر دا  
 کتے بن دا بڈی بندہ امہ      ٹٹی دا کیرا گندہ امہ  
 کھورے کی گورکھ دھندا ایہ      کتے بن دا جے گھگھ مندر دا  
 کلام دیکھو جھوٹ پکنبہر دا  
 ایہ کتھر پرلے نمبر دا

نہ ماں دھڑوں نہ باپ دھڑوں  
میں جمیاں آپے آپ دھڑوں

اک دنیا سی چپ چاپ دھوں  
لے جھوٹا باہر اندر دا

کلام ویکھو جھوٹ پکھنبر دا

ایہ کنجھر پرلے نمبر دا

بن موسیٰ عیسیٰ آیا واں

محمد دی دھرم پلٹا ہاں واں

سچ سچ میں رحمتِ سلاطین و اہل

میتوں محسودا والی انہ

حال و کیجو مبحث کنکمر دا

۱۰۰

کے کہندا میں خود اللہ والہ

the following:

میت اللہ داکٹر کا

وال

کلام شریف و محکم کنیز

کچھ

... 1940 ...

١٠٠

تسلط

مکرم دے پیوں باہر آیاں

پیار ایاں ہر وقت

مال ویتھو بھوٹ ۷ ستمبر دا

ایہ مجر

مبصر ۱۰

آدم کے لئے موعود بنے

کے نصاریٰ کے یہود بنے

کو درد بنے      چلیا      نہیں

مال ویکھو جھوٹ ۷ نمبر دا

ایہ سنجہ

نمبر دا

ک جیب چہ روڑے پاندا سی

جی دچہ مڑ نوں لکاندا سی

کھاندا سی      تھاں روڑے

ل ویکو جھوٹ ۽ پکھنبر دا

ہندا ایسو کلام شرطیں دا  
 پل بنیاں جھوٹ تعریضیں دا  
 پاک ہازاں دا تے نیفٹاں دا  
 خود پت ایلینس محمد دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کنجر پرلے نمبر دا  
 مارے وچ کتاباں لت مٹ ایہ  
 میرا منکر کنجری دا پت اے  
 خود پت جھلے ڈنگر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کنجر پرلے نمبر دا  
 اک تھاں ایہ کتاب چہ آہندا اے  
 میرے اتے ایمان نہیں لیاندا اے  
 او پتر جنگلی سوراں دا  
 ایہ دیکھو کلام پکنمبر دا  
 ایہ کنجر پرلے نمبر دا  
 او پتر جنگلی سوراں دا  
 خود سور ایہ لکھاں سوراں دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کنجر پرلے نمبر دا  
 میں حکومت پاکستان تائیں  
 اس دیں دے ہر انسان تائیں  
 اس دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کنجر پرلے نمبر دا  
 چھل جھوٹ موٹھ تے لاف ذرا  
 مینوں دسو کر انصاف ذرا  
 کر اپنے داغ نوں صاف ذرا  
 ایہ پت بندے دا کہ بندر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کنجر پرلے نمبر دا



انسانوں ذرا انسان بنوں  
 یا کبجر سور شیطان بنوں  
 چ مومن مسلمان بنوں  
 بنوں جو کہندا تانوں اندر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کبجر پرلے نمبر دا  
 او منور حسین گیلانی دی  
 میرے سلف دی خاص نشانی دی  
 ایہ فرمائش سی میرے جانی دی  
 سن اٹھاٹھ مہینہ ستمبر دا  
 حال دیکھو جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کبجر پرلے نمبر دا  
 اللہ نے کرم کما دتا  
 فضلاں دا مہینہ ورا دتا  
 مای توں کم ایہ کرا دتا  
 ایہ خادم اک بگوندہ دا  
 حال سنیا جھوٹ پکنمبر دا  
 ایہ کبجر پرلے نمبر دا



# مرزے دی بول گئی سی کلڑوں کوں

✽ شریف ساہی ✽

برطانوی سرکار دا سارا مرزے لیتا سی  
 انگریز توں حرام لے لے کھادا پیتا سی  
 داغ اوٹ ہو گیا پھر اوہدا چپ چھپتا سی  
 میلہ کذاب وانگوں دھوئی اس کیتا سی

نبی دیاں وارثاں نے بھن دتا منہ  
 مرزے دی بول گئی سی کلڑوں کوں

انگریز منحوس نے برطانوی فرنگی نے  
 وڈے دھوکے باز نے تے وڈے سارے ڈھنگی نے  
 ویری اسلام دے تے کفر دی پیشگی نے  
 ملک وچوں لہیا اک پاگل تے بھنگی نے

انہاں کیا اٹھ کر نبوت دا دھوئی توں  
 مرزے دی بولی گئی سی کلڑوں کوں

مرزے دا باپ وی انگریز دا جی ٹوڈی سی  
 حرام کھا کھا اہدی ٹنڈ ہوگئی روڈی سی  
 شرم تے حیا انے ساری لاه چھوڑی سی  
 ہر ویلے انگریز اگے مار بہندا گوڈی سی

کہندا رب تے رسول انگریز باپو توں  
 مرزے دی بول گئی سی نکلڑوں کوں

ٹوڈی دائی ٹوڈی مرزا جیاں منحوس ایہ  
 فرنگی دی حمایت کیتی ڈٹ کے دیوس ایہ  
 تباہ کیتا جس انسانیت دا نموس ایہ  
 لکھیاں کتاباں کٹھے کر گکھ پھوس ایہ

اپنے جانے بڑی مار گیا پھاں پھوں  
 مرزے دی بول گئی سی نکلڑوں کوں

آؤ اہدے تہانوں الہام دساں دوستو  
 انگریزی نبی ٹوڈی دا کلام دساں دوستو  
 کیویں گزری صبح کیویں شام دساں دوستو  
 غلام احمد نام فرنگی غلام دساں دوستو

غور نال سنوں کڈھ کے کنناں وچوں روں  
 مرزے دی بول گئی سی نکلڑوں کوں

لکھدا ایہ اک جگہ اپنی کتاب وچ  
 میں کی واصل ہوياں جا کے رب دی جناب وچ  
 رب کاروائی کیتی میرے نال او خواب وچ  
 بیرہی مرد عورت کردے کٹھے سوں حجاب وچ

پھیر مینوں منڈا جمیاں گویا او میں ای ہوں  
 مرزے دی بول گئی سی ککڑوں کوں

کتے کہندا بندہ نہیں میں بندے دائی پت نہیں  
 رب دا میں خصم آں تے بیوی آں پرگت نہیں  
 ایہ نبی دا کلام اے ایہ گند نہیں تے کت نہیں  
 ایہو جئے بے شرے دے لائے جاندے جت نہیں

غور نال سن لے سرکار میری توں  
 مرزے دی بول گئی سی ککڑوں کوں

کتے کہندا میں تے جی مراق دا بیمار داں  
 بگنے تے موتنے توں بڑا کی لاچار داں  
 پرگڑ دی جگہ روٹیاں نوں کھان دا ہشیار داں  
 عیسیٰ داں موسیٰ داں جے سنگھ اوتار داں

پرگڑ دیاں روٹیاں نال پونجدا سی گوں  
 مرزے دی بول گئی سی ککڑوں کوں

پہلے دی اس مرزے سے مداری لکھل کوئدے رہے  
 باندری دے کھیڈوانگوں ڈورو پھڑو جاؤندے رہے  
 فرعونی جادوگراں وانگ جال کئی وچھاؤندے رہے  
 پر عاشقاں نوں دیکھ سارے پیر آگوں جاؤندے رہے

بجے جانڈے کر دے رہے سارے بھوں بھوں

مرزے دی بول گئی سی نکڑوں کوں

میں اپنی سرکار نوں ایہ کردا اعلان ایں

مرزا تے مرزائی سارے پکے بے ایمان ایں

نہ ایہ انسان پورے نہ ایہ مسلمان ایں

ختم نبوت دے منکر تے شیطان ایں

ماہی نوں چاہے کتے بلا کے پچھ لوں توں

مرزے دی بولی گئی سی نکڑوں کوں



مرزے ٹال ٹکر یندی آ

جگنی

دو لکڑیاں دو کانے جدوں حق نے ٹھو کے پھانے

مرزا مرزا مٹی خانے ایہ گل ساری دنیا جانے

ماہی میرا جگنی کندی آ

باطل ٹال ٹکر یندی آ

کتے بندہ بڈھی ہور کتے بن دا مور چکور

نبوت دا ڈاکو چور موزی مچے گور

ماہی میرا جگنی کندی آ

مرزے ٹال ٹکر یندی آ

کتے آکھے میں ہاں موسیٰ کتے آکھے اک دا اٹوسہ

لکھ لعنت اے منحوسہ تینوں شرم نہ آئی دیوسہ

ماہی میرا جگنی کندی آ

مرزے ٹال ٹکر یندی آ

کتے آکھے میں ہاں عیسیٰ کی بولیا بول اہلیہ  
 تینوں شرم نہ آئی خبیثہ بھریا روٹیاں دے ٹال کھیسہ  
 مای میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

ڈاکٹر عبدالستار دی دھی جیدا نام جی نمنب سی  
 سی خادم مرزے دی خورے کیتا کی کی سی  
 مای میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

اک بھانو سی مکار رہندی ہر دم خدمت گار  
 لتاں گھڈی اٹھے پھر ہوندا مرزا خوش عیار  
 مای میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

جو نہیں من دے میری نبوت سن کے آگوں کر دے ہت  
 او کنجریاں دے پت مرزا آپ کتے دا پت  
 مای میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

تینوں ظفر اپنے ویاہ دیناں تیرے دل دی آس بچا دیناں

تینوں لڑکیاں دو دکھا دیناں سب پردہ دور ہٹا دیناں

ماہی میرا جگنی کھندی آ

مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

منہ لمبا تے اک گول ہے سی دو لڑکیاں آیاں کول ہے سی

دوٹاں دیاں عمراں سولہ ہے سی میں کیتی خوب ٹٹول ہے سی

ماہی میرا جگنی کھندی آ

مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

منہ لمبے والی پسند آئی او نظری مینوں قد آئی

دوٹی تے نظری گند آئی لمبی جی دانگ کند آئی

ماہی میرا جگنی کھندی آ

مرزے ٹال ٹکر لیندی آ

مرزے نے کیا بول جدا چرا پورا گول

ظفرا توں رکھ اہوں کول اوتے موتی ایہ ان مول

ماہی میرا جگنی کھندی آ

مرزے ٹال ٹکر لیندی آ



ایہ ماہی دا اعلان سن لے سارا اج جہان  
 غلام احمد ہے شیطان مرزا پکا بے ایمان  
 ماہی میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے نال نکر یندی آ

بالکل سچا ایہ اعلان سن لے حکومت پاکستان  
 مرازاں پکے بے ایمان ایہو کھندا کل جہان  
 ماہی میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے نال نکر یندی آ

سن لے ضیاء الحق جوان ماریں وچہ قرآن دھیان  
 آکھے نبی تے رب رحمان او مرزا کوئی نہیں مسلمان  
 ماہی میرا جگنی کھندی آ  
 مرزے نال نکر یندی آ



## ✽ امین نقوی ✽

میرا منی نبی یگانہ ایں  
 اوہ سچا مرزا جھوٹا اے  
 اوہنوں عرش تے رب بلواندا اے  
 اوہ براق، اوہدی اسواری اے  
 چھڈ مرزے قادیاں والے نوں  
 کیہ پتہ نقوی ملت دا  
 کیہ اوہنے چند چڑھایا اے  
 اے نقوی نفس دے پالن لئی  
 سب جھوٹے دعوے کردا اے  
 لکھ لعنت نقوی مرزے تے

جیہدا عرش تے اونا جانا ایں  
 اوہ سوہنا ایں امیہ کانا ایں  
 امیہ ٹٹی وجہ مر جاندا اے  
 امیہ چھکڑیاں وچہ کیہ کھاندا اے  
 انگریز دے گھالے مالے نوں  
 اس انے دل دے کالے نوں  
 کیہ کھویا اے کیہ پایا اے  
 جس رب رسول بھلایا اے  
 ہر مسئلے دے وچہ ہردا اے  
 وچہ ٹٹی خانے مر دا اے

۱۔ یاد رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء میں ہوئی، جبکہ میری پیدائش ۱۹۳۰ء میں ہے، لہذا سو کا فرق ہوا۔۔۔ سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا۔

۲۔ فرقہ غلامیہ کے بانی، مرزا غلام احمد قادیانی پر موت کے وقت ہیضہ کی صورت میں ایسا عذاب نازل ہوا کہ اس کا بستری بیت الخلاء بن چکا تھا۔ (نقوی)



جن کو نہ کچھ پاس پیبر کے ادب کا  
 جن جن کے میں اس قوم کو مٹی میں ملاؤں  
 اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت  
 میں اس کے لیے راہ میں آنکھوں کو بچھاؤں  
 (مولانا ظفر علی خان)

قادیاں کو غرض اسلام کی تبلیغ سے کیا  
 یہ تک و دو ہے فقط پیٹ کے دھندے کے لیے  
 اب بھی کیا دیجئے گا چندہ بشیر الدین کو  
 شیرمال اور کباب اور پسندے کے لیے  
 (مولانا ظفر علی خان)

محمد سے خطا ممکن، مگر بے عیب ذات اس کی  
 خدایا تو کہاں ہے کیا ہوئی تیری غضب ناکی  
 کبھی حج ہو گیا ساقط، کبھی قید جہاد اشعی  
 شریعت قادیان کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی  
 (مولانا ظفر علی خان)

یہ فتنہ پرداز قادیانی نئے نئے گل کھلا رہے ہیں  
 ادھر رقیبوں سے مل رہے ہیں ادھر ہمارے گھر آ رہے ہیں  
 منافقوں کی یہ ہے نشانی، زباں پہ دیں ہو تو کفر دل میں  
 اسی نشانی سے قادیانی تعارف اپنا کرا رہے ہیں  
 پڑا ہے چندے کا جب سے پھندا گلے میں ان قادیانیوں کے  
 ہمارے ہی گھر سے بھیک لے کر ہمیں کو آٹکھیں دکھا رہے ہیں  
 (مولانا ظفر علی خان)

طاعت رب العلیٰ، عشق محمد مصطفیٰ  
 رہروان دین پیغمبر کی بنیادیں ہیں دو  
 بیسوا کا عارض گلکوں ہے زعم سلطنت  
 دامن فرمانروائی خون ناحق سے نہ دھو  
 سید الکونین کی پھٹکار اس ملعون پر  
 جس کے دل میں ہے نبوت کا تصور گوگو  
 (شورش کاشمیری)

حضور خواجہ خیر الانام سے پہلے  
 فضا اداس تھی ان کے پیام سے پہلے  
 نہ ابتداء کی خبر تھی نہ انتہا معلوم  
 حضور سرور عالم کے نام سے پہلے  
 (شورش کاشمیری)

دامن کش قربانی و ایثار کہاں ہیں  
 اے قوم ترے قافلہ سالار کہاں ہیں  
 کس موڑ پہ ہے تذکرۂ ختم نبوت  
 ناموس پیمبر کے نگہدار کہاں ہیں  
 لاہور کے ذرات کی گلگونہ قبا بول  
 بادہ کش نخوانہ احرار کہاں ہیں  
 پھر شوق شہادت کی نوا گونج رہی ہے  
 اللہ کی رحمت کے طلبگار کہاں ہیں  
 (شورش کاشمیری)

ناموس مصطفیٰ کے نگہدار زندہ باد  
 بس میں نہیں کہ ان سے ارادت کو چھوڑ دوں  
 جاؤں گا اس کے بعد جہنم کی آگ میں  
 شورش اگر حضور کی الفت کو چھوڑ دوں  
 (شورش کاشمیری)

میکدوں میں ہادۂ عشق نبی کا دور ہو  
 بتکدوں میں غیرت دین حسن پیدا کرو  
 قادیان کے زاغ دغہ کی نبوت کے خلاف  
 بازوؤں میں قوت خیر شکن پیدا کرو  
 (شورش کاشمیری)

مرزائیوں کی بابت اقبال کے قلم سے  
 جو کچھ نکل چکا ہے ان کو سنا رہا ہوں  
 اس دور پر خطر کے ویرانہ سخن میں  
 جو لوگ مر چکے ہیں ان کو جگا رہا ہوں  
 ماضی تو بک چکا ہے اب حال بک رہا ہے  
 دانشوروں کے ہاتھوں اقبال بک رہا ہے  
 (شورش کاشمیری)

وہ جسے کہہ رہے ہیں ضعف مانغ  
ہم اسی کو مراق کہتے ہیں  
مدعی جو بھی ہو نبوت کا  
دین سے اس کو عاق کہتے ہیں  
(علامہ طالوت)

## مرزائی سے سوال؟

ایک مرزائی سے سوال کیا  
تو جہنم سے کیوں نہیں ڈرتا؟  
توند پر ہاتھ پھیر کر بولا  
یہ جہنم جو یوں نہیں بھرتا  
(شاعر احرار قمر احسنین)



## مرزائے قادیاں

مرزائے قادیاں رہبر نہ تھا!  
 دم بریدہ مرزا احقر نہ تھا؟  
 اور غلام احمد فرنگی راج میں!  
 سامراجی پالتو افسر نہ تھا!  
 (شاعر احرار قمر الحسین)

## درس وفا

بھلا کیا دیں گے وہ درس وفا  
 جو یورپ کا چھوڑا کھا رہے ہیں  
 یہ تہذیب نوی کی راہ تاریک  
 کہ مصلح بھی اسی پر جا رہے ہیں  
 (شاعر احرار قمر الحسین)

ہر ظلم سہیں گے ہمیں منظور نہ ہوگا  
 مانا نہ گیا امت مرزا کو جو کافر  
 دستور وہ اسلام کا دستور نہ ہوگا  
 (سید امین گیلانی)

دیکھو گے برا حال محمدؐ کے عدو کا  
 منہ پر ہی گرا جس نے بھی متاب پہ تھوکا  
 مایوس نہ ہوں ختم نبوت کے محافظ  
 نزدیک ہے انجام شہیدوں کے لوہو کا  
 (سید امین گیلانی)

کب موت سے ڈرتے ہیں غلامان محمدؐ  
 یہ اپنے غلاموں پہ ہے فیضان محمدؐ  
 ہوتا ہے الگ سر مرا شانوں سے تو ہو جائے  
 پر ہاتھ سے چھوٹے گا نہ دامان محمدؐ  
 (سید امین گیلانی)

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے  
 منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے  
 جب تک بھی دہن میں ہے زباں سینے میں دل ہے  
 کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے

ہمیں اس لیے ہے تمنائے جنت  
 کہ جنت میں ان کا نظارہ کریں گے  
 پس از مصطفیٰ جو کہے میں نبی ہوں  
 وہ جھوٹا ہے، جھوٹے کو رسوا کریں گے  
 (سید امین گیلانی)

جو ختم نبوت کا طرف دار نہیں ہے  
 لاریب وہ جنت کا سزاوار نہیں ہے  
 خاموش رہے سن کے جو اسلام کی توہین  
 بے شرم ہے، بزدل ہے، وہ خوددار نہیں ہے  
 (سید امین گیلانی)

## اپنی ہوس

ابھرے ہیں عیب ان کے اور خمیاں دبلی ہیں  
 بے دین اگر نہیں ہیں تو شیخ جی غبی ہیں  
 اپنی ہوس کے آگے ملت کو چھوڑ بھاگے  
 اور کہہ دیا کہ ہم تو اس عہد کے نبی ہیں  
 (لسان الصبر اکبر الہ آبادی)

## مرزائی اور ہم

فرق ہے کتنا ہم میں اور مرزائیوں میں  
وہ اپنے عاشق، خود سے بیزار ہیں ہم  
جھوٹے نبی کے سچے پیروکار ہیں وہ  
سچے نبی کے جھوٹے پیروکار ہیں ہم  
(مظفر دارٹی)

## خنجر ایمان

منکر ختم نبوت ہو رہا ہے قادیاں  
آ گیا وقت جہاد ایمان کا خنجر نکال  
کہہ دو مرزا سے کہ خاک کعبہ اڑ سکتی نہیں  
اپنے دل سے یہ تمنائے جنوں پرور نکال  
(ظفر الملت)

مٹا دے اپنی ہستی آج ناموس محمدؐ پر  
نہ نکتہ ہے مسلمان کی حیات جاودانی کا

(حافظ سارنہوری)

مسلم نہیں جو ختم نبوت کا ہے منکر  
یہ شق تو اب آئین وطن کی ہے رگ جاں  
(عاصی کرناٹی)

سیفدار حیدرؒ و صدیقؒ باش  
قاطع مرتد و ہر زندیق باش  
(عتیق الرحمن)

ہشیار ہو اے ختم نیت کے محافظ  
کس کام میں مصروف ہے باطل کی ہوا دیکھ  
(عتیق الرحمن)

جان سکتا ہے وہی مرزائیوں کی عاقبت  
جس کے ہے پیش نظر حشر ثمود انجام عاد  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

خدا نے تم کو بصیرت اگر عطا کی ہے  
تو قادیانیوں کے تیر بے کمال سے بچو  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

اسلم یہ واقعہ ہے کہ ذات خدا کے بعد  
میرے نبی پہ ختم ہیں، عظمت کے سلسلے  
(اسلم کو لہری)

زندہ ہیں قادیانی نبوت کے زلہ خوار  
قدرت سے دار و گیر میں کچھ ڈھیل ہو گئی  
(شورش کاشمیریؒ)

خواجہ کونینؒ مجھ کو بخشوائیں گے ضرور،  
اپنے آقا کے لیے شورش فنا ہو جاؤں گا  
(شورش کاشمیریؒ)

محمدؐ کی عزت پر ہم جان دے کر  
شفاعت بروز جزا چاہتے ہیں  
(سید امین گیلانی)

مرزائیوں کے حق میں قیامت ہے بٹالہ  
کافر کا جنازہ اسی بہتی سے نکالا  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

نہیں قائل ہوا میں آج تک ان کی شریعت کا  
خدا جن کا بروزی ہے نبی جن کا برازی ہے  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

منکر ختم نبوت ہو کے اہل قلدیاں  
اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہو جانے لگے  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

مرزائیوں کا نام ذرا دیر میں مٹا  
حق کے جلال سے یہی اک ڈھیل ہو گئی  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

مرزائیوں سے قطع تعلق ہے مراد  
اس طائفے سے کام نہیں رکھتے خردمند  
(مولانا ظفر علی خانؒ)

خدا نے دین کامل کر دیا ہے اے امین ان پر  
محمدؐ پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں  
(امین)

کچھ شبہ کر نہ ختم نبوت میں بھول کر  
وہ آخری نبیؐ ہیں صداقت قبول کر  
(سید انوار ظہوری)

ہمیشہ یاد رہتی ہے حدیث ”لانی بعدی“  
میرے ایمان کی بنیاد ہے ختم نبوت پر  
(اخگر سرحدی)

تمہی پر ختم کر دی ہر فضیلت  
اے ختم رسلؐ! ہادی کلؐ! سید ابرارؐ  
(اثر لدھیانوی)

محمدؐ اول و آخر ہیں بے شک  
نبوت کے مقدس کارواں میں  
(امین نقوی)

تصدیق پیش گوئی انجیل ہو گئی  
ختم رسلؐ سے دین کی تکمیل ہو گئی  
(الور جمال)



تو کسی ایک زمانے کا ہادی تو نہیں  
از ازل تا بہ ابد سارا زمانہ تیرا  
(اسلعلیل ذبیہ)

تیرے وجود پہ فرست انبیاء ہے تمام  
بجھی پہ ختم ہے روح الایں کی نامہ بری  
(احسان دالٹ)

تجھ سے پہلے کا جو ماضی ہے ہزاروں کا سہی  
اب جو تا حشر کا فردا ہے وہ تھا تیرا  
(احمد نعیم قاسمی)

زمانہ ابد تک گل فشاں رہے گا  
تجھے مرجبا مرجبا کہتے کہتے  
(اڑسہائی)

سلام تم پر کہ حق نے تم کو دیا ہے قرآن معجزہ بھی  
تمہی پہ تکمیل دیں ہوئی ہے تمہی ہو سب انبیاء کے خاتم  
(ا ار حسین رشیدی)

ہاں آخری نبیٰ ہو نبوت کے باب میں  
جس کی نہیں نظیر وہ تھا تمہی تو ہو  
(اشرف سلیم)

ازل مقام سے پہلے ابد مقام کے بعد  
جہاں جہاں پہ خدا ہے وہاں وہاں تیرا نام  
(ایوب خاوری)

ہمارے رہبر خدا کے دلبر درود تم پر سلام تم پر  
تمہی تو ہو آخری پیغمبر درود تم پر سلام تم پر  
(بدر ساگری)

ابن مریم کی بشارت آپ ہیں ختم ہے جس پر نبوت آپ ہیں  
مظہر نور حقیقت آپ ہیں آپ ہیں شمع ہدایت آپ ہیں  
(بیدل فاروقی)

خاتم الانبیاء محمدؐ ہیں  
ابتدا کہئے انتہا کہئے

(بابرا حسانی-حکیم)

سورج کو جس کے جسم کا سایہ نہیں ملے  
یہ وصف حق کے آخری پیغامبر میں ہے  
(برگ یوسفی)

قرآن ہے اپنے واسطے دستور زندگی  
ہر دور میں رہے گی قیادت رسولؐ کی  
(بہل صاحبی)

گل ہوگا نہ وہ تاحشر باطل کی ہوا سے  
روشن جو کیا حق کا دیا میرے نبیؐ نے  
(جواز جعفری)

خدا کا دنیا کی سمت پیغام آخری اور دل نشیں بھی  
یہ اک آواز جو زمانوں کی ترجمان، دہر آفریں بھی  
(جعفر طاہر)

وہ دنیا میں حسن توازن کا پیمانہ  
پل پل اس کا دست نگر ہر ایک زمانہ  
(جلیل عالی)

تا حشر دیکھ لینا ایسا کبھی نہ ہوگا  
بعد نبیؐ ہو کوئی، سچا نبیؐ نہ ہوگا  
(حامی-وزیر علی شاہ)

عرب کی سر زمین کو آسمانوں نے بشارت دی  
تیرے خطے سے ہوگا آخری پیغامبر پیدا  
(حسرت حسین حسرت)

ازل سے حق تعالیٰ نے ابد تک جو کیا پیدا  
محمدؐ ابتداء ٹھہرے محمدؐ انتہا ٹھہرے  
(حافظ پبلی میسٹی)

ختمِ رسل کا مرتبہ ازل سے تجھے ملا  
ہیں با ادب تمام پیبر ترے حضور  
(حفیظ تائب)

سلام اس پر کہ بعد اس کے نہ آئے گا نبی کوئی  
نہ اس سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا نبی کوئی  
(حافظ لدھیانوی)

محمد مصطفیٰ پر ہی نبوت ختم ہے لوگو!  
نظر اس حکم پیبر پہ رکھنا عین ایماں ہے  
(حبیب الرحمن کارچوی)

ہر اک نظام ہے ناکام و فتنہ در آغوش  
حضور آپ کے لائے ہوئے پیام کے بعد  
(حماد۔ ابوالبیان)

وہ قاسم کوڑ ہیں وہی ختمِ رسل ہیں  
وہ مصدرِ اخلاق ہیں وہی نورِ ہدی ہیں  
(خالد شفیق)

وہی معلمِ اعظم کہ جس سے تابہ ابد  
زمانہ کرتا رہے گا علوم کی تحصیل  
(خالد طیم)

پچھیشیں پڑی ہیں جس سے شفاعت کی چار سو  
ختمِ رسل ہی حشر میں وہ آبشار ہے  
(رمز محمود الہ آبادی)

ہر اک نبی تھا خاص کسی دور کے لیے  
تا حشر ہے نبوتِ سردارِ انبیاء  
(رشید کمال)

تیری ہر بات کا قصہ چلے گا— قیامت تک یہی سکھ چلے گا  
بھی معیارِ ثابت ہوں گے وقتی— ہمیشہ بس ترا اسوہ چلے گا  
(روحی کجھای)

ہے تیرا پیغام انٹِ فلسفہ تیرا اٹل  
نامکمل تھی خدائی تشنہ تھی پیسیری  
(سافر مدنی)

اے ختمِ رسلِ تیرے تبسم کی عنایت  
 گلشن کی تروتازگی کونین کی دولت  
 (سعید وارثی)

مچی اک دھوم عالم میں محمد مصطفیٰ آئے  
 ہوا اتمام دیں جن پر وہ ختم الانبیاء آئے  
 (سالک-عبدالحمید)

سلسلہ ختم نبوت کا ہوا تیرے بعد  
 پھر نہ لایا کوئی پیغام خدا تیرے بعد  
 (سجاد رضوی)

سب انبیاء سے پہلے بنا نور آپ کا  
 لیکن حضور آئے تو سب انبیاء کے بعد  
 (سید فیضی)

ہر اک سمت سے آتی ہے تیری ہی خوشبو  
 ہر اک زمانہ، زمانہ تیرے جمال کا ہے  
 (شہزاد احمد)

دستِ کرم نے شفقت و اکرام دے دیا  
 بندوں کو اپنا آخری انعام دے دیا  
 (شیخ نکالوی)

مرتد ہے وہ جو ختم نبوت کا ہے منکر  
کافر ہے جسے اپنی نبوت کا گماں ہو  
(شکلبانی پتی)

ہمیشہ یہ عالم میں گونجا کرے گی  
اذان محمدؐ نوائے محمدؐ

(شوق عرفانی)

اسی کا عکس ہیں سارے جہاں کی تہذیبیں  
کہاں نہیں ہے ضیائے محمدؐ عربی  
(صبا اکبر آبادی)

محمدؐ نبی سرور سروراں  
حبیب خدا، ختم پیغمبراں

(منشی بھاپوری)

وہ حسن باطن وہ حسن ظاہر وہ نور اول وہ نور آخر  
سدا رہا ہے سدا رہے گا اسی کے زیر اثر زمانہ  
(ضمیر فاطمی)

کیس اول کیس آخر محمدؐ مصطفیٰ تم ہو  
ہماری ابتدا تم ہو ہماری انتہا تم ہو  
(ضیاء)

اے خدا کے آخری پیغامبر تجھ پر سلام  
سب سے اونچا ہے خدا کے بعد تیرا ہی مقام  
(ظہور۔ حافظ محمد ظہور الحق)

وہ ختم الرسل ہیں باعث اتمام نعمت ہیں  
نبوت ختم ہے ان پر سمجھنا عین ایمان ہے  
(عنایت اللہ رشیدی)

ہر نبوت کے لیے وقت پہ جانا ٹھہرا  
آپ آئے تو نہ جانے کے لیے آپ آئے  
(عاصی کرناٹی)

مکمل دین تم پر ہو گیا اے رہبر کامل  
قیامت تک تیری سنت پہ چلنا عین ایمان ہے  
(عالم ندائی)

علوم حاضرہ سے تیرگی دل کی نہیں جاتی  
محمدؐ کی کتاب آخری سے روشنی مانتیں  
(عبدالحید تمنا)

جس امت کو ختم الرسل کی نسبت کا اعزاز ملا  
دہر میں غیر اللہ سے کیونکر وہ دب جائے گہبرائے  
(فقیر۔ حافظ محمد افضل)



قیامت تک خدائی کے حقیقی رہنما تم ہو  
نبوت فخر کرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو  
(فیض لدھیانوی)

جو کچھ تھا نا تمام مکمل کیا اسے  
آئے حضور اس لیے سب انبیاء کے بعد  
(قصی شطائی)

قیامت تک رہے گا جلوہ فرما  
رسول اللہ کا عہد گرامی  
(قمر انجم)

ہو گیا اتمام نعمت آپ پر  
کامل و جامع شریعت آپ کی  
(محمد منظور علی شیخ - پروفیسر)

میرے حضور کی سیرت فروغ پائے گی  
یہ وہ کمال ہے جس کو زوال کوئی نہیں  
(محمد منیر قصوری - پروفیسر)

جب اپنی پوری جوانی پہ آ گئی دنیا  
تو زندگی کے لیے آخری پیغام آیا  
(مولانا محمد علی جوہر)

آپ ہی ہیں حق کی جانب سے جہاں کے واسطے  
 آخری پیغام بر بھی آخری پیغام بھی  
 (محمد افضل تحسین-صوبیدار)

رسالت کو شرف ہے ذات اقدس کے تعلق سے  
 نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو  
 (مولانا محمد اسعد اللہ خان اسعد)

بعثت خواجہ ہوئی بعد رسولان کرام  
 صفیں ہو جائیں مکمل تو امام آتا ہے  
 (مظہر الدین-حافظ)

آخری تاج نبوت ان کو پہنایا گیا  
 تاقیامت دیں کے رہبر ہیں محمد مصطفیٰ  
 (مسلم قادری)

آمد ہے اب ان کی عالم میں جن سے وجود ارض و سماء  
 اب ختم ہے سب کی رہبری کونین کے رہبر آتے ہیں  
 (مجم آندی)

آپ ہی پر ختم ہے پیغمبری کا سلسلہ  
 جس کے بعد آنا نہیں کوئی پیغمبر آپ ہیں  
 (نیا رسوائی)

تمہی تو ہو آخری پیغمبر تمہی تو ہو دو جہاں کے رہبر  
 تمہی ہو سردار ہر دو عالم صلوٰۃ تم پر سلام تم پر  
 (نذر غوری)

عرش سے وحی کا تاثر نہیں ہوگا نزول  
 تا ابد ختم نبوت کی ضیاء میرے حضور  
 (ندیم نیازی)

تو نبوت کے قصیدے کا مقدس مقطع  
 دیں کی تکمیل کا پیغام سنانے والے  
 (نعیم صدیقی)

قطار نبیوں کی آدم سے لے کر عیسیٰ تک  
 فضا بنائی گئی آخری نبیؐ کے لیے  
 (نادر قادری)

تاثر دیکھ لینا ایسا کبھی نہ ہوگا  
 بعد نبیؐ ہو کوئی سچا نبیؐ نہ ہوگا  
 (دذیر علی شاہ حامی)

نبی خاتم پہ جو سو جان سے قربان ہوتے ہیں  
 خدا شاہد ہے وہی صاحب ایمان ہوتے ہیں  
 (دقار صدیقی)

کچھ خوف نہیں کچھ فکر نہیں دامن کو تیرے جب تھا ہے  
اک تیرے سوا اے ختم رسل محشر میں ہمارا کوئی نہیں

(دقار احمد قادری)

تو ہی تکمیل ہے نبوت کی

تو ہی معراج آدمیت کی

(وحیدہ نسیم)

وہ شہنشاہ رسل فخر رسل ختم رسل

دونوں عالم کا شرف دونوں جہاں کی عزت

(دقار ام پوری)

نہیں ہے کوئی پیغمبر میرے حضور کے بعد

حضور سب کے ہیں سب کے لیے پیام حضور

(ہارون الرشید ارشد)

رواں تھا رواں ہے رواں ہی رہے گا

قیامت تلک کارواں محمد

(برہم ناتھ قاصر)

شان معراج سے بس یہ عقدہ کھلا

مرکز عشق ہیں خاتم الانبیاء

(بھگوان داس بھگوان)

یہ وہ ذات مقدس ہے رسالت ختم ہے جن پر  
 ہوا ہے اور نہ ہوگا اب کوئی ہم سر محمدؐ کا  
 (پیارے لعل رونق دہلوی)

مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلینؐ آیا  
 صحاب رحم بن کر رحمۃ اللعالمینؐ آیا  
 (جنگن ناتھ آزاد)

زمیں سے فلک تک، فلک سے زمیں تک  
 ہر اک سمت ہے داستان محمدؐ  
 (موج گزشتہ، راجندر بہادر)

محمدؐ کے یہ باغی ہم سے مل کر رہ نہیں سکتے  
 یہ بیگانوں کے ہیں، ہم ان کو اپنا کہہ نہیں سکتے  
 (سید امین گیلانی)

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے

جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے

ختم نبوت کی مگر کی میں چور گھسے

مگر والے ہوں بیدار ضروری ہے

(سید امین گیلانی)

تاریک ہی رہے گی میری زندگی کی رات  
جب تک فروزاں شمع رسالت نہ ہو سکے



ریاض خدا کا گل سرسبد      محمدؐ ازل و محمدؐ ابد  
محمدؐ کہ حامد بھی محمود بھی      محمدؐ کہ شاہد و مشہود بھی  
محمدؐ سراج و محمدؐ منیر      محمدؐ بشیر و محمدؐ نذیر  
محمدؐ کلیم و محمدؐ کلام      محمدؐ پہ لاکھوں درود و سلام



زمانہ رہتی دنیا تک سنائے گا زمانے کو  
درود ان کا، کلام ان کا، پیغام ان کا، قیام ان کا



سورج نے ضیا اس چشم سے لی، اس نطق سے غنچے پھول بنے  
اٹھا تو ستارے فرش پہ تھے، بیٹھا تو زمین کو عرش کیا



اب کوئی ابھن نہ ہوگی دین اکمل کی قسم  
زندگی کی ابھنیں سلجھا گیا بطحا کا چاند



خود کلمہ طیبہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے  
توحید میں شامل ہے اقرار رسالت کا



تعلق ہے میرا اہل نظر کے اس قبیلے سے  
خدا کو جس نے پہچانا محمدؐ کے ویلے سے



جس کو شعاع عشق محمدؐ عطا ہوئی  
مسرور اس کا راستہ آساں ہو گیا



مال و زر جہاں کی تمنا نہیں مجھے  
عشق رسولؐ میری متاع حیات ہے

دہلیز مصطفیٰ سے کہاں اٹھ کے جاؤں گا  
میرا تو آسرا ہی یمبر کی ذات ہے



جس قلب کو نہیں ہے محمدؐ کا غم نصیب  
میری نگاہ میں وہ یقیناً ہے کم نصیب



کوئی طلب ہے مجھے زیست میں تو اتنی ہے  
نہیٰ کی چاہ ملے اور بے پناہ ملے



کروں گا میں حقیقت بیان دوستو  
کٹ جائے چاہے میری زبان دوستو





لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں  
بعد از رسولِ ہاشمی کوئی نبی نہیں



جس زمین پر ہو نبوت کی توہین دوستو  
گر پڑے نہ کہیں وہاں آسمان دوستو



مٹ گئے مٹ جائیں گے اعداء تیرے  
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا



وہ داناتے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے  
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا



لگا، عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر  
وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ



رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ  
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں



ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے  
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے  
جب تک بھی دہن میں ہے زباں سینے میں دل ہے  
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے



جن کو نہ ہو کچھ پاس پیغمبر کے ادب کا  
 جن جن کے میں اس قوم کو مٹی میں ملا دوں  
 اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت  
 میں اس کے لیے راہ میں آنکھوں کو بچھا دوں



نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایمان ہے  
 سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایمان ہے



قادیانی فتنہ اٹھا ہے مسلمانو! اٹھو  
 خواب سے بیدار ہو للہ دیوانو! اٹھو  
 حرمت دین محمدؐ کے نگہبانو! اٹھو  
 شعلہ سامانی دکھاؤ شعلہ سامانو! اٹھو



جو مسئلہ ختم نبوت کا ہو حامی  
منظور ہمیں اس کے غلاموں کی غلامی



کب موت سے ڈرتے ہیں غلامانِ محمدؐ  
یہ اپنے غلاموں پہ ہے فیضانِ محمدؐ



ہوتا ہے الگ سر مرا تو شانوں سے ہو جائے  
پر ہاتھ سے چھوٹے گا نہ دامنِ محمدؐ



تمکمل نبوت ہو بھی چکی اجرائے نبوت کیا معنی  
جب مہر منور تاباں ہو ہم رات کا دھوکا کیوں کھائیں



مصطفیٰؐ سے عشق رکھ مرزا کا سودا کی نہ ہو  
دین حق پر رکھ یقین باطل کا شیدا کی نہ ہو



ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں  
دلوں کی آگ بلی ہے، ابھی بجھی تو نہیں



جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی  
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں



مسلمان لاکھ برے ہوں مگر نام محمدؐ پر  
وہ تیار ہیں ہر حالت میں اپنا سر کٹانے کو



ہوشیار ہو اے ختم نبوت کے محافظ  
کس کام میں مصروف ہے باطل کی ہوا دیکھ



رشتہ نہ ہو قائم جو محمدؐ سے وفا کا  
پھر جینا بھی بہاد ہے مرنا بھی اکارت



محمدؐ مصطفیٰ کے واسطے کیا کیا سعادت ہے  
نبوت ہے، رسالت ہے، قیادت ہے، امامت ہے



مرزائیت دور ہوگی سنت صدیقؐ سے  
یہ فتنہ آخر دور ہوگا قتل زندیقؐ سے



یہ پہلی نشانی ہے مرد خدا کی  
کہ الفت ہو دل میں شہہ انبیاء کی



توڑیں گے ہر اک لات و ہبل جھوٹے نبی کا  
پاپوس ہر اک مسجد ضرار کریں گے



اے جان دینے والو محمدؐ کے نام پر  
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے



تحریک پاک ختم نبوت کے عاشقو  
واللہ! تم پر آتش دوزخ حرام ہے



شہید عشق نبی ہوں میری لحد پہ شمع قمر جلے گی  
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید کے جلا کر



چشم اقوام یہ نگارہ ابد تک دیکھے  
رفت شان رفعا لک ذکرک دیکھے

